﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآء﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد19

جمعۃ المبارک21/دسمبر2012ء
08صفر1434 ہجری قمری ❁ 14/فتح 1391 ہجری شمسی

شمارہ 51

دشمنوں سے حسنِ سلوک

جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے مخالف لشکر نے پانی پر قبضہ کر رکھا تھا اور اس نے درخواست کے باوجود حضرت علیؓ کے لشکر کو پانی دینے سے انکار کر دیا مگر تھوڑی لڑائی کے بعد حضرت علیؓ کے لشکر نے پانی پر قبضہ کرلیا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم دشمن کو پانی نہیں پینے دیں گے مگر اس وقت حضرت علیؓ نے مدّ مقابل کے سفیر کا فریضہ سرانجام دیا اور اپنے آدمیوں کو تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

تم اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے کر اپنی فوج میں واپس چلے آؤ۔ دشمن اگر پانی لینے آئے تو اسے نہ روکو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دشمن کے ظلم و جور کے باعث ہی تو فتح سے ہمکنار کیا ہے۔

(کامل ابن اثیر جلد3 صفحہ 283)

آپس کے تعلقات اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح عبادات۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہے، بنیان مرصوص بنانے والی ہے۔

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خوبصورت پیغام کو اگر حقیقی طور پر اس ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں تو آپس میں محبت اور بھائی چارے اور ہمدردی کی فضا پیدا کریں۔

خلیفۂ وقت یا نظام جماعت کسی سے صَرفِ نظر یا پردہ پوشی ایک حد تک کرتا ہے۔ اگر حدوں سے تجاوز کرنے کی کوشش کی جائے، یا یہ نظر آ رہا ہو کہ جماعت کا وقار مجروح ہو رہا ہے تو پھر یقیناً سزا بھی ملتی ہے۔ پس عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عمومی طور پر اپنے رویّے بدلے۔

اگر کسی بھائی سے معمولی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو معاف کرنے کی کوشش کریں۔ کسی کی غلطی پر مرکز کو بھی پوری طرح واضح نہ کر کے، لاعلم رکھ کر اتنی سزا نہ دلوائیں کہ وہ سزا اس جرم سے بھی زیادہ بڑھ جائے۔ ایک احمدی کے لیے چاہے وہ جیسا بھی ہو نظام جماعت سے علیحدگی اور خلیفۂ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی۔ پس عہدیداروں کو اپنے رویّے بدلنے چاہئیں۔ امیر جماعت کو اپنے رویّے بدلنے چاہئیں۔

جاپانی ماؤں سے مَیں کہتا ہوں کہ اب جب کہ آپ نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے تو پاکستانی مردوں کے رویّے کی وجہ سے اپنے اللہ سے کئے گئے عہد کو نہ توڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاپانی قوم سے بہت اعلیٰ توقعات رکھی ہیں۔ اور انشاء اللہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش نے پورا ہونا ہے۔ اور جب پورا ہونا ہے تو پھر کیوں نہ آج آپ جو چند ایک جاپانی احمدی ہیں اس کام کو سنبھال لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے سلطان نصیر بن کر کھڑے ہو جائیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق جوڑنا ہے، اگر خلافت سے تعلق جوڑنا ہے تو بجائے تکبر دکھانے کے، بجائے اپنے عہدہ کا اظہار کرنے کے عاجزانہ راہیں دکھائیں۔

جماعت احمدیہ جاپان کے 26ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 13/مئی 2006ء کو ناگویا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اختتامی خطاب

أَشْھَدُ أَنْ لَّآ إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ
وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ–
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۔اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ۔

الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جاپان کا جلسہ سالانہ اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی توفیق دی۔ کل خطبہ جمعہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یہاں سے تمام دنیا میں نشر ہوا۔

جیسا کہ مَیں نے کل بھی خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے مزید بڑھانے کے لیے ہمیں اس کے آگے جھکنا چاہیے، اس کی عبادت کرنی چاہئے اس کا شکرگزار بندہ بننا چاہئے اور اپنی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات میں اس کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا بھی ہے۔ اپنے اخلاق کو درست کرنا بھی ہے۔ نظام جماعت کی اطاعت بھی ہے۔ نظام جماعت کی مضبوطی کے لیے کوشش کرنا بھی ہے۔ اس وقت میں مختصراً چند باتوں کی طرف توجہ دلاؤں گا۔

پہلی اور بڑی اہم بات یاد رکھیں کہ بندے کے بندے پر جو حقوق ہیں ان کی بڑی اہمیت ہے اور یہ جذبہ اس وقت حقیقت کا روپ دھارتا ہے جب ہر انسان کے دل میں دوسرے انسان کے لیے محبت، پیار اور ہمدردی کا جذبہ ہو۔ وہ اس حقیقت کو جانتا ہو کہ محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں۔

آج جماعت احمدیہ ہر جگہ بڑے دعوے سے کہتی ہے کہ ہمارا یہ نعرہ ہے کہ محبت سب کے لیے اور نفرت کسی سے نہیں۔ لیکن اگر غیر جو احمدی نہیں ہیں ہمارے اندر کے حالات جاننے والے ہوں، غور کریں کہ یہ سب سے محبت کے دعویدار اور نفرتوں سے کراہت والے جو لوگ ہیں ان کے اپنے عمل کیا ہیں؟ کہیں یہ دنیا دکھاوے کے لیے، دنیا کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے تو یہ نعرہ نہیں لگا رہے۔ کہیں یہ سیاسی شعبدہ بازوں کی طرح صرف کھوکھلے نعروں کا سہارا تو نہیں لے رہے تاکہ وقت کی ہوا کا رخ اپنی طرف پھیر کر اپنے ذاتی مقاصد حاصل کرلیں۔ اگر یہ بات دنیا کو نظر آ گئی تو ہر وہ احمدی چاہے وہ عہدیدار ہے یا ایک عام احمدی ہے۔ مرد ہے یا عورت ہے، احمدیت کے نام کو بٹہ لگانے والا ہے۔ جماعت کو بدنام کرنے والا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو اونچا کرنے کی بجائے آپ کو گمنام کرنے والا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا تھا کہ میری طرف منسوب ہو کر پھر مجھے بدنام نہ کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 411۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی بیان فرمایا تھا کہ تا اس کے ذریعہ سے آپس میں محبت، مودت، پیار، بھائی چارہ بڑھے، ایک دوسرے سے تعارف حاصل ہو۔

(ماخوذ از آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 352)

اگر تو یہ تعارف نفرتوں میں بڑھنے کے لئے حاصل کرنا ہے تو نہ ہی اس تعارف کی کوئی ضرورت ہے اور نہ ہی ایسے جلسوں کے انعقاد کی کوئی ضرورت ہے۔ پس آپس کے یہ تعلقات اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی بھی اسی طرح اہم ہے جس طرح عبادات۔ کیونکہ یہی چیز ہے جو جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہے، بنیان مرصوص بنانے والی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟ اور کیسا پاک اور ایک دوسرے کا ہمدرد بنانا چاہتے ہیں؟ اس کی وضاحت آپ کے ان الفاظ سے ہوتی ہے کہ کس طرح ہمیں اپنے آپ کو بدلنے کے لئے

کوشش کرنی چاہیے۔ فرمایا:۔

’’اورمَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے، خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے مَیں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو۔ اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے؟ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو۔ نہیں، بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو‘‘۔ (کمینہ پن اور کینوں اور حسد کو چھوڑ دو) ’’اور ہمدردِ نوع انسان ہو جاؤ۔ اور خدا میں کھوئے جاؤ۔ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو، ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے۔ تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یک دفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔ اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے‘‘۔ یعنی اس کا انحصار اسی پر ہے۔ ’’یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشمس:10) یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا‘‘۔ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14-15)

تو یہ آپؑ کی خواہش اور آپؑ کی تعلیم اور وہ معیار ہے جو آپؑ اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پہلی نصیحت یہی ہے کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ یہ صرف زبانی جمع خرچ سے نہیں ہو گا بلکہ محنت کرو اپنے دلوں کو پاک کرو تبھی فلاح پاؤ گے۔

ہمدردی کا معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنے کے لیے اپنوں کے ساتھ تو ہمدردی کرنی ہی ہے۔ پہلی نصیحت ہی یہی ہے۔ اس کے بارہ میں تو بڑے واضح احکامات موجود ہیں۔ اپنوں کے جذبات کا تو خیال رکھنا ہی ہے کیونکہ یہ جماعت کی مضبوطی کے لئے ضروری ہے۔ تم احمدی صرف اپنے تک ہی محدود نہ رہو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ کُل بنی نوع انسان کی، کل انسانیت کی ہمدردی کرو اور ہر شر سے پرہیز کرو۔ تمہارے سے کسی کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی دشمن کی دشمنی بھی تمہیں اس بات پر مجبور نہ کرے کہ تم غلط طریق سے اس کی نقصان پہنچانے والے ہو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے نہیں ہو گے۔ تم انصاف پر قائم نہیں ہو گے۔ اور جو انصاف پر قائم نہ ہو وہ دوسرے کو کیا دعوت دے سکتا ہے کہ آؤ میرے دین کے حسن کو دیکھو۔ تم کس طرح بتا سکتے ہو کہ میں اس نبی کو ماننے والا ہوں جو ہر طرف محبتیں بکھیرنے والا تھا۔ تم کس طرح کہہ سکتے ہو کہ میں اُس تعلیم کو ماننے والا ہوں جو دشمن سے بھی عدل و انصاف کا حکم دیتی ہے۔ اور یہ اعلان کرتی ہے کہ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ (سورۃ المائدۃ آیت 9) یعنی کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تمہاری باتیں سن کر غیر یقیناً یہ کہیں گے کہ ٹھیک ہے تمہاری تعلیم تو بہت اچھی ہے۔ مگر یہ بتاؤ تمہیں اس تعلیم نے کیا فائدہ دیا جو ہمیں اس طرف بلا رہے ہو۔ تم احمدی خود تو ایک دوسرے کے لیے دلوں میں بغض و کینے لئے بیٹھے ہو۔ تم خود تو ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں لگے ہوئے ہو۔ تم خود تو دنیاوی نام و نمود کے لئے اور اپنی بڑائی کے اظہار کے لیے اپنے دوستوں سے بھی، احمدیوں سے بھی، اپنے ماتحتوں سے بھی عدل و انصاف سے کام نہیں لے رہے۔ پہلے اپنے آپ کو سنبھالو، پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلے اپنے آپ کو بے داغ کپڑے کی طرح صاف کرو۔ پھر ہمیں کہنا کہ اسلام کی تعلیم بڑی اچھی ہے۔ پہلے خود اپنے اندر اپنی تعلیم کے مطابق ایک بھائی دوسرے بھائی سے محبت اور ہمدردی کا نمونہ پیش کرے اور رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:30) کی مثال قائم کرے۔ یعنی آپس میں ایک دوسرے سے بہت پیار اور محبت سے پیش آنے والے بنو۔ کیونکہ تم آج جس خوبصورت تعلیم کا حوالہ دے رہے ہو اور یہ کہہ رہے ہو کہ ہمیں اس کو اپنانا چاہئے، ہمیں اس کی تبلیغ کر رہے ہو اگر اس کو دیکھتے ہوئے کوئی آپ کو کہے کہ میں اگر تمہارے میں شامل ہو گیا تو کل تم مجھ سے بھی وہی سلوک کرو گے۔ اس لیے بہتر ہے کہ تم سے دور رہ کر مَیں تمہارے سے بہتر تعلقات رکھوں، نہ کہ قریب آ کر خود بھی ان بغضوں اور کینوں کے بیج اپنے دل میں بوؤں۔

پس اپنے پیغام کو، احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے خوبصورت پیغام کو اگر حقیقی طور پر اس ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں تو آپس میں محبت اور بھائی چارے اور ہمدردی کی فضا پیدا کریں۔ اگر نہیں تو اسلام کی خوبصورت تعلیم کو دیکھ کر اگر کوئی احمدیت میں شامل ہو بھی جاتا ہے تو کل اپنے ساتھ مختلف سلوک دیکھ کر دین سے متنفر بھی ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص مرد یا عورت آپ عہدیداروں، چاہے وہ امیر ہو یا کوئی بھی اَور ہو، یا ایک عام احمدی بھی ہو آپ لوگوں کے عمل اور رویّے دیکھ کر اور اپنے ذاتی مفادات کی ترجیحات کو دیکھتے ہوئے دین سے متنفر ہوتا ہے تو اس کا گناہ ان دوڑانے والوں کے سر پر ہے۔

پس مَیں عہدیداروں کو چاہے وہ امیر ہوں یا کوئی دوسرے عہدیدار ہوں پہلے کہتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا جو یہ موقع دیا ہے اس میں چاہے صدر جماعت ہے یا ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہیں، امیر جماعت ہے آپ لوگوں کو ان لغو حرکات کو چھوڑنا ہو گا۔ اور اگر نہیں چھوڑیں گے تو جماعتی طور پر جو ایکشن ہو گا وہ تو ہو گا ہی، اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ آپ لوگ، عہدیداران کس طرح کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تمہاری ان تمام حرکات سے آگاہ ہوں۔ پس اگر اللہ کا خوف ہے تو اپنے دلوں کو بدلیں۔ اپنے عملوں کو ٹھیک کریں۔ اللہ نے جو خدمت کا موقع دیا ہے اس کو فضل الٰہی جانیں۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے اوپر احسان سمجھیں، نہ کہ گروپ بندیاں کر کے سیاست کی دکان چمکانے کی کوشش کی جائے۔ خلیفۂ وقت یا نظام جماعت کسی سے صَرفِ نظر یا پردہ پوشی ایک حد تک کرتا ہے۔ اگر حدوں سے تجاوز کرنے کی کوشش کی جائے، یا یہ نظر آ رہا ہو کہ جماعت کا وقار مجروح ہو رہا ہے تو پھر یقیناً سزا بھی ملتی ہے۔ پس عہدیدار خاص طور پر اور ہر احمدی عمومی طور پر اپنے رویّے بدلے۔ اپنے اندر اپنے بھائیوں کے لیے ہمدردی کے جذبات پیدا کریں۔

اگر کسی بھائی سے معمولی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو معاف کرنے کی کوشش کریں۔ کسی کی غلطی پر مرکز کو بھی پوری طرح واضح نہ کر کے، لاعلم رکھ کر اتنی سزا نہ دلوائیں کہ وہ سزا اس جرم سے بھی زیادہ بڑھ جائے اور بے چارے کو مار کر ہی دم لیں۔ ایک احمدی کے لیے چاہے وہ جیسا بھی ہو نظام جماعت سے علیحدگی اور خلیفۂ وقت کی ناراضگی موت سے کم نہیں ہوتی۔ پس عہدیداروں کو اپنے رویّے بدلنے چاہئیں۔ امیر جماعت کو اپنے رویّے بدلنے چاہئیں۔ اس بارہ میں پہلے بھی مَیں خطبات میں کہہ چکا ہوں۔ یا تو یہ عہدیدار خطبات سنتے نہیں ہیں یا وہ باتیں اپنے لیے نہیں سمجھتے یا مغلوب الغضب ہو کر ان باتوں کو بھول جاتے ہیں اور اپنی اَناؤں کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اگر کسی کے خلاف سچی شکایت ہو تو مَیں اس کے بارہ میں بات کر رہا ہوں کہ اس کو اتنی ہی سزا ہونی چاہئے۔ اگر جھوٹی شکایت ہو اور صرف اپنی اَنانیت کی خاطر کسی کو سزا دلوائی جاتی ہے تو یہ اس حدیث کے مطابق ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی اپنی چرب زبانی کی وجہ سے اپنے حق میں میرے سے فیصلہ کروا لیتا ہے اور دوسرے کا حق مارتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں آگ کا گولہ ڈالتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الشهادات باب من اقام البينة بعد اليمين حدیث 2680)

اگر آپ لوگ بھی خلیفۂ وقت سے کسی کے خلاف ایسے فیصلے کروا لیتے ہیں تو آگ کا ٹکڑا اپنے پیٹ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہمیشہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے فیصلے کروانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہمدردی کے جذبات سے پُر ہو کر سزا بھی دلوائی ہو تو اصلاح کی خاطر سزا دلوانی چاہیے نہ کہ اپنے کینوں اور بغضوں کی تسکین کے لیے۔

پس یہ ہمدردی اور رحم کے جو جذبات ہیں عہدیدار بھی اپنے اندر پیدا کریں اور عام احمدی بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ ہر احمدی کے آپس کے تعلقات بھی ایسے ہوں جو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنے والے ہوں۔ کسی کو نیچا دکھانے کے لیے نہیں۔ کسی کو ہنسی اور ٹھٹھے کا نشانہ نہ بنائیں۔ یہ باتیں ہمدردی سے دور لے جانے والی ہیں۔ اس سے معاشرے میں فساد اور فتنہ پیدا ہوتا ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں اس وقت بڑھتی ہیں، ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش اس وقت ہوتی ہے جب بدظنیاں دلوں میں پیدا ہوتی ہیں اور پھر یہ بدظنیاں بڑھتے بڑھتے اس حد تک چلی جاتی ہیں جو تعلقات میں دراڑیں ڈالتی ہیں۔ فاصلے بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ بدظنیاں پھر ایسی کہانیوں کی اختراع کرتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اس لیے ان بدظنیوں کو اللہ تعالیٰ نے گناہ قرار دیا ہے۔ پھر ان بدظنیوں کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا تھا ایسی ایسی کہانیاں بنائی جاتی ہیں جن کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا۔ اور کسی کے متعلق یہ کہانیاں بنا کر پھر معاشرہ میں اڑائی جاتی ہیں۔ الزام تراشیاں کی جاتی ہیں۔ مجلسوں میں بیٹھ کر دوسرے کے بارہ میں باتیں کی جاتی ہیں۔ کوئی برائی کسی میں ہے یا نہیں ہے اس کو اچھالا جاتا ہے، اپنے زبان کے مزے لینے کے لئے ڈِسکس (Discuss) کیا جاتا ہے اور یہی چیز غیبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرح باتیں کرنے کو مردہ بھائیوں کا گوشت کھانے والے کے برابر قرار دیا ہے۔

کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر کسی کی برائی جو اس طرح مجلس میں بیان کی گئی ہے اُس میں موجود ہو تو کیا پھر بھی اس کا بیان گناہ ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی تو غیبت ہے۔ اور اگر یہ برائی اس میں ہے ہی نہیں تو یہ اس پر اتّہام ہے۔ اس پر جھوٹا الزام ہے۔ جھوٹی باتیں پھیلانے والی بات ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلة والآداب باب تحريم الغيبة حدیث 6593)

تو جو لوگ اس طرح بیٹھ کر ایک دوسرے کی غیبت اور چغلی کرتے ہیں ان کو اس سے باز آ جانا چاہیے۔

پھر حسد ایک ایسی بیماری ہے جو سارے معاشرہ میں فساد پیدا کرتی ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں حاسد کے شر سے بچنے کی دعا سکھائی ہے۔ (سورۃ الفلق) حاسد صرف اپنے ہی دل میں حسد نہیں رکھتا بلکہ دوسرے کی کاٹ کی کوشش میں بھی رہتا ہے۔ کیونکہ اپنے دل میں بھی چور ہوتا ہے، خود حسد کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے بسا اوقات حسد کرنے والے کے دل میں یہ بات گڑ جاتی ہے کہ دوسرا بھی میرے بارہ میں اسی طرح برا سوچ رہا ہو گا۔ پھر حاسد خود اپنے حسد کی وجہ سے اپنے حسد کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے اور اپنا نقصان بھی کر رہا ہوتا ہے۔ اس لیے جہاں اپنے آپ کو حاسد کے حسد سے بچانے کی کوشش کریں اور دعا کریں، وہاں خود بھی اپنے آپ کو دوسرے کے خلاف حسد سے بچائیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتی ہے، جلا دیتی ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو جلا دیتی ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الادب باب في الحسد حدیث 4903)

پھر آپؐ نے فرمایا کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو۔ بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو۔ باہمی تعلقات نہ توڑو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کے رہو۔ کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلق کرے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ينهى عن التحاسد والتدابر حدیث 6065)

پس اس میں تمام برائیوں کا ذکر آ گیا ہے جو ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔ یاد رکھیں کہ ہر برائی جو ایک انسان کرتا ہے وہ دوسری برائی کو جنم دیتی ہے۔ پس یہ نہ سمجھیں کہ فلاں برائی کر دی تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آہستہ آہستہ انسان ان دوسری برائیوں میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور پھر نہ صرف یہ اپنی تباہی کے سامان کر رہا ہوتا ہے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی برباد کر رہا ہوتا ہے۔ ان کے دلوں سے بھی برائیوں سے نفرت کو ختم کر رہا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ یہ برائیاں بھائی بھائی سے تعلقات ختم کرتی ہیں۔ معاشرے سے ایک دوسرے سے ہمدردی اور محبت کے احساسات کو مٹا دیتی ہیں اور سوائے دنگا اور فساد کے کچھ نہیں رہتا۔ پھر یہ معاشرے کے جو گند ہیں یہ انسانی گھریلو زندگی پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا پھر ان برائیوں کا اثر اپنی اولاد پر بھی ہو جاتا ہے۔ بیوی پر بھی ہوتا ہے۔ میاں بیوی میں بھی اس وجہ سے دوری

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر226

مکرم الطیب الفرح صاحب (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے مکرم الطیب الفرح صاحب آف مراکش کے سپین آنے اور وہاں اتفاقًا ایم ٹی اے پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر دیکھنے اور اس پروگرام کا گرویدہ ہوجانے کا ذکر کیا تھا۔ پروگرام کے آخر پر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی تصویر اور اس کے نیچے امام مہدی اور مسیح موعود کے القاب پڑھ کر وہ سخت متعجب ہوئے تھے۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھے کہ دونوں صفات کا حامل ایک ہی شخص ہوسکتا ہے۔ اس قسط میں باقی واقعات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

ختم نبوت کا مفہوم اور میرے وساوس

مکرم الطیب الفرح صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

پہلی رات اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر دیکھنے کے بعد مَیں یہ کہتے ہوئے سوگیا کہ کل صبح میں اس شخصیت اور اس کے القاب کے بارہ میں تحقیق کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگلے دن جب مَیں کام سے لوٹا اور ٹی وی آن کیا تو پھر وہی پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر لگا ہوا تھا اور یہ کل کے پروگرام کا تتمہ تھا۔ مَیں نے یہ پروگرام آخر تک سنا اور دیکھا۔ پروگرام کے آخر پر پھر کل کی طرح ایک قصیدہ لگایا گیا جس میں ایک شخص کی تصویر دکھائی گئی۔ مجھے کل کی طرح آج بھی یہ بات اچھی نہ لگی کیونکہ میرے خیال میں یہ ناممکن تھا کہ مسیح ومہدی سے مراد ایک ہی شخصیت ہو۔ بہرحال مَیں نے آج ٹی وی بند نہ کیا اور مزید دیکھنے کا فیصلہ کیا۔ اگلا پروگرام ''خَاتَمَ النَّبِيّٖن'' کے صحیح مفہوم کے بارہ میں تھا۔ جب مَیں نے یہ پروگرام دیکھا اور سنا تو مجھے پہلے سے بھی زیادہ تعجب ہوا۔ مَیں نے کہا یہ بات تسلیم کرنا تقریبًا محال ہے۔ چونکہ میرا ختم نبوت کے مروجہ مفہوم پر اتنا شدت کے ساتھ ایمان تھا کہ مَیں یہ فرض کرنے کے لئے بھی تیار نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آسکتا ہے۔ لہٰذا اس پروگرام کو دیکھ کر میرے دل میں یہی خیال آیا کہ شاید یہ چینل مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کھولا گیا ہے اور شاید کوئی خاص آرگنائزیشن اس چینل کے ذریعہ مسلمانوں کو مزید تفرقہ کا نشانہ بنانا چاہتی ہے۔

مولویوں کے پروپیگنڈے کا اثر

میرے مذکورہ بالا خیال کی وجہ مولویوں کی طرف سے کیا جانے والا پراپیگنڈہ تھا جس میں وہ کہتے تھے کہ اسلام کے دشمن تو اسے نقصان پہنچانے کی ہرطرح سے کوشش کررہے ہیں کبھی وہ مختلف فرقوں کی شکل میں اسے بانٹنے کی کوشش کرتے ہیں تو کبھی نئے نئے خیالات اسلام کی طرف منسوب کرکے اسے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ ہمیں ہر اس راہ سے خوب ڈراتے تھے جو ان مولویوں کے نہج کے خلاف ہو۔ میرا ان مولویوں کے صدق اور پارسائی پر ایسا اندھا ایمان تھا کہ مَیں اس وقت تک یہی سمجھتا تھا کہ یہ مولوی غلطی نہیں کرسکتے اس لئے ہر معاملہ میں ان کا نمونہ ہمارے لئے قابلِ تقلید ہے۔ اور ان کے منہج کے خلاف جانا قطعًا جائز نہیں ہے۔ یہ مولوی ہمیں ہمیشہ کہتے تھے کہ قرآن کریم کہتا ہے کہ فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل:44) یعنی ان لوگوں سے پوچھو جن کے پاس دین کا علم ہے، اور نصیحت کیا کرتے تھے کہ اگر تم نے اپنی سوچ اور عقل کو استعمال کرتے ہوئے مختلف نصوص کو سمجھنے اور مسائل کا استنباط کرنے کی کوشش کی تو غالب خیال یہ ہے کہ غلط نتیجہ اخذ کرکے غلط راہ پر چل پڑوگے۔

اسی طرح وہ یہ بھی کہا کرتے تھے کہ علماء کے خلاف باتیں کرنا سخت گناہ کی بات ہے اور ان کی کردارکشی کرنا اور انہیں غلط ثابت کرنا نہایت برا فعل ہے کیونکہ ان کا گوشت زہرآلود ہوتا ہے۔ ان تمام سوچوں کے زیر اثر مَیں نے ٹی وی بند کردیا اور ایم ٹی اے کا اور کوئی پروگرام نہ دیکھا۔

[تبصرہ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عقل وفہم اور سچ وجھوٹ میں تمیز کرنے کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ اس نے فطرتِ انسانی میں حق وباطل کی تمیز ودیعت فرمائی ہے۔ اس لئے ہر انسان اپنے کئے کا جوابدہ ہے۔ اس کے لئے شریعت نے کسی مولوی کی اتباع فرض نہیں کی، نہ ہی کہیں ان کی ایسی معصومیت بیان فرمائی ہے کہ جو انہیں غلطیوں سے پاک قرار دیتی ہو۔ علاوہ ازیں آخری زمانہ کے علماء کے بارہ میں تو یہ منطق بہرحال درست نہیں ہوسکتی کیونکہ ان کے بارہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے سے بتا دیا تھا کہ وہ تو ایسی بدترین مخلوق بن چکے ہوں گے کہ جن کی اتباع سے ہدایت کی بجائے فتنے اور گمراہیاں ملیں گی۔

علماء کا گوشت مسموم ہے!

اسی سیاق میں مکرم الطیب الفرح صاحب نے ایک مقولہ درج کیا ہے کہ ہم علماء کے بار بار یاد کروانے سے یہی سمجھتے تھے کہ علماء کا گوشت زہرآلود ہے اس لئے ان کی غلطی کو غلطی کہنا بھی درست نہیں ہے۔ اس مقولہ کی حقیقت کیا ہے؟ اس کا ایک عام فہم معنی تو یہی لیا جاتا ہے کہ علماء غلطیوں سے معصوم ہیں۔ اس لئے ان کی غلطی نکالنا اور ان کے موقف کے خلاف بات کرنا جائز نہیں ہے۔ یہی معنی مکرم الطیب الفرح صاحب نے اخذ کیا تھا۔

اس کے بارہ میں ایک سلفی مولوی الشیخ ابن عثیمین کہتے ہیں:

علماء کی غیبت کرنے سے دراصل اس علم کی تنقیص لازم آتی ہے جو وہ اپنے سینوں میں لئے ہوئے ہیں اور لوگوں کو سکھاتے ہیں۔ علماء کی اہانت سے شریعت کی اہانت ہوتی ہے کیونکہ اس طرح علماء لوگوں کی نظروں سے گر جائیں گے، جس کی وجہ سے شریعت کو ناقابلِ تلافی نقصان ہوگا۔ (شرح رياض الصالحين للشيخ ابن عثيمين)

ان شروح میں یہ بات کہیں ذکر نہیں کی گئی کہ علماء سے مراد کون لوگ ہیں؟ کیا ہر وہ شخص عالم ہے جو خود کو عالم سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ بھی اسے عالم کہہ کر پکاریں؟ کیا وہ علماء کہلا سکتے ہیں جو بلاخوفِ خدا لوگوں پر تکفیر کے فتوے لگاتے پھرتے ہیں؟ کیا وہ بھی علماء ہیں جو دیگر فرقوں کے خلاف نفرت اور شدت کی تعلیم دیتے ہیں؟ کیا وہ بھی علماء کہلائیں گے جو مذہب کے نام پر فتنہ اور فساد کی کارروائیوں میں پیش پیش ہیں؟ اور کیا وہ بھی علماء کی صف میں گنے جائیں گے جو اسلامی تعلیمات اور عقائد کی وہ تشریح کرنے لگے ہیں جس کی تصدیق نہ قرآن کرتا ہے اور نہ سُنّتِ رسولؐ؟

شیخ ابن عثیمین نے تو یہ کہا ہے کہ ''علماء کی اہانت سے شریعت کی اہانت ہوتی ہے۔'' لیکن اگر غور کیا جائے تو مذکورہ بالا صفات کے حامل علماء کی شریعت کے ساتھ نسبت شریعت کی اہانت کا موجب ہے۔ اس لئے اس مقولہ کے عام معنے مراد نہیں لئے جاسکتے، نہ ہی یہ ہر ایک پر اطلاق ہوسکتا ہے۔

مقولہ کی اصل حقیقت

اس مقولہ کے صحیح معنے ہم حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے سیکھتے ہیں۔ آپ نے اس مقولہ کو اپنی دو عربی کتب میں ایسے سیاق میں درج فرمایا ہے کہ جس کو پڑھ کر ایسے لگتا ہے جیسے پہلی دفعہ یہ صحیح جگہ پر استعمال ہوا ہے۔ دونوں جگہ حضور علیہ السلام نے یہ بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری صداقت کے بے شمار نشان دکھائے ہیں ان سے بصیرت حاصل کرنے کی بجائے تم مجھے لعنت، بہتان اور تکذیب کا نشانہ بنانے میں جلدی کررہے ہو۔ اس کے بعد فرماتے ہیں:

وإن لحوم أوليائه مسمومة، فمن أكلها بالاغتياب والبهتان عليهم فقد دعا إليه الردى، وسيبدى السمّ آثاره، ولا يفلح الفاسق حيث أتى۔

(مواهب الرحمن)

یقینًا خدا کے اولیاء کا گوشت مسموم ہوتا ہے، پس جو بھی ان کا گوشت غیبت اور بہتان طرازی سے کھاتا ہے وہ یقینًا اپنی ہلاکت کو خود آواز دیتا ہے۔ زہر تو اپنا اثر ظاہر کرکے ہی رہے گا، لہٰذا ایسا زہر کھانے والا فاسق جس رستے سے بھی آئے گا کامیاب نہ ہوگا۔

دوسری جگہ مذکورہ بالا سیاق کے بعد فرمایا:

وإن لحوم الأولياء مسمومة، فما أكلها أحد بغيبتهم وسبّهم إلّا مات على مكانه، وبشرى للمجتنبين المتقين۔ (لجة النور)

یعنی اولیاء کا گوشت زہرآلود ہوتا ہے، پس جونہی کوئی ان کی غیبت اور گالی گلوچ کے ذریعہ ان کا گوشت کھاتا ہے فورًا اپنی جگہ پر ہی مرجاتا ہے۔ لیکن اس سے اجتناب کرنے والے متقیوں کے لئے خوشخبری ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولویوں کی من پسند شروح سے دُور اس مقولہ کو ایسے معنوں میں استعمال فرما رہے ہیں جس سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اوّل تو آپ نے علماء کی بجائے اولیاء اللہ کا لفظ استعمال فرمایا ہے جس سے ایک نہایت پارسا مجموعہ مراد ہے، اور انبیاء خدا تعالیٰ کے مقرب ترین اولیاء ہوتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ان اولیاء کے صدق کے بارہ میں شبہ ہو تو ان نشانات پر غور کرنا چاہئے جو وہ لے کر آتے ہیں۔ اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو ان کی غیبت کرنے، بہتان لگانے اور انکار وتکذیب کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ غیبت اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔ لیکن ان اولیاء اللہ کی غیبت کرکے جو ان کا گوشت کھائے گا وہ جان لے کہ ان کا گوشت مسموم ہے، یعنی ان کی غیبت کرنا روحانی طور پر زہر کھاکر مرنے کے مترادف ہے۔ لیکن جو ایسی جلدبازی سے بچتے ہیں ان کے لئے ہدایت پانے کی بے شمار خوشخبریاں ہیں۔ مذکورہ بالا مقولہ کی مولویوں کی تشریحات اور ایک مامور من اللہ کی تفسیر میں جو فرق ہے وہ ایک عاقل بخوبی ملاحظہ کرسکتا ہے۔ یوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقائد وتعلیمات کی تصحیح وتجدید کے ساتھ ساتھ تصوف وغیرہ کی اصطلاحات اور بعض مروجہ عبارات کے معانی کی تصحیح کا بھی عظیم کام سرانجام دیا ہے۔]

وفات مسیحؑ اور جنّوں کی حقیقت

مذکورہ بالا تبصرہ کے بعد ہم دوبارہ مکرم الطیب الفرح کی طرف لوٹتے ہیں جو بیان کرتے ہیں کہ:

اگلے روز مَیں نے پھر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر دیکھا۔ اور ہر دفعہ یہی ہوتا رہا کہ اس پروگرام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی جاتی رہی اور اس پر میرا وہی ردّعمل تھا کہ مَیں مسیح ومہدی کو ایک شخصیت ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھا۔ پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر کی لائیو نشریات تو چار دن کی تھیں پھر کم وبیش اسی وقت ایک اور پروگرام ''نظرات فى الفكر الإسلامى'' نشر ہونے لگا۔ ایک دن اس پروگرام میں وفات مسیحؑ کا ذکر ہورہا تھا۔ پروگرام سننے کے ساتھ ساتھ میری حیرت میں بھی اضافہ ہوتا گیا کیونکہ تمام دلائل نہایت اطمینان بخش تھے۔ اس پروگرام کے آخر پر میرے لئے وفات مسیحؑ بڑے روشن دلائل کے ساتھ واضح ہوگئی۔ مَیں نے اپنے دل میں کہا کہ حق تو دراصل یہی ہے، کیونکہ کسی کا ہزاروں سالوں سے آسمان میں زندہ بیٹھے رہنا عقل سے بعید بات ہے۔ اس بات نے میرا سابقہ خوف دور کرکے مجھے اس چینل کے باقی پروگرام بھی دیکھنے پر آمادہ کردیا۔ اور پھر یوں ہوا کہ میرے گھر میں اس کے سوا کوئی دوسرا چینل نہ چلتا تھا یہاں تک کہ میری بیوی نے میرے ساتھ جھگڑا کرنا شروع کردیا کیونکہ وہ بعض اور پروگرام بھی دیکھنا چاہتی تھی جبکہ میرا یہ طریق بن گیا تھا کہ کام سے واپس آتا تو یہی چینل لگا کر بیٹھ جاتا اور رات گئے تک دیکھتا رہتا۔

پھر جب اس چینل پر مَیں نے جنّوں کے بارہ میں پروگرام دیکھا اور صحیح تفسیر سنی تو مجھے مزید تعجب ہوا کیونکہ ہم نے قبل ازیں تو یہی سن رکھا تھا کہ جنّ ایسی مخلوق ہیں جو ایک سایہ کی طرح بعض انسانوں پر سوار ہوجاتے ہیں اور ان سے طرح طرح کی حرکات سرزد کرواتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا پروگرام نے تو ایسے تمام امور کی نفی کردی تھی۔ مَیں ان دلائل کی صداقت اور قوت سے مطمئن تھا۔ لیکن سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کروں؟ مَیں نے دعا کی کہ اے خدایا مَیں تو کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا۔ ایک طرف پرانے عقائد ہیں جن کی صحت کا مَیں ایک عرصہ تک قائل رہا، اور ایک طرف اب دلائل بیّنہ کے ساتھ ان کی غلطی ظاہر وباہر ہے اور صحیح عقائد کی صداقت روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ کیا کروں؟ تُو ہی میری مدد فرما۔

حق واضح ہوگیا

پھر ایک دن مَیں ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا کہ مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب کا پروگرام لگ گیا۔ عیسائی پادری کے پروگرام ''أسْئِلة عَنِ الإيمان'' کے جواب میں ''أجْوِبَة عَنِ الإيمان'' کے نام سے یہ پروگرام دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ مَیں تو ایک لمبے عرصہ سے مختلف چینلز پر ایسے شخص کی تلاش میں تھا جو اس پادری کے جملہ اعتراضات کا جواب دے۔ آج مجھے میری مراد مل گئی تھی۔ یہ پروگرام دیکھنے کے بعد آن کی آن میں میرا پہلا تأثر ہوا ہوگیا اور دل میں یقین کی طرح یہ بات گڑھ گئی کہ اس چینل پر جو بھی بات کی جاتی ہے وہ حقیقت پر مبنی ہے، اور ہر مسئلہ کا حل باقاعدہ دلائل قاطعہ کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ چینل جھوٹا پراپیگنڈہ نہیں ہے بلکہ عین حق وسچ کا پرچار کرنے والا ہے، اعدائے اسلام کے ہر اعتراض کا جواب دیتا ہے، اور نہایت صاف وشفاف رنگ میں اس اسلام کو پیش کرتا ہے جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر35

متی باب 25

ہم مسلمان اللہ کے فضل سے خدا تعالیٰ کے سب نبیوں اور رسولوں کو مانتے اور ان کی عزت و احترام کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں مگر بعض اوقات بعض ظالم مسیحی مصنفین کے ظالمانہ جھوٹے ناپاک اعتراضات کی وجہ سے جو وہ نبیوں کے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کرتے ہیں الزامی رنگ میں ان کو جواب دیتے ہوئے اس یسوع کا ذکر کرتے ہیں جس کا ذکر نئے عہدنامہ میں کیا گیا ہے اور اس کے متعلق نامناسب باتیں کہی گئی ہیں۔

......متی کے 25 باب میں اگرچہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کے موقع پر ہونے والے واقعات کا ذکر ہے لیکن الزامی طور پر ان ناپاک طبع مسیحیوں کے اعتراضات کا جواب بھی موجود ہے جنہوں نے نعوذ باللہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شہوت، طلب دولت اور طلب حکومت کے الزام لگائے ہیں۔ اور چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر اور پاکیزہ زندگی اس کے خلاف ظاہر کرتی ہے اس لئے ان معترضین کے فاسد دماغ عجیب عجیب رنگ میں اپنے اعتراضات کی تائید میں دلائل لاتے ہیں۔ مثلاً بعض معترضین نے جن میں سر ولیم میور اور ریونڈ وہیری شامل ہیں یہ اعتراض کیا ہے کہ قرآن مجید کی مکّی سورتوں میں جنّت میں عورتوں کا ذکر کثرت سے ہے اور مدنی سورتوں میں یہ ذکر بہت کم ہے اور یہ دونوں معترضین اس کی وجہ یہ بتاتے ہیں (نعوذ باللہ) کہ مکّہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بیوی تھی اور وہ بھی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کا خیال زیادہ آتا تھا مگر مدینہ میں یہ خواہش پوری ہوگئی اس لئے مدنی سورتوں میں یہ خیال کم ہوگیا۔

اگر سر ولیم میور اور ریونڈ وہیری کا یہ طرز استدلال ٹھیک ہے تو مسیحیت کے مخالفوں کو بھی تو یہ حق ہے کہ وہ متی کے باب 25 کی روشنی میں یسوع پر یہ اعتراض کریں کہ چونکہ ان کو شادی کی توفیق نہ ملی اس لئے ان کے ذہنی جذبات انہیں ایک دوبارہ آمد کے خیال میں مبتلا رکھتے تھے جبکہ وہ دولہا کی شکل میں آئیں گے (**دیکھیں متی باب 25 آیت 6**) اور ایک نہیں، دو نہیں، اکٹھی پانچ کنواریوں کو لے کر بند کمرہ میں گھس جائیں گے۔

......اسی طرح مسیحیت کے مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ یسوع کو چونکہ بوجہ یہود کی مخالفت کے ادھر ادھر بھاگے پھرنا پڑتا تھا اس لئے وہ اپنے دل کی تکلیف کا ازالہ ان خیالات کے ذریعہ کرتا رہتا تھا کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہونے والا ہے اور اس کے خیالات اس قسم کے تھے کہ 'جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی'۔

(متی باب 25 آیت 31 تا آخر باب)

......اسی طرح مسیحیت کے مخالفین کہہ سکتے ہیں کہ یسوع چونکہ فقر و غربت سے تکلیف اٹھاتا رہا اس لئے وہ اس مالک کا تصور کرتا تھا جس نے واپس آکر اپنے نکمے نوکر سے کہا:

'تجھے لازم تھا کہ میرا روپیہ ساہوکاروں کو دیتا تو مَیں آکر اپنا مال سود سمیت لے لیتا۔ (متی باب 25 آیت نمبر 27)

(اس مضمون پر مسیحی معترضین کے الزامات کے الزامی تحقیقی جوابات کے لئے دیکھئے تفسیر کبیر مصنفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد رضی اللہ عنہ جلد نمبر 1 صفحہ 253 تا 255)

......**متی کے 24 اور 25 باب میں** حضرت مسیح کی آمد ثانی کی جو پیشگوئیاں ہیں ان کے بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے انٹرپریٹرز بائبل میں لکھا ہے:۔

But the second advent has not occured in the fashion Matthew expected.

کیا مَیں پوچھ سکتا ہوں کہ اس تبصرہ کے بعد کیا نئے عہدنامہ اور متی کی انجیل کو خدا کا کلام کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا وہ کتاب جس کی پیشگوئیاں واقعات کے مطابق نہیں نکلیں دنیا کی ہدایت کر سکتی ہے؟

......اس باب کے آخر میں حضرت مسیح کے تحت عدالت پر بیٹھ کر جس عدالت کرنے کا ذکر ہے وہ عیسائیوں کی عدالت تک محدود ہے جیسا کہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں کو مخاطب ہو کر ایک موقعہ پر فرمایا کہ تم تختوں پر بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔

(لوقا باب 22 آیت 23)

اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کا مشن بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے محدود تھا۔

متی باب 26

......اس باب سے ان واقعات کا ذکر شروع ہوتا ہے جو حضرت مسیح کے معروف آخری فسح کا کھانا اور گرفتاری سے پہلے ان کی دردناک دعائیں اور حواریوں کو نصائح اور پھر ان کی گرفتاری اور ان پر تین عدالتوں یعنی یہودی عدالت صنہدرین، پیلاطوس کی عدالت اور ہیرودیس کی عدالت میں مقدمات کا ذکر ہے اور پھر ان کے صلیب پر لٹکائے جانے کے واقعات بیان ہیں۔

......متی کے 26 باب کی ابتدا اس بیان سے ہوتی ہے کہ حضرت مسیح نے اپنی ہونے والی گرفتاری کے بارہ میں اپنے شاگردوں کو اطلاع دی اور دوسری طرف یہودی بزرگ سردار کاہن کے گھر پر جمع ہوئے تاکہ حضرت مسیح کی گرفتاری کے بارہ میں مشورہ کریں۔ اس کے بعد ایک ایسے واقعہ کا ذکر ہے جو ان عیسائیوں کی آنکھیں کھولنے کا ایک ذریعہ ہے جو نہایت دیدہ دلیری کے ساتھ دوسرے مذاہب کے نہایت نیک اور بزرگ نبیوں اور رسولوں اور پیشواؤں پر ناپاک اخلاقی الزام لگاتے ہیں، وہ واقعہ یہ ہے:

'اور جب یسوع بیت عنیاہ میں شمعون کوڑھی کے گھر میں تھا تو ایک عورت سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر لے کر اس کے پاس آئی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اس کے سر پر ڈالا۔ شاگرد یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کس لئے ضائع کیا گیا؟ یہ تو بڑے داموں کو بک کر غریبوں کو دیا جا سکتا تھا۔ یسوع نے یہ جان کر ان سے کہا کہ اس عورت کو کیوں دق کرتے ہو؟ اس نے تو میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ کیونکہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا'۔

(متی باب 26 آیت 6 تا 11)

اس واقعہ سے ملتا جلتا واقعہ لوقا کی انجیل کے باب 7 میں درج ہے، لکھا ہے:

'پھر کسی فریسی نے اس سے درخواست کی کہ میرے ساتھ کھانا کھا۔ پس وہ اس فریسی کے گھر جا کر کھانا کھانے بیٹھا۔ تو دیکھو ایک بدچلن عورت جو اس شہر کی تھی یہ جان کر کہ وہ اس فریسی کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا ہے سنگ مرمر کے عطردان میں عطر لائی اور اس کے پاؤں کے پاس روتی ہوئی پیچھے کھڑی ہو کر اس کے پاؤں آنسوؤں سے بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے ان کو پونچھا اور اس کے پاؤں بہت چومے اور ان پر عطر ڈالا'۔

(لوقا باب 7 آیت 36 تا 39)

اس ضمن میں ہمارا پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا یہ دونوں واقعات ایک ہی واقعہ کے دو بیان ہیں یا دو الگ الگ واقعات ہیں؟ اگر یہ ایک ہی واقعہ کے بارہ میں دو بیان ہیں تو انہیں ماننا پڑے گا کہ اناجیل قابل اعتبار نہیں ہیں کیونکہ دو اناجیل ایک واقعہ کو مختلف زمانہ اور مختلف جگہ پر جزوی تفاصیل میں اختلاف کے ساتھ بیان کر رہی ہیں۔ اور جن کتابوں میں باہمی اختلاف پایا جاتا ہو ان کو خدا کا کلام قرار نہیں دیا جا سکتا۔

اور اگر یہ دو الگ الگ واقعات ہیں تو یہ یسوع کی اخلاقی زندگی پر منفی اثر ڈالتے ہیں۔ کیا ایک شخص کے لئے جو دوسروں کے لئے نیکی اور پاکیزگی کا نمونہ سمجھا جاتا ہو جس نے یہ تعلیم دی ہو کہ جس شخص نے کسی بری خواہش س یکسی عورت پر نگاہ کی وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا۔ (متی باب 3 آیت 27) کیا اس کے لئے مناسب تھا کہ بھری مجلس میں ایک بدکردار فاسقہ اس کے بدن پر اپنا ہاتھ لگا دے اور اس کے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ملے اور اپنے بال اس کے پاؤں پر ملے اور وہ یہ سب کچھ ایک جوان ناپاک عورت سے ہونے دے اور منع نہ کرے۔ اور پھر ایسا واقعہ کم از کم دو دفعہ پبلک میں واقع ہو؟ اس واقعہ کا ذکر یوحنا کی انجیل باب 12 کے شروع میں بھی ہے جہاں عورت کا نام اور تعارف بھی دیا گیا ہے اور مرقس کی انجیل میں یہ واقعہ 14 باب میں درج ہے۔ واقعہ کی تفاصیل میں متی، مرقس اور یوحنا کی اناجیل مشترک معلوم ہوتی ہیں مگر لوقا میں یہ واقعہ تینوں انجیل سے مختلف نوعیت رکھتا ہیض حیرت ہے کہ انٹرپریٹرز بائبل کے مرتبین نے اس واقعہ کے بارہ میں لکھا ہے:۔

The gist of this story is that an unknown woman anointed Jesus as Messiah.

حیرت ہے کہ ایک طرف تو مسیحی یسوع کا درجہ اتنا بلند کرتے ہیں کہ ایک عام انسان کو جو تمام بشری خواص اپنے اندر رکھتا تھا کھاتا پیتا، سوتا جاگتا تھا اس کو خدا بناتے ہیں اور دوسری طرف یسوع کو مسیحیت کے مقام پر فائز کرنے والے مسیح کے لئے ایک بدچلن عورت کا اپنی حرام کی کمائی سے مسح کرنا ذریعہ ٹھہراتے ہیں۔

یسوع کے ایک بدچلن عورت سے مسح کرانے پر جو تبصرہ یسوع کے بعض شاگردوں نے کیا اور جو متی نے درج کیا ہے اس کا جو جواب یسوع نے دیا وہ یہ ہے:۔

'شاگرد یہ دیکھ کر خفا ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ کس لئے ضائع کیا گیا؟ یہ تو بڑے داموں کو بک کر غریبوں کو دیا جا سکتا تھا۔ یسوع نے یہ جان کر ان سے کہا کہ اس عورت کو کیوں دق کرتے ہو؟ اس نے تو میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ کیونکہ غریب غرباء تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں تمہارے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا'۔

(متی باب 26 آیت 9 تا 11)

ان آیات پر تبصرہ کرتے ہوئے انٹرپریٹرز بائبل کے مصنفین لکھتے ہیں:۔

These verses belong to a later stage of the tradition. Jesus is usually poor much more interested in the than in this kind of devotion; however sincere and touching it may be.

گویا انٹرپریٹرز بائبل کے مصنفین نے محتاط الفاظ میں اور زبان کو بل دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ یہ فقرے یسوع کے نہیں ہیں اور بعد میں تراش کران کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ تو فرمائیے پادری صاحبان کہ کیا آپ اس کتاب کو دین و دنیا کی رہنمائی کے لئے پیش کر رہے ہیں جس میں اور تو اور یسوع کو بھی نہیں چھوڑا گیا اور فقرے پر فقرے بنا کر یسوع کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ معلوم بھی نہیں کہ کس کے فقرے ہیں۔ کیا یہ تعلیم جو خود جھوٹ بنا کر ایک بات دوسرے کی طرف منسوب کرتی ہو جو اس نے نہیں کہی وہ خدا کا کلام قرار دی جا سکتی ہے؟

......مسیحی نئے عہدنامہ کو خدا کا کلام کہتے ہیں اور اس بات کو اتنا دہراتے ہیں کہ مسیحی بچپن سے اس بات کو اتنی دفعہ سنتے ہیں کہ وہ حقیقتاً اس کو خدا کا کلام سمجھنے لگتے ہیں۔ اس واقعہ پر پادری ڈم میلو صاحب لکھتے ہیں:۔

This incident seems in St. Matthew and St. Mark to take place on Tuesday or Wednesday evening, but the true Chronology is probably given by St. John, who places it six days before the Passover.

اب ہم مسیحی حضرات سے پوچھتے ہیں جو نئے عہدنامہ کو بڑے تحکم سے خدا کا کلام قرار دیتے ہیں کہ کیا ایسی کتاب جو باہمی تناقض اور اختلاف رکھتی ہو خدا کا کلام کہنے کی مستحق ہو سکتی ہے؟

نئے عہدنامہ کے یہ اختلافات صرف چھوٹی چھوٹی باتوں تک محدود نہیں کہ بعض مسیحی ان کو معمولی باتوں میں، ضمنی باتوں میں اختلاف کہہ کر ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ ان کا تعلق ایسے امور سے بھی ہے جو مسیحی چرچ کے بنیادی اور اساسی عقائد سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسیح کا واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر اٹھائے جانا مسیح چرچ کا بنیادی عقیدہ ہے اور مسیحیوں کی غالب اکثریت اس عقیدہ کی قائل ہے مگر اس عقیدہ کے بارہ میں بھی اناجیل میں قطعی اختلاف ہے۔

کچھ عرصہ ہوا سائپرس کی ایک خاتون ربوہ تشریف لائیں اور بڑے زور سے مجھے عیسائیت کی سچائی پر لیکچر دینے لگیں۔ مَیں نے ان سے کہا آپ کی کتاب نئے عہدنامہ میں بڑی تعداد میں اختلافات اور تناقض پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے بھی عام مسیحی منادوں کی طرح یہ کہا کہ یہ تو Minor اختلافات ہیں۔ مَیں نے عرض کیا۔ متی اور یوحنا کی انجیل واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح کے گلیل جانے کا ذکر کرتی ہیں جبکہ مرقس اور لوقا جو حواریوں کی طرف منسوب بھی نہیں ہوتیں یسوع کے آسمان پر جانے کا ذکر کرتی ہیں۔ یہ قطعی کھلا اختلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں سائپرس جا کر اس اعتراض کا جواب تمہیں لکھوں گی مگر کئی ماہ گزرنے کے باوجود اس اعتراض کے جواب کا انتظار ہے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ کے حضور علیہ السلام پر کامل یقین، آپؑ کی کتب کے غیر معمولی اثرات اور خوابوں کے ذریعہ حضور علیہ السلام کی صداقت کی طرف رہنمائی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا 'ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہوگا'۔ یہ خزانہ آج بھی ہمارے پاس ہے۔ اسے حاصل کرنے کی، پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اب تو یہ بہت سی کتابیں مختلف زبانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترجمہ بھی ہو چکی ہیں۔

مکرم سعد فاروق شہید صاحب کے خسر مکرم ومحترم چوہدری نصرت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد گوندل صاحب کی شہادت، شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30/نومبر 2012ء بمطابق 30/نبوت 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اس وقت مَیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متفرق واقعات پیش کروں گا جن میں صحابہ کا آپ پر کامل یقین اور اُس کے واقعات ہیں۔ پھر صحابہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا جو اثر ہوا، اُن کو پڑھ کر جو اُن کے دل میں سچائی ظاہر ہوئی، ان کے ایک دو واقعات ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کس طرح خوابوں کے ذریعے رہنمائی فرمائی، وہ واقعات ہیں، ایک ایک واقعہ ہی ہے۔ کیونکہ واقعات لمبے ہیں اس لئے مَیں نے ایک دو لئے ہیں۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہماری بھاوج بیمار ہوگئیں اور سخت بیمار ہوئیں۔ ہم نے سوچا کہ اب سوائے قادیان جانے کے اور کوئی ٹھکانہ نہیں۔ یعنی وہیں لے چلتے ہیں وہاں حضرت خلیفہ اول ہیں، حکمت، اُن سے علاج کرائیں گے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کریں گے اور ساتھ دعا۔ بہرحال کہتے ہیں ہم چل پڑے، والدہ بھی ساتھ تھیں اور بھائی بھی ساتھ تھا۔ راستے میں ہم نے (کیونکہ ہاتھ سے لکھا گیا ہے اس لئے صحیح طرح وہاں سے پڑھا نہیں جاتا۔ بہرحال یہی لکھا ہے کہ) لڑکی کو سمجھایا۔ یعنی اُس بیمار عورت کو کہ حضرت صاحب کہیں گے کہ مولوی نورالدین صاحب سے تمہارا علاج کراتے ہیں مگر تم کہنا کہ میں تو حضور ہی کا علاج چاہتی ہوں، مولوی صاحب سے ہرگز علاج نہیں کرواؤں گی۔ کہتے ہیں جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کا علاج کریں گے۔ مگر اُس لڑکی نے کہا کہ حضور مَیں تو مولوی صاحب کے علاج کرنے کیلئے تیار نہیں۔ حضور خود ہی علاج کریں۔ حضور علیہ السلام نے ایک دوائی لکھ دی اور تین بوتلیں شہد کی گھر سے لا کر دے دیں اور فرمایا کہ مَیں کل لدھیانہ جا رہا ہوں، آپ یہ علاج شروع کریں، بیماری خطرناک ہے اس لئے مجھے بذریعہ خط اطلاع دینا یا خود پہنچنا۔ کہتے ہیں ہم نے وہ نسخہ لے لیا اور حضرت مولانا نورالدین کو دکھایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ نسخہ اس بیماری والے کے لئے سخت مضر ہے۔ اگر مَیں کسی ایسے مریض کو یہ نسخہ دوں تو وہ ایک منٹ میں مرجائے گا۔ مگر یہ نسخہ حضور کا ہے اس لئے یہ لڑکی ضرور صحت یاب ہو جائے گی۔ چنانچہ ہم نے وہ نسخہ استعمال کروایا اور لڑکی کو دو تین دن میں ہی آرام ہو گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 70-69 روایت حضرت شیخ زین العابدین صاحبؓ)

حضرت خلیفہ اولؓ کا بھی تو خیر یہ کامل یقین تھا ہی، اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نورالدین جیسے مجھے مل جائیں تو انقلاب پیدا ہو جائیں۔ لیکن اُن دیہاتیوں کا بھی یہ ایمان تھا کہ جیسا بھی نسخہ ہے ہم نے استعمال کرنا ہے اور اسی سے شفا ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے شفا بخشی۔

حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی برادر مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی نے حضور سے عرض کیا (حضور مسجد میں اوپر تشریف رکھتے تھے) کہ حضور یہ ہمارا بھائی محمد شریف ہے اور ان کی طرف طاعون کی بیماری کا بہت زور ہے۔ یعنی اُس علاقے میں جہاں سے یہ آئے تھے۔ ان کے لئے دعا کریں۔ تو حضور علیہ السلام نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ طاعون کس طرح ہوتی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ پہلے چوہے مرتے ہیں۔ فرمانے لگے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نوٹس ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ حضور! جب سرخ پھوڑا نکلے تو وہ بیمار بچ جاتا ہے اور زرد والا نہیں بچتا۔ حضور نے فرمایا کہ کیا آپ وہاں جایا کرتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا، پوچھا کیا مَیں جایا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ پرہیز ہی اچھا ہے۔ عام طور پر اُن کے پاس نہ جایا کرو۔ مگر جس کو ایمان حاصل ہے اُس کو کوئی خطرہ نہیں وہ طاعون سے نہ مرے گا۔ مَیں نے عرض کیا کہ میری بیوی طاعون سے مری ہے۔ حضور نے فرمایا معلوم ہوتا ہے مجھ پر اُس کا کامل ایمان نہیں تھا۔ اگر ایمان ہوتا تو وہ ایسی بیماری سے نہ مرتی۔ تو کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ اُس نے بیعت نہیں کی تھی۔ پھر حضور نے فرمایا کہ آپ استغفار پڑھا کریں۔ ہمارا سارا کنبہ بیماری میں مبتلا تھا۔ حضور کو میں نے لکھا تو حضور نے پھر فرمایا کہ استغفار پڑھو اور ہم نے پڑھا اور اللہ کے فضل سے سب اچھے ہو گئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 116-115 روایت حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیریؓ)

میاں محمد شریف کشمیری صاحب ہی فرماتے ہیں کہ جمال الدین صاحب سیکھوانی ولد میاں صدیق صاحب نے مجھے بتایا کہ مَیں نے خیال کیا کہ جب بادشاہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کا یہ الہام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" تو کیا ہمیں برکت حاصل نہ ہوگی۔ اُن کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔ انہوں نے حضور کی پگڑی کا پلہ ایک موقع ملا اُن کو تو آنکھوں پر پھیرا تو آنکھیں اچھی ہو گئیں۔ کہتے ہیں مجھے بھی ککرے تھے آنکھوں میں، میں نے بھی پلّہ اپنی آنکھوں پر پھیرا اور وہ اچھی ہو گئیں۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 119-118 روایت حضرت میاں محمد شریف صاحب کشمیریؓ)

اب یہ ایک واقعہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا اثر: بلکہ یہاں دو واقعات ہیں۔

حضرت میاں محمد الدین صاحب ولد میاں نورالدین صاحب فرماتے ہیں، (اپنا بیان دے رہے ہیں پچھلا چلتا چلا آ رہا ہے) کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ آریہ، برہمو، دہریہ لیکچراروں کے بداثر نے مجھے اور مجھ جیسے اور اکثروں کو ہلاک کر دیا تھا، یعنی خدا تعالیٰ سے دور لے گئے تھے، اسلام سے دور لے گئے تھے اور ان اثرات کے ماتحت لایعنی زندگی بسر کر رہا تھا کہ براہین احمدیہ پڑھنے کو ملی تو وہ پڑھنی شروع کی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے کتاب پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ بہت سارے ایسے ہیں جن کو یہ توفیق ہی نہیں ملتی اور ضد اُن کی طبیعت میں ہوتی ہے لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ نے فضل فرمانا تھا۔ کہتے ہیں مجھے براہین احمدیہ مل گئی، پڑھنی شروع کی۔ پڑھتے پڑھتے جب میں ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت کو پڑھتا ہوں، صفحہ 90 کے حاشیہ نمبر 2 پر اور صفحہ نمبر 149 کے حاشیہ نمبر 11 پر پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی۔ (یہ روحانی خزائن کی پہلی جلد کا صفحہ 78 ہے اور 'حاشیہ 2' انہوں نے میرا خیال ہے غلطی سے یہاں لکھا ہوا ہے۔ کیونکہ اردو میں پہلے گنتی لکھی جاتی ہے۔ یہ 2 نہیں ہے، حاشیہ نمبر 4 ہے۔ اور اسی طرح روحانی خزائن کی جو جلد 1 ہے اُس کے صفحہ نمبر 153 میں یہ حوالہ ہے جو چار پانچ صفحے آگے حاشیہ نمبر 11 سے شروع ہوتا ہے۔ اس کو پڑھا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کی ہستی کی بات واضح ہوتی ہے۔) بہرحال یہ کہتے ہیں کہ مَیں وہاں پہنچا تو معاً میری دہریت کافور ہوگئی اور میری آنکھ ایسے کھلی جس طرح کوئی سویا ہوا یا مرا ہوا جاگ کر زندہ ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم، جنوری 1893ء کی 19 تاریخ تھی۔ آدھی رات کا وقت تھا کہ جب میں "ہونا چاہئے" اور "ہے" کے مقام پر پہنچا۔ (یہاں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا بیان ہو رہا ہے۔) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما

رہے ہیں کہ ہر چیز جو وجود میں آتی ہے یہ خیال پیدا ہوتا ہے اُس کو بنانے والا کوئی 'ہونا چاہئے' اور یہ کہ اس کا بنانے والا کوئی 'ہے'۔ یہ دو چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہیں۔ سو یہ چیز ہے اصل میں جو خدا تعالیٰ کے وجود پر کامل یقین پیدا کرتی ہے۔ بہر حال اس مضمون کی گہرائی تو بہت ہے، تفصیل میں اس وقت تو نہیں جایا جا سکتا۔ براہین احمدیہ میں جو لکھا ہوا ہے وہ پڑھیں) کہتے ہیں بہر حال آدھی رات کا وقت تھا جب مَیں یہ کتاب پڑھ رہا تھا۔ ''ہونا چاہئے'' اور ''ہے'' کے مقام پر پہنچا تو پڑھتے ہی معاً توبہ کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور مَیں نے توبہ کر لی۔ کورا گھڑا پانی کا بھرا ہوا صحن میں پڑا تھا۔ یعنی نیا گھڑا ٹھنڈے پانی کا صحن میں پڑا ہوا تھا، جنوری کے دن اور پانی گھڑے کا کتنا یخ ہو گا، تصور کریں۔ اور تختہ سہ پائی میرے پاس تھی، سرد پانی سے لاچا (تہ بند) پاک کیا۔ ٹھنڈے پانی سے اپنا تہ بند جو ہے اُس کو دھویا۔ میرا ملازم مسمّی منگتو سو رہا تھا۔ وہ بھی جب مَیں دھو رہا تھا تو جاگ پڑا اور وہ مجھ سے پوچھتا ہے کہ کیا ہوا؟ کیا ہوا؟ یہ تہ بند جو ہے، لاچا ہے مجھے دو مَیں دھوتا ہوں۔ مگر مَیں اُس وقت ایسی شراب پی چکا تھا کہ جس کا نشہ مجھے کسی سے کلام کرنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ آخر منگتو اپنا سارا زور لگا کر خاموش ہو گیا اور کہتے ہیں کہ گیلا تہ بند باندھ کے مَیں نے نماز پڑھنی شروع کی اور منگتو دیکھتا گیا اور محویت کے عالم میں میری نماز اس قدر لمبی ہوئی کہ منگتو جو ملازم تھا وہ تھک کے سو گیا اور مَیں نماز میں مشغول رہا۔ پس یہ نماز براہین نے پڑھائی کہ بعد ازاں اب تک مَیں نے نماز نہیں چھوڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے مذکورہ بالا طوطیہ تمہید مَیں نے باندھا تھا۔ یعنی یہ لمبی اور خوبصورت تمہید مَیں نے یہ معجزہ بیان کرنے کے لئے باندھی ہے کہ کس طرح براہین احمدیہ نے میرے اندر ایک انقلاب پیدا کیا۔ کہتے ہیں عین جوانی میں بحالت نا کتخدا (یعنی میرے جوانی کے دن تھے اور مَیں غیر شادی شدہ بھی تھا) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایمان جو ثریا سے شاید اوپر ہی گیا ہوا تھا اتار کر میرے دل پر داخل کیا اور ''مسلماں را مسلماں باز کردند'' کا مصداق بنایا۔ جس رات میں مَیں بحالت کفر داخل ہوا تھا اس کی صبح مجھ پر بحالت اسلام ہوئی۔ براہین احمدیہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اس مسلمانی پر جب میری صبح ہوئی تو مَیں وہ محمد دین نہ تھا جو کل شام تک تھا۔ فطرتاً مجھ میں حیا کی خصلت اچھی تھی۔ فطرت میں یہ تھا میرے اندر حیا تھی لیکن اوباشوں کی صحبت میں عنقا ہو چکی تھی (یعنی ختم ہو گئی تھی غلط لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کی وجہ سے۔) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے مجھے وہی خصلت حیا واپس دی۔ میں اس وقت اس آیت کے پرتو کے تحت مزے لے رہا تھا۔ سورۃ حجرات کی یہ آیت نمبر 7 یہاں لکھا ہے لیکن یہ 8,9 آیت ہے کہ اللّٰہَ حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَہٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّہَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ۔ اُوْلٰٓئِکَ ھُمُ الرّٰشِدُوْنَ۔ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَنِعْمَۃً۔ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ (الحجرات: 8-9) یعنی اللہ نے تمہارے لئے ایمان کو محبوب بنا دیا اور تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے اور کفر اور بد اعمالی اور نافرمانی سے کراہت پیدا کر دی ہے۔ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ کی طرف سے ایک بڑے فضل اور نعمت کے طور پر یہ ہے۔ اللہ دائمی علم رکھنے والا اور حکمت رکھنے والا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایمان لانے کے ساتھ ہی قرآن کی عظمت اور محبت نے میرے دل میں ڈیرہ لگایا۔ گویا علم شریعت جو ایمان کی جڑ ہے اُس کے حاصل کرنے کا شوق اور فکر دامنگیر ہوا۔ ازاں بعد سال 1893ء، 1894ء میں براہین احمدیہ کا ایک دور ختم کیا جو نمازِ تہجد کے بعد پڑھتا تھا اور پھر آئینہ کمالاتِ اسلام پڑھا جو ''توضیح المرام'' کی تفسیر ہے۔ حضرت قبلہ منشی مرزا جلال الدین صاحب پنشنر منشی رسالہ نمبر 12 ساکن بولانی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات دو ماہ کی رخصت لے کر سیالکوٹ چھاؤنی سے بولانی تشریف لائے اور بولانی ہی میں مَیں پٹواری تھا۔ اُن سے پتہ پوچھ کر بیعت کا خط لکھ دیا جس کا جواب مجھے اکتوبر 1894ء میں ملا۔ جس میں لکھا تھا کہ ظاہری بیعت بھی ضروری ہے جو میں نے 5/جون 1895ء مسجد مبارک کی چھت پر بالا خانے کے دروازے کی چوکھٹ کے مشرقی بازو کے ساتھ حضرت صاحب سے کی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 47-46 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

حضرت میاں محمد دین صاحبؓ ولد میاں نور الدین صاحب ہی فرماتے ہیں۔ میرے دل میں گزرا کہ مَیں علمِ دین سے ناواقف ہوں اور مولوی لوگ مجھے تنگ کریں گے۔ مَیں کیا کروں گا اور پوچھنے سے بھی شرم کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یا کسی اور سے بھی پوچھنے سے شرم تھی۔ جو آپ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر میرے پوچھے اُس کا جواب دیا۔ کہتے ہیں کہ میرے سوال کہ جب آپ کے بائیں پہلو پر لیٹے ہوئے تھے، مسجد مبارک کے چھت پر محراب میں تھے اور آپ کا سر جانبِ شمال تھا اور مَیں پیٹھ کے پیچھے بیٹھ کر مشرق کی طرف منہ کر کے آپ کو مٹھّیاں بھر رہا تھا، دبا رہا تھا۔ پوچھنے سے مجھے شرم تھی لیکن بہر حال مَیں بیٹھا تھا دل میں خیال آیا دباتے ہوئے تو کہتے ہیں لیٹے لیٹے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میری طرف منہ فرمایا اور ایسے بلند لہجہ اور رعب ناک آواز سے فرمایا کہ مَیں کانپ گیا۔ فرمایا ''ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کبھی مغلوب نہیں ہو گا''۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 49 روایت حضرت میاں محمد الدین صاحبؓ)

(پس یہ خزانہ تو آج بھی ہمارے پاس ہے، اسے حاصل کرنے کی، پڑھنے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ اب تو یہ بہت سی کتابیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکی ہیں۔)

ایک روایت میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک میرے بھائی نواب دین کو خواب آیا کہ حضور نے میرے سے آٹھ آنے کے پیسے مانگے ہیں۔ پھر مَیں اور نواب دین دونوں پیسے دینے گئے اور خواب سنائی تو حضور نے فرمایا کہ اس خواب کے نتیجے میں تم علم پڑھو گے۔ سو جب مولوی سکندر علی ہمارے گاؤں میں آ گئے تو اُن سے میں نے اور نواب دین نے بلکہ اور بہت سارے لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور کچھ اُردو کی کتابیں بھی پڑھیں۔ جو حضور کا فرمانا تھا پورا ہو گیا۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں ایک پیپل کا درخت تھا جو ہم نے مرزا نظام الدین صاحب کے پاس فروخت کیا تھا اور اُس وقت ہمارے گاؤں میں بیماری طاعون تھی اور ہم نے وہ روپے جو پیپل کی قیمت کے تھے وہ سیر پر آتے وقت حضرت صاحب کے آگے نذر کر دیئے اور حضور راستے سے ہٹ کر ہمارے گاؤں میں مسجد کے پاس آ کر دعا کرنے لگ گئے اور بیماری دور ہو گئی۔ گاؤں میں جو بیماری تھی۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 1 صفحہ 57-56 روایت حضرت چوہدری فتح محمد صاحبؓ)

حضرت فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیعت کا ذکر فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ مَیں پہلے پہل ایک آزادانہ خیال کا آدمی تھا۔ چند سال آزاد خیالی میں گزر گئے۔ بعدہٗ رفتہ رفتہ چند دوستوں کی صحبت سے بہرہ ور ہو کر میں نقشبندی خاندان کا مرید ہو گیا کیونکہ میرے دوست بھی نقشبندی خاندان کے مرید تھے اور وہ ہمارا مرشد ہمارے ہی گاؤں میں رہتا تھا۔ چونکہ یہ خاندان اپنے آپ کو شریعت کا پابند کہلاتا تھا اور اپنا سلسلہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملاتا تھا اس واسطے شروع بیعت میں مجھ کو نماز اور روزہ کی سخت تاکید فرمائی اور نماز تہجد کی بھی تاکیداً تاکید فرمائی اور حکم دیا کہ نماز تہجد کبھی بھی نہ چھوڑی جاوے اور ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ جو خواب آوے وہ کسی سے بیان نہ کی جائے۔ اس عرصے میں مجھ کو کئی خوابیں آئیں اور مَیں نے وہ کسی سے بیان نہ کیں۔ چونکہ مَیں کام معماری کا کرتا تھا بسبب نہ ملنے کام کے مَیں باجازت اپنے مرشد کے بمع بیوی امرتسر چلا گیا اور وہاں ایک مکان کرایہ پر رہنے لگا۔ وہاں ہی کام کرتا تھا۔ عرصہ دو سال کے بعد ایک دن میں نماز تہجد کی پڑھ کر وظائف میں مصروف تھا کہ وظائف کی حالت میں مجھے نیند سی آ گئی اور مَیں جائے نماز پر لیٹ گیا۔ چنانچہ مَیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک فوج فرشتوں کی بشکل انسانی میرے اردگرد کچھ فاصلے پر حلقہ کر کے بیٹھ گئے اور ایک افسر جو عہدہ جرنیلی کا رکھتا تھا، میرے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اُس کے بیٹھنے کے بعد ایک تخت زرّیں آسمان سے اترا اور اُس حلقے کے اندر تخت رکھ دیا گیا اور سب فوج تعظیماً کھڑی ہو گئی اور جب میں نے دیکھا تو اس تخت زرّیں پر دو بزرگ ہمشکل اور نورانی شکل اور ہر طرف اُن کے نور ہی نور تھا بیٹھے تھے۔ تب مَیں نے اس افسر سے جو میرے نزدیک تھا پوچھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ تب اُس نے کہا کہ جو بزرگ دائیں طرف تخت پر ہیں وہ خدا کا پیارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور جو بائیں طرف ہیں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیارا ابنِ مریم ہیں۔ میں نے کہا ابنِ مریم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام ہے جو اسرائیل کا نبی تھا۔ اُس نے کہا یہ وہ نہیں، وہ تو فوت ہو چکا۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پیارا ابنِ مریم ہے۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ آوازہ فرمایا اور اس افسر کو فرمایا کہ بلند آواز سے لوگوں کو کہہ دے کہ جب یہ ہمارا ابنِ مریم آوے، اُس کی تابعداری کرنی ضروری ہے اور جس نے تابعداری نہ کی وہ مجھ سے نہیں۔ اس عرصے میں میری بیوی نے مجھے جگا دیا اور کہا کہ صبح کی اذان ہو گئی ہے آپ تہجد کے بعد کبھی سوئے نہیں تھے، اٹھو اور نماز کے لئے مسجد میں جاؤ۔ اُس وقت اپنی بیوی پر میں بہت خفا ہوا کہ تو نے مجھ کو کیوں جگایا۔ خیر اگلے روز میں گاؤں کو چلا گیا اور تمام ماجرا مَیں نے اپنے خواب کا اپنے مرشد کو کہہ سنایا۔ اُس نے کہا کہ مبارک ہو تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور پھر کہا کہ اب ہم غیر کے علاقے میں ہوں گے اور عنقریب ابن مریم نازل ہوں گے۔ یعنی خواب کی تعبیر یہ کی، غیر کے علاقے میں ہوں گے عنقریب ابنِ مریم نازل ہوں گے۔ بلکہ یہ زمانہ مسیح موعود کا ہی زمانہ ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو اُس کو پاویں گے۔ یہ مرشد نے جواب دیا۔ کہتے ہیں اس کے بعد مَیں نے محکمہ نہر میں مستری کی ملازمت کی۔ ایک بابو کے ذریعے سے اور اس ملازمت میں کسی کلرک کے ذریعے سے ملازمت کی اور ملازمت میں مجھ کو بہت سی خوابیں آئیں اور بسبب منع کرنے کے (یعنی اُس پیر اور مرشد جو تھا اُس نے منع کیا تھا کہ خوابیں نہیں بتانی) تو منع کرنے کی وجہ سے مَیں نے کسی سے ظاہر نہ کیں۔ پندرہ بیس سال تک مَیں نے ملازمت کی۔ بعد میں ملازمت چھوڑ کر اپنے گاؤں کو چلا گیا اور اپنے گھر پر رہنے لگا۔ لہٰذا ہماری برادری میں سے مولوی محمد چراغ صاحب جو ہمارے استاد بھی تھے اور وہ پکّے اہلحدیث تھے۔ جب مَیں ملازمت چھوڑ کر واپس چلا آیا تو اُن کو مَیں نے احمدی طریقے پر پایا۔ وہ احمدی ہو گئے تھے اور میرے ساتھ حضرت صاحب کے سلسلے کی گفتگو شروع کر دی لیکن مَیں نے کوئی دلچسپی ظاہر نہ کی کیونکہ مَیں فقیروں کا معتقد تھا اور جانتا تھا کہ فقیر ہی اصل شریعت کے مالک ہیں۔ اس واسطے مَیں نے مولوی صاحب کو کوئی جواب نہ دیا اور یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہاں آجکل ایسے لوگوں نے دوکانداریاں بنا رکھی ہیں اور خلقِ خدا کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لہٰذا مَیں نے ارادہ کیا کہ اپنے مرشد سے تحقیقات کراؤں کہ کیا یہ دعویٰ حضرت صاحب منجانب اللہ ہے یا دھوکہ ہے۔ جب مَیں اُن کے مکان پر گیا اور پیر صاحب کے لڑکے سے دریافت کیا کہ حضرت کہاں

ہیں؟ تو اُس نے رو کر جواب دیا کہ وہ مرشد جو تھے ان کے وہ دو ماہ سے فوت ہو گئے ہیں اور ہم آپ کو اُن کی فوتیدگی کی اطلاع دینی بھول گئے، معاف فرمائیں۔ کہتے ہیں مجھے بڑا رنج ہوا اور صدمہ ہوا۔ مَیں روتا دھوتا گھر کو چلا آیا۔ ایک دن پھر مولوی صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم خواندہ آدمی ہو، پڑھے لکھے آدمی ہو۔ حضرت صاحب کی تصنیفات دیکھنی چاہئیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو تحریرات ہیں، کتابیں ہیں، وہ دیکھنی چاہئیں۔ انہوں نے اُسی وقت مجھے ایک کتاب جس کا اسم شریف جلسہ مذاہب مہوتسو ہے، پڑھنے کو دیا۔ وہ مَیں نے سارا ختم کیا اور پھر انہوں نے مجھ کو براہینِ احمدیہ ہر چہار جلدیں۔ جب مَیں نے ساری ختم کر لیں تو معاً میرے دل میں بات ڈالی گئی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی ایسا لائق شخص ہوا ہے اور نہ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی کتاب شائع کی ہے جو تمام غیر مذاہب کو اسلام کی حقانیت پر دعوت دے۔ کہتے ہیں اس کے بعد میرا دل تذبذب میں پڑ گیا۔ دل میں یہ بات پیدا ہو گئی کہ اگر یہ شخص جس نے ایسی چیز دنیا کے سامنے پیش کی ہے سچا ہے تو اگر مَیں نے بیعت کر لی تو سچے کی بیعت کی اور اگر خوانخواستہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہوا تو ایک کاذب کی بیعت میں داخل ہوں گا۔ لہٰذا یہ خیال ایسا پکّا دل میں گڑھ گیا کہ دو ماہ تک اس پر اڑا رہا۔ مولوی صاحب مجھ کو ہر چند سمجھاویں لیکن دل نہ مانے۔ ایک دن ماہِ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ کو مَیں نے خدا تعالیٰ سے بڑے خشوع وخضوع سے یہ دعا کی کہ اے زمین وآسمان کے پیدا کرنے والے! بواسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اگر یہ شخص یعنی مرزا صاحب سچا ہے اور تو نے ہی مامور کر کے دنیا کی اصلاح کے لئے نازل فرمایا ہے تو تُو اپنی ستاری سے مجھ کو کوئی نشان ظاہری یا کسی خواب کے ذریعے دکھا دے۔ اگر مجھ کو کوئی نشان نہ دکھایا تو پھر مجھ پر قیامت کے دن تیری کوئی حجت نہ رہے گی، کیونکہ مجھ میں اتنی قوت نہیں کہ سچے اور جھوٹے میں امتیاز کر سکوں اور بس۔ جب پندرہ رمضان گزرے تو بعد تہجد میں جائے نماز پر لیٹ گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مَیں اور میرے ساتھ ایک اور آدمی کسی شہر کو چلے ہیں۔ راستے میں ہم کو ایک باغ نظر آیا جو چار دیواری اُس کی قریباً تین فٹ اونچی ہے ۔(باغ کی چار دیواری تین فٹ اونچی ہے) اُس دیوار کے پاس جا کر کیا دیکھتے ہیں کہ باغ گویا بہشت کا نمونہ ہے اور نہریں جاری ہیں لیکن پانی خشک تھوڑا تھوڑا چلتا نظر آ رہا ہے اور عالی شان محل دکھائی دیئے۔ ہم نے ارادہ کیا کہ باغ کے اندر جا کر سیر کریں لہٰذا ہم دونوں چار دیواری پھاند کر اندر جانا چاہتے تھے۔ لیکن ہم نے بہت زور کیا لیکن چار دیواری کو پھاند کر اندر نہ پہنچے۔ پھر ہم نے پختہ ارادہ کر لیا۔ (یہ اپنی خواب سنا رہے ہیں بڑی لمبی خواب ہے) کہ ضرور اندر جانا ہے۔ چلو اب اس کا دروازہ معلوم کریں۔ پھر ہم تین طرف باغ کے پھرے۔ یعنی جنوب ومغرب اور شمال اور ان تینوں طرف سے ہم کو کوئی دروازہ نہ ملا۔ پھر ہم نے کہا کہ چلو مشرق کی طرف چلیں شاید اُس طرف سے ہم کو دروازہ مل جائے۔ جب باغ کے مشرق کی جانب روانہ ہوئے تو ہم کو ایک بزرگ ایک درخت کے سائے میں بیٹھے نظر آئے اور وہ بزرگ اپنے ہاتھ کے اشارے سے ہم کو پکار رہے تھے کہ ادھر آؤ ہم تم کو اس کا دروازہ بتلا دیں اور اگر ہماری طرف نہ آؤ گے تو تم کو تمام عمر دروازہ باغ کا نہ ملے گا۔ جب ہم اس بزرگ کے پاس پہنچے تو معاً مجھ کو وہ خواب جو عرصے سے امرتسر میں آئی تھی وہ یاد آ گئی کہ اس بزرگ کو مَیں نے تخت پر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواب میں دیکھا تھا۔ (اس دوسری خواب میں دوسرے آدمی کو جو دیکھا تھا یہ بزرگ تھے۔) چنانچہ مَیں نے پوچھا کہ حضرت آپ کون بزرگ ہیں؟ تو آپ نے اپنی زبانِ مبارک سے یہ فرمایا کہ مَیں ابنِ مریم ہوں اور وہ دیکھو باغ کا دروازہ ہے۔ جاؤ سیر کرو۔ چنانچہ ہم دونوں باغ کے اندر چلے گئے اور خوب سیر کی۔ اتفاقاً مجھ کو پیاس لگی اور مَیں نے اپنے ساتھی کو کہا کہ ہم کو پیاس لگی ہے اور پانی نہروں کا بہت ہی نیچے ہے۔ ہاتھ نہیں پہنچتا، کیا کریں؟ ہم تھکے ہوئے ماندہ ہو کر ایک درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکا کوئی دس بارہ سال کی عمر کا ایک محل سے برآمد ہوا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ بیضوی شکل تھا اوول جیسا اور اس میں کوئی چیز تھی، میرے ہاتھ پر لا کر رکھ دیا اور کہا کہ لو تم اس کو پی لو۔ چنانچہ مجھ کو پیاس تو تھی مَیں نے اس سے پیالہ لے کر کوئی نصف کے قریب پی گیا اور باقی ماندہ اپنے ساتھی کو دیا۔ اُس لڑکے نے اُس کے ہاتھ سے پیالہ چھین کر مجھ کو دے دیا اور کہا کہ یہ تمہارا حصہ ہے اس کا اس میں حصہ نہیں۔ یعنی دوسرے شخص کا جو خواب میں ان کے ساتھ تھا اُس کا اس میں حصہ نہیں ہے۔ چنانچہ اس بات سے میرا ساتھی شرمندہ سا ہو کر کہنے لگا کہ چلو بہت دیر ہو گئی ہے۔ ہم نے ابھی دور جانا ہے۔ پس ہم جلدی جلدی دروازے کی طرف آئے۔ میرا ساتھی جلدی سے دروازے کے باہر چلا گیا اور مَیں ابھی اندر ہی تھا کہ ہمارے مولوی صاحب کا لڑکا آیا اور مجھ کو جگا کر کہنے لگا کہ کیا باعث ہے آپ تہجد کے بعد منزل قرآن شریف کی پڑھنے سے آج سو گئے۔ مَیں نے اُس کو خفا ہو کر کہا کہ مَیں ایک عمدہ خواب دیکھ رہا تھا۔ تم نے برا کیا جو جگا دیا۔ اُس نے جواب دیا کہ بندے خدا! صبح کی اذان ہو گئی ہے اور مولوی صاحب مسجد میں جماعت کا انتظار کر رہے ہوں گے۔ چلو نماز پڑھیں۔ کہتے ہیں لہٰذا ہم دونوں مسجد میں چلے گئے اور وضو کر کے مولوی صاحب کے ساتھ نماز باجماعت پڑھی۔ بعد فراغت نماز مَیں نے یہ تمام حالات خواب کے اور جس طرح سے خدا تعالیٰ سے دعا مانگی تھی اور جس طرح سے خدا نے مجھ کو خواب میں تمام حالات بتائے، سب مَیں نے مولوی صاحب سے بیان کر دیئے۔ اور یہ بھی بیان کر دیتا ہوں کہ ان دونوں کے سوائے مَیں نے حضرت مرزا صاحب کو اپنی پہلی تمام عمر میں کبھی نہ دیکھا تھا اور نہ ہی مَیں نے قادیان شریف کو، لہٰذا اس خواب کے بیان کرنے سے مولوی صاحب نے تعبیر میں یہ فرمایا کہ جو آپ نے باغ اور خشک نہریں اور محل وغیرہ دیکھے ہیں اس سے مراد باغ شریعت ہے اور نہریں علمائے زمانہ ہیں جو خشک ہو چکے ہیں ان کے پاس کوئی علم نہیں اب رہا۔ اصل شریعت ان کے پاس نہیں ہے اور محل اور مکان یہ عمل ہیں اور پیالے سے مراد بھی عمل ہیں جن میں کچھ قصور ہیں جو بیضوی ہیں یعنی سیدھے نہیں ہیں اور خواب میں جو مشرق کی طرف اشارہ ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے گاؤں سے قادیان خاص مشرق میں ہے اور خواہ حدیث مشرق والی سمجھ لیجئے، یعنی مسیح مشرق میں اترے گا۔ وہ بھی حدیث کا حوالہ بھی دے رہے ہیں کہ چاہے وہ سمجھ لو۔ اور وہ بزرگ جس کا آپ نے حلیہ بیان کیا ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ومہدی مسعود ہیں۔ اور ہاتھ کے اشارے سے یہ پتہ ہے کہ جب تک ہمارے سلسلے میں داخل نہ ہو گے تب تک شریعت اسلام اور بہشت کے دروازے کا آپ کو راستہ نہ ملے گا۔ آپ نے جو نشان مانگا تھا۔ یعنی نشان خداوند کریم نے آپ کو دکھا دیا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کے دن قادیان جانا ہے، آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ اگر آپ کی خواب کے مطابق وہ بزرگ حضرت صاحب ہوئے تو مان لینا ورنہ کوئی جبر نہیں ہے۔ الغرض ہم بروز جمعرات قادیان کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس وقت ہم قادیان میں پہنچے مجھ کو سخت بخار ہو گیا اور مولوی صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا ہمارا لڑکا جو حق کی جستجو میں یہاں آیا ہے وہ روزہ کے ساتھ تھا اس کو بخار ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے مجھ کو دیکھا اور فرمایا کہ مولوی صاحب! آپ نے اس کو روزہ کے ساتھ سفر کیوں کرنے دیا؟ اگر راستے میں بخار یا کوئی اور مرض ہو جاتی تو آپ کیا کرتے۔ یہ قرآنِ کریم کی منشاء کے خلاف ہے۔ خیر ہم دوائی بھیج دیتے ہیں۔ انشاء اللہ آرام ہو جائے گا۔ دوائی آ گئی۔ معلوم نہیں کہ شاید حامد علی صاحب لے کر آئے۔ دوائی مَیں نے پی لی اور مجھ کو بخار سے بالکل آرام ہو گیا۔ اُس وقت میں نے بخار کی بیہوشی میں حضرت صاحب کو اچھی طرح نہ پہچانا تھا۔ اگلے روز جمعہ تھا۔ ہم وضو کر کے جلدی سے آگے جگہ کے واسطے پہلے ہی چلے گئے اور اول صف میں جگہ مل گئی۔ (پہلی صف میں جگہ مل گئی۔) اوّل مولوی عبدالکریم صاحبؓ اور بعدہٗ مولوی صاحب حضرت خلیفہ اوّلؓ تشریف لائے اور اُن کے بعد حضرت مرزا صاحب تشریف فرما ہوئے اور مَیں نے دیکھتے ہی آپ کو پہچان لیا کہ یہی میری خواب والا بزرگ ہے اور مَیں نے اپنے مولوی صاحب کو بھی کہہ دیا کہ یہی بزرگ ابنِ مریم ہیں جو دو دفعہ خواب میں دیکھے ہیں۔ اب مولوی صاحب کی تسلی ہو گئی اور انہوں نے سمجھا کہ یہ اب خود ہی بیعت کر لے گا۔ جس وقت ہم قادیان کو چلے تھے، اُس وقت ہم چار آدمی تھے، ایک ہم اور دوسرے مولوی صاحب، تیسرے وہی جو خواب میں ہمارے ساتھ تھا، چوتھا ایک شخص کمہار تھا جو بغرض بیعت آیا تھا۔ الغرض خطبہ مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا اور اغلب ہے کہ جمعہ بھی انہوں نے پڑھایا۔ لہٰذا بعد نماز جمعہ آوازہ ہوا کہ جس نے بیعت کرنی ہے وہ آ کر بیعت کر لے۔ چنانچہ بہت سے لوگ اُس دن بیعت کے لئے آگے ہوئے جن میں سے ہمارا ساتھی وہ چوتھا کمہار بھی تھا۔ جس وقت ہم بیعت کرنے کے واسطے چلے تو ہمارے ساتھی نے جو خواب میں بھی ہمارے ساتھ تھا، بیعت کرنے سے مجھ کو روکا اور یہ وسوسہ ڈال دیا کہ تم مرزا صاحب کی کتابیں دیکھتے رہے ہو، چونکہ وہی خیالات مجسم ہو کر تم کو خواب میں نظر آئے ہیں اور کچھ نہیں۔ باقی خواب تمہاری غلط ہے۔ وسوسہ ڈالا اُس نے۔ کہتے ہیں کہ یہ سب کچھ دھوکہ ہے اور مَیں دماغ کا کمزور تھا۔ کہتے ہیں مَیں دماغ کا کمزور تھا، یعنی باتوں میں آنے والا تھا، اس واسطے اس نے مجھ کو بیعت کرنے سے روکا۔ لہٰذا اگلے روز علی الصبح ہی ہم چار آدمی قادیان سے اپنے گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جس وقت ہم لوگ بٹالہ سے آگے جو سڑک علی وال کو جاتی ہے اُس پر ایک گاؤں مولے والی کے برابر پہنچے تو پھر مولوی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے بیعت کر لی ہے؟ تو مَیں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں کی۔ جب تم کو تمہاری خواب کے مطابق سب کچھ پورا ہو گیا پھر تم نے بیعت کیوں نہ کی۔ مَیں نے جواب میں کہا کہ اس شخص نے مجھ کو روک دیا ہے اور کہا کہ تم کتابیں مرزا صاحب کی دیکھتے رہے ہو، وہی خیالات مجسم ہو کر تمہارے رُوبرو خواب میں آ گئے ہیں۔ بس اور کچھ نہیں ہے۔ پس یہ سنتے ہی مولوی صاحب ہم سے اور اُس شخص سے جو اُن کا چچا زاد بھائی تھا سخت ناراض ہو گئے اور مجھ سے کہنے لگے بس اب ہمارا تمہارا کوئی تعلق استادی شاگردی یا رشتہ داری کا نہیں رہا۔ لہٰذا ہم عصر کی نماز کے وقت اپنے گاؤں پہنچے۔ اُس کے بعد میں چار پانچ دن گاؤں میں رہا لیکن مولوی صاحب ہم سے ناراض ہی رہے۔ اتفاقاً موضع بھانبڑی سے مجھ کو بابو جان محمد کا خط آیا کہ میں تبدیل ہو کر کوٹھی نہر ہرچوال میں آ گیا ہوں اور میرے پاس کام بہت ہے اور میں نے سنا ہے کہ آپ نوکری چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ لہٰذا خط دیکھتے ہی موضع بھانبڑی یا کوٹھی ہرچوال میں ضرور بالضرور آ جائیں۔ خیر میرا ابھی دل اُداس تھا۔ میں خط کے اگلے دن بمقام کوٹھی ہرچوال (ہرچوال نہر کا جو بنگلہ ہوتا ہے) وہاں

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

براستہ قادیان پہنچ گیا، اور بابو صاحب بخندہ پیشانی خاطر تواضع سے پیش آئے۔ اگلے روز میرے سپرد کام کیا گیا اور میں مصروف ہو گیا۔ جب تیسرا دن ہوا تو مجھ کو پھر تیسرا خواب آیا اور وہ یہ تھا کہ خواب میں حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آ کر بیٹھ گئے اور میں اُٹھ کر واسطے تعظیم کے جو گدی نشینوں میں دستور ہے، پاؤں چومنے کے لئے اپنے سر کو جھکایا۔ لیکن حضرت صاحب نے مجھ کو اپنے دستِ مبارک سے روک دیا اور فرمایا یہ شرک ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دیکھو میاں فضل دین! تم نے خدا سے بذریعہ دعا نشان مانگا تھا کہ اگر مجھ کو ظاہری یا خواب کے ذریعہ سے نشان نہ دیا گیا تو قیامت کو مجھ پر خداوند بندہ تیری حجت نہیں ہو گی کہ تم نے مسیح موعود کو کیوں نہیں مانا۔ پس اب تم کو نشان مل گیا اور تم پر حجت قائم ہو گئی۔ اتنی ہی بات کہہ کر آپ چل دیئے اور میں خواب سے بیدار ہو کر رونے لگا اور اتنا رویا کہ آنسوؤں سے میرا گریبان تر بتر ہو گیا۔ اور اُسی وقت میں بغیر اطلاع بابو صاحب قادیان کو ننگے پاؤں اُٹھ کے بھاگا (جوتی بھی نہیں پہنی) ایک شخص جو مجھ کو بھاگتا دیکھ رہا تھا اُس نے بابو صاحب کو جا کر کہہ دیا کہ مستری صاحب اپنے گاؤں کو بھاگا جاتا ہے۔ اُسی وقت بابو صاحب گھوڑی پر سوار ہو کر میرے پیچھے بھاگے اور مجھ کو ہرچوال نہر کے پل پر پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ بغیر اجازت اپنے گاؤں کو بھاگے جا رہے ہو، خیر ہے؟ میں نے کہا کہ مجھ کو چھوڑ دو میں قادیان جا رہا ہوں، گاؤں نہیں جا رہا۔ پس قادیان کا نام سن کو وہ آگ بگولہ ہو گیا کیونکہ وہ بھی مخالف تھا اور اب تک بھی مخالف ہی ہے۔ غرض وہ چھوڑتا نہیں تھا اور میں اصرار کر رہا تھا اور میں نے عاجزی سے کہا کہ بابو صاحب! مجھ کو جانے دو ورنہ میں یہاں ہی دَم دے دوں گا (جان دے دوں گا۔) کیونکہ یہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ ایک زورآور ہستی مجھ کو جبراً لے جا رہی ہے اور میں اقرار کرتا ہوں کہ تیسرے دن کے بعد حاضر خدمت ہو جاؤں گا۔ خیر اُس نے مجھے چھوڑ دیا اور میں دل میں کہتا تھا کہ مرزا صاحب سچے ہیں کہ میرے دل کی بات انہوں نے بتا دی کہ تم پر حجت قائم ہو گئی۔ پس میں قادیان میں آ گیا اور اب جہاں بکڈپو کا دفتر ہے اُس کے پیچھے پریس ہوتا تھا۔ کنوئیں کے پاس، وہاں مرزا اسماعیل پریس میں کام کرتا تھا۔ اُس سے کہا کہ میں نے مرزا صاحب کو ملنا ہے۔ اُس نے کہا کہ نماز ظہر کے وقت مسجد مبارک میں آپ تشریف لاتے ہیں، وہاں پر آپ ملاقات کریں۔ اُس دن آپ ظہر کے وقت تشریف نہ لائے اور مغرب کے وقت آپ تشریف فرما ہوئے اور میں دیدار سے مشرف ہوا اور عرض کی، حضور! مَیں نے بیعت کرنی ہے۔ حضور نے کہا کہ تیسرے دن کے بعد بیعت لی جائے گی۔ القصہ میں تین دن تک رہا اور تیسرے دن میں نے اور میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق اور تیسرا اور آدمی تھا جس کا مجھے نام معلوم نہیں، شاید مولوی سرور شاہ صاحب ہوں گے، تینوں نے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 16 تا 22 روایت حضرت فضل دین صاحبؓ)

تو اس طرح بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کی بیعتیں کرواتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہمارا تبلیغ کا بہت سارا کام تو فرشتے کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی نسلوں کو بھی اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت میں ایک شہید کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں اور ان کا جنازہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا جو مکرم و محترم چوہدری نصرت محمود صاحب ابن مکرم چوہدری منظور احمد صاحب گوندل ہیں۔ ان کا خاندانی تعارف یہ ہے کہ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ حضرت چوہدری عنایت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے، کے ذریعہ سے ہوا جو شہید مرحوم کے دادا مکرم چوہدری اخلاص احمد صاحب کے کزن تھے۔ بعد میں اُن کی کوششوں سے چوہدری اخلاص احمد صاحب نے بھی خلافت اولیٰ میں بیعت کی تھی۔ آپ کے خاندان کا تعلق بہلول پور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ چوہدری نصرت صاحب بڑا لمبا عرصہ قریباً تیس سال منڈی بہاؤالدین رہے اور 2008ء میں اپنی اہلیہ اور چھوٹی بیٹی کے ساتھ لانگ آئی لینڈ نیویارک امریکہ میں چلے گئے۔ وہاں شہریت اختیار کر لی۔ نصرت محمود صاحب چھ مارچ 1949ء کو بہلول پور ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے تھے۔ پھر مرے کالج سیالکوٹ سے گریجوایشن کیا۔ پھر شاہ تاج شوگر مل منڈی بہاؤالدین میں ملازمت کی۔ تقریباً 35 سال وہاں بطور مینیجر کام کیا۔ پھر جیسا کہ مَیں نے بتایا آپ امریکہ شفٹ ہو گئے۔ یہ ستمبر میں اپنی چھوٹی صاحبزادی شائزہ محمودہ صاحبہ کی شادی کے سلسلے میں امریکہ سے پاکستان آئے تھے۔ 5/اکتوبر 2012ء کو شائزہ محمودہ صاحبہ کی شادی سعد فاروق صاحب شہید کے ساتھ ہوئی، جن کو شادی کے تیسرے دن شہید کر دیا گیا تھا جو فاروق احمد صاحب کاہلوں کے بیٹے تھے۔ اور 19/اکتوبر کو جمعہ کے دن سعد فاروق صاحب شہید ہوئے۔ جیسا کہ میں نے سعد فاروق کے جنازے پر بھی بتایا تھا ان کے سمدھی محترم فاروق احمد کاہلوں صاحب اور چند دیگر افرادِ خاندان کے ساتھ یہ لوگ بیت الحمد بلدیہ ٹاؤن سے نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد گھر واپس آ رہے تھے کہ نامعلوم افراد نے آپ لوگوں پر فائرنگ کر دی۔ سعد فاروق صاحب تو جو موٹر سائیکل پر تھے موقع پر شہید ہو گئے، دو تین ہفتہ پہلے اُن کا جنازہ پڑھا گیا تھا۔ دیگر دو افراد زخمی ہوئے تھے۔ ایک گولی آپ کی گردن میں لگی اور دو گولیاں آپ کے، چوہدری نصرت محمود صاحب کے سینے پر لگی تھیں۔ فوری طور پر آپ کو ہسپتال لے جایا گیا اور وہاں سے پہلے عباسی شہید ہسپتال پھر آغا خان میں شفٹ کیا گیا۔ تقریباً اڑتیس (38) دن آپ زیرِ علاج رہے اور آخر زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے (اور ان کے زخم مزید خراب بھی ہو گئے تھے) 27/نومبر کو منگل کے دن رات گیارہ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے اور شہادت کا رُتبہ پایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ شہید مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے اور آپ کو خدمتِ دین کا بیحد شوق تھا۔ منڈی بہاؤالدین میں قیام کے دوران آپ کو بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری دعوتِ الی اللہ اور دیگر مختلف عہدہ جات پر خدمت کی توفیق ملی۔ 2008ء میں امریکہ شفٹ ہونے کے بعد لانگ آئی لینڈ، نیویارک امریکہ میں آپ کو بطور سیکرٹری تربیت خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ مرحوم انتہائی مخلص اور ایماندار شخصیت کے مالک تھے۔ جہاں کام کرتے تھے وہاں سے ان کو ایک دفعہ آنسٹی (Honesty) ایوارڈ بھی ملا تھا۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دعوتِ الی اللہ کے پروگرام میں اگر خود نہ شامل ہو سکتے تو پھر دوسروں کو جانے کے لئے اپنی گاڑی دے دیا کرتے تھے تا کہ ثواب میں شامل ہو سکیں۔ آپ کے بیٹے کاشف احمد دانش آپ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ایک بہت ہی شفیق اور محبت کرنے والے شخص کے طور پر پایا۔ بچپن سے لے کر جوانی تک ہمیشہ اولاد کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ تعلیم دلوانے کے لئے اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہے۔ زبان بہت اعلیٰ اور لہجہ ہمیشہ نرم ہوتا تھا۔ کبھی بھی بچوں کو تُم کہہ کر مخاطب نہیں کیا بلکہ آپ کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میری جماعت کے کاموں میں دلچسپی کو بہت سراہتے تھے اور خلافتِ احمدیہ کے ساتھ ایک مضبوط تعلق کی تلقین کرتے تھے۔ گھر آ کر سب سے پہلے اپنے بچوں کو نماز کے بارے میں پوچھتے تھے۔ اگر کسی وجہ سے نہ پڑھی ہوتی تو فوراً ادائیگی کے لئے کہتے۔ بچپن میں اپنے ساتھ باجماعت نماز کے لئے لے جاتے۔ کام کے دوران، سفر پر، کسی بھی جگہ پر ہوتے نماز کا خاص التزام کرتے۔ کسی سے سخت لہجے میں گفتگو نہیں کی۔ ہمیشہ اخلاقیات کا درس دیتے۔ ہر کوئی آپ کی نرم گو اور ملنسار طبیعت کی وجہ سے جلد آپ کا گرویدہ ہو جاتا۔ مرحوم کی اہلیہ محترمہ اس وقت امریکہ میں مقیم ہیں، یہ بھی آئی ہوئی تھیں یہاں لیکن بعد میں بیمار ہو گئیں تو چلی گئیں، اُن کا بھی وہاں علاج ہو رہا ہے، اُن کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن کو بھی شفا عطا فرمائے۔ اور آپ کا بیٹا کاشف احمد دانش کینیڈا میں مقیم ہے اور وہاں بطور نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم کی تین بیٹیاں ہیں۔ سب سے چھوٹی بیٹی سعد فاروق شہید کی بیوہ ہے۔ محمد منیر شمس صاحب بیان کرتے ہیں (یہ قریباً گیارہ سال منڈی بہاؤالدین میں مربی رہے ہیں) کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ گیارہ سال بطور مربی ضلع کام کرنے کی توفیق ملی۔ شوگر مل کے شعبہ کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے، وہاں زعیم انصار اللہ تھے، سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے، نگران کمیٹی بیت الذکر گیسٹ ہاؤس، مربی ہاؤس بھی تھے۔ پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ پھر گھر کھانا کھا کر دفتر جاتے تھے۔ ظہر کی نماز پر بھی پہلے نماز ادا کرتے پھر دفتر جاتے۔ تہجد گزار تھے۔ کہتے ہیں مربی ہاؤس مسجد کے ساتھ ہی ملحق تھا۔ مربی صاحب کہتے ہیں کہ کئی دفعہ تنہائی میں مجھے عبادت کرنے کا جب بھی کبھی خیال آیا، مَیں کوشش کرتا تھا لیکن ہمیشہ جب بھی مَیں نے کوشش کی کہ فجر سے پہلے جا کے کچھ نفل پڑھوں مسجد میں تو ہمیشہ نصرت محمود صاحب کو وہاں موجود پایا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کر رہے ہوتے تھے۔ اپنی آمدنی کے مطابق صحیح بجٹ بنواتے تھے، چندہ کی بروقت ادائیگی کرتے تھے۔ صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ غرباء اور ضرورتمندوں اور معذوروں کا خیال رکھتے۔ اسی طرح صفائی پسند بھی بہت تھے۔ جہاں اپنی صفائی کا خیال رکھتے وہاں گیسٹ ہاؤس وغیرہ کی صفائی کا بھی بہت خیال رکھتے اور مربی صاحب کہتے ہیں میرے ساتھ جاتے تھے تو کبھی کوئی دنیاوی باتیں نہیں کیں۔ ہمیشہ دعوتِ الی اللہ اور جماعت کے حوالے سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اپنی گاڑی جماعتی کاموں کے لئے، غریب بچیوں کی شادی کے لئے پٹرول ڈلوا کر دیا کرتے تھے۔ آتے جاتے اگر کسی غریب کو لفٹ کی ضرورت ہوتی تو دے دیا کرتے۔ کہتے ہیں کبھی مَیں نے اُن کو غصّہ میں نہیں دیکھا۔ ایک غیر احمدی اُن کا ورکر تھا اُس نے بتایا کہ پچیس سال سے نصرت صاحب کے ساتھ کام کر رہا ہوں، زندگی میں کبھی بھی مجھے نہیں ڈانٹا اور کبھی ناراض نہیں ہوئے۔ اپنے جو ماتحت کام کرنے والے تھے اُن کو ہر عید پر نئے کپڑے اور عیدی تحفہ ضرور دیتے تھے۔ خلافت سے گہری محبت تھی۔ خطبہ ہمیشہ لائیو سنتے اور سیر کے دوران پھر اُس پر بتاتے کہ آج یہ کہا گیا ہے اور ان باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی تلقین کرتے۔ اسی طرح کسی موقع پر اگر کہیں جانا ہوتا تو پہلے مربی صاحب اور اُن کی فیملی کو اپنی گاڑی پر، کار پر چھوڑ کر آتے، پھر اپنی فیملی کو لے کر دوبارہ جاتے اور دعوتوں پر غرباء کو ضرور بلاتے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی ہر احمدی کو دشمنانِ احمدیت کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور اپنا خاص فضل فرماتے ہوئے اب اُنہیں فتح و نصرت کے جلد نظارے دکھائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہے ان دنوں میں دعاؤں پر بہت زور دیں۔

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

پیدا ہوتی ہے اور تعلقات خراب ہوتے چلے جاتے ہیں۔ رشتوں میں دراڑیں پڑتی رہتی ہیں۔ فاصلے بڑھ جاتے ہیں۔ پھر علیحدگیاں ہوتی ہیں۔ یہاں کئی رشتے ٹوٹے ہیں۔ جاپانی عورتوں سے رشتے کئے گئے پھر خود بعض برائیوں میں پڑ گئے اور جن عورتوں نے ان برائیوں میں ساتھ نہیں دیا بلکہ ان برائیوں سے اپنے خاوندوں کو بچانے کی کوشش کی تو بجائے ان عورتوں کے احسان مند ہونے کے، برائیوں کو نہیں چھوڑا اور جو میاں بیوی کا ایک مقدس رشتہ تھا وہ توڑ دیا۔ اللہ کرے کہ ایسے ٹوٹے ہوئے رشتوں کی جو اولادیں ہیں وہ برا اثر نہ لیں اور یہ جو جاپانی مائیں ہیں لیکن احمدیت پر قائم ہیں وہ اپنے بچوں کی احسن رنگ میں تربیت کرسکیں۔

ان جاپانی ماؤں سے مَیں کہتا ہوں کہ اب جب کہ آپ نے احمدیت کو قبول کرلیا ہے۔ پاکستانی مردوں کے رویّے کی وجہ سے اپنے اللہ سے کئے گئے عہد کو نہ توڑیں۔ اور دل میں ہمیشہ یہ بات قائم رکھیں اور اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں کہ میاں بیوی کا تعلق ٹوٹنے کی وجہ سے آپ کے احمدیت کے ساتھ تعلق پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

پھر بعض مرد اگر احمدیت کی تعلیم پر پوری طرح عمل نہیں کر رہے ہوتے گو کہ گھریلو زندگی ان کی ٹھیک ہے، تو خود ان کی بیویاں جو جاپانی عورتیں ہیں، ان سے مَیں کہتا ہوں کہ خود اپنے آپ کو یا پاکستانی عورتیں بھی اپنے آپ کو ان کے رنگ میں رنگین کرنے کی بجائے خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور خاوندوں کے لیے نمونہ بن جائیں۔

پھر بعض عورتوں کو یہ بھی شکوہ ہے کہ جب وہ مشن ہاؤس میں اجلاسات میں آتی ہیں تو اکثریت پاکستانی احمدی ہونے کی وجہ سے آپس میں اُردو میں باتیں کرتے ہیں اور سارے پروگرام اسی طرح ہوتے ہیں اور جاپانیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ ایک تو مَیں پاکستانی عورتوں سے کہتا ہوں کہ اپنے رویّے بدلیں۔ خاص طور پر جو لڑکیاں ہیں اور جنہوں نے یہاں کی زبان سیکھی ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ جاپانی عورتوں سے اپنے تعلقات بڑھانے کی طرف توجہ دیں۔ اسی طرح مرد، مردوں کے ساتھ ان سے ان کی زبان میں بات کریں۔ اور جو لجنہ کا انتظام ہے، ہر اجلاس میں کچھ پروگرام جاپانی زبان میں بھی رکھیں تاکہ جاپانی عورتوں کی بھی اس میں شمولیت ہو۔ آپ لوگ ان کے ملک میں آئے ہیں خواہ وہ مرد ہیں یا عورتیں، آپ کا کام ہے کہ ان کی زبان سیکھیں اور ان کو اپنے اندر جذب کریں۔ سچی ہمدردی یہ ہے کہ ان کو دین کی باتیں سکھائیں اور ان کو احمدیت کے قریب لائیں تاکہ آئندہ وہ جماعت کے لیے مفید وجود بن سکیں اور احمدیت کو پھیلانے کا باعث بن سکیں۔ اگر آپ اس طرح نہیں کریں گی تو گنہگار بن رہی ہیں۔ اور جو مرد اس طرح نہیں کرتے وہ بھی گنہگار بن رہے ہیں۔

لیکن مَیں جاپانیوں سے کہتا ہوں کہ آپ لوگ پاکستانیوں کے رویّوں سے مایوس نہ ہوں۔ خود کوشش کرکے دین سیکھیں۔ اب یہاں مبلغین بھی ہیں، بعض اچھی جاپانی جاننے والی لڑکیاں اور عورتیں بھی ہیں۔ ان سے رابطے بڑھا کر دین سیکھیں اور کوشش کریں کہ جلد آپ ان پاکستانیوں کے لیے نمونہ بن جائیں ۔ دین کسی کی جاگیر یا وراثت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ دین سیکھ لیں گی یا جو مرد ہیں وہ دین سیکھ لیں گے اور اللہ تعالیٰ سے پختہ تعلق جوڑ لیں گے تو یہاں جماعتی نظام چلانے میں آپ لوگ مددگار بن جائیں گے۔ آپ لوگوں کے بچے کل بڑے ہوکر جماعت کی صف اول میں شمار ہوں گے۔ پس اپنی تربیت کریں اور اپنے بچوں کی بھی تربیت کریں۔ کسی بھی قسم کی مایوسی یا شکوہ کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاپانی قوم سے بہت اعلیٰ توقعات رکھی ہیں۔ اور انشاء اللہ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس خواہش نے پورا ہونا ہے۔ اور جب پورا ہونا ہے تو پھر کیوں نہ آج جو آپ چند ایک جاپانی احمدی ہیں اس کام کو سنبھال لیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیے سلطان نصیر بن کر کھڑے ہوجائیں، مددگار بن جائیں۔ پس آپ جو چند جاپانی مرد اور عورتیں ہیں آگے آئیں اور اپنی ذمہ داری کو نبھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس خدمت کا موقع دیا ہے۔ اس کو فضل الٰہی سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ ساروں کو توفیق دے۔

اس کے ساتھ ہی مَیں پاکستانی احمدی مردوں اور عورتوں سے بھی کہتا ہوں اور عمومی طور پر تمام جماعت سے کہ آپ کے بڑوں کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ یہ انعام یقیناً ان کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا۔ انہوں نے اس انعام کی قدر کی اور ہر حالت میں اللہ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وفا کا تعلق رکھتے ہوئے جیسے بھی ان پر حالات آئے وہ ان حالات کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت پر قائم رہے۔ بعض خاندانوں پر ابتلا بھی آئے، ان کو مالی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑے لیکن انہوں نے خوشی سے احمدیت کی خاطر یہ سب کچھ برداشت کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام سے کئے گئے عہد بیعت کو نبھایا۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کئے رکھا اور پھر ان کی نیکیوں اور وفا اور اخلاص کے تعلق کو اللہ تعالیٰ نے نوازا۔ اور آج آپ جو اُن کی اولادیں ہیں آپ پر دنیاوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے بہت فضل فرمایا ہے۔ پس اس فضل کو اپنی کسی لیاقت یا قابلیت کا نتیجہ نہ سمجھیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ان بزرگوں کی ان دعاؤں کا، صبر اور حوصلہ کا نتیجہ ہے ۔ پس اس فضل کی قدر کریں۔ اور آپ کے باپ دادا نے جس طرح احمدیت کے تعلق کو مقدم رکھا تھا آپ بھی اس تعلق کو مقدم کریں اور ان آسائشوں کو، ان آسانیوں کو، خدا تعالیٰ کے ان فضلوں کو جماعت سے تعلق اور جماعت کے وقار کو مضبوط کرنے کے لیے استعمال کریں۔ اپنے آپ کو احمدی صرف اس لیے نہ سمجھیں کہ ہمارے باپ دادا احمدی تھے بلکہ خود بھی دین کو سمجھیں اور عہد بیعت پر غور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے سامنے جو عہد رکھا ہے، شرائط رکھی ہیں ان پر غور کریں۔ تمام برائیوں کو بیزار ہوکر ترک کریں اور تمام نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نیکیوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور ہمیں فرمایا ہے کہ تمہارے لیے تمہارا رسول اُسوۂ حسنہ ہے۔ اس کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرو۔ فرمایا کہ وہ تمام اعلیٰ اخلاق اپناؤ جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے اور جن کا نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور یہ اعلیٰ اخلاق اپناتے ہوئے جب آپ دوسروں کو، غیر مسلموں کو بھی دوسروں سے ہمدردی کے جذبہ سے یہ اعلیٰ اخلاق دکھائیں گے تو لوگ آپ کی طرف بڑھیں گے۔ آپ کے نمونوں کی وجہ سے تبلیغ میں آسانی پیدا ہوگی۔ ورنہ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ لوگ آپ کی بات آپ کے منہ پر الٹا کر ماریں گے کہ پہلے اپنے آپ کو ان اعلیٰ اخلاق سے متصف کرو اور پہلے اپنے آپ میں یہ اعلیٰ اخلاق پیدا کرو۔

اس قوم میں تو بعض اعلیٰ اخلاق پہلے سے موجود ہیں۔ اِن کو جو اِن کے پاس ہے اس سے بہتر دیں گے جو کہ آپ کی زندگیوں میں بھی نظر آرہا ہو، جو آپ کے عملی نمونوں میں بھی نظر آرہا ہو تبھی وہ آپ کی بات قبول کریں گے۔ پس اپنی اصلاح کی طرف توجہ کریں، نیکیوں کو اختیار کریں اور برائیوں کو بیزار ہوکر ترک کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا، اپنے عزیزوں سے، اپنے دوستوں سے، اپنے ماتحتوں سے، اپنے ہمسایوں سے، اپنے بیوی بچوں سے ایسا حسن سلوک کریں، ان کی ہمدردی کا ایسا جوش آپ کی طبیعت میں ہو کہ ان کے دلوں میں آپ کی محبت ہر لحہ بڑھتی چلی جائے۔ آپ کی امانتوں کے معیار ایسے بلند ہوں کہ دنیا اس کی مثال دے۔ جماعت کے اندر بھی اور باہر بھی ہر سطح پر آپ کی امانت کی ادائیگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے ماتحت ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپ بے غرض ہوکر اپنی امانتوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ آپ کے سپرد جو دین کا کام کیا گیا ہے اس کو ایک امانت سمجھ کر ادا کرنے والے ہوں۔ اگر خلیفۂ وقت نے آپ لوگوں کے سپرد بعض ذمہ داریاں اور خدمات کی ہیں تو ان کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اپنے آپ کو عہدیدار سمجھنے کی بجائے قوم کا خادم سمجھیں۔ خدمت کے موقعے آپ میں عاجزی اور انکساری پیدا کرنے کا ذریعہ بنیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں آپ کی گردن ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے مزید جھکنے والی ہوجائے۔ ایک دوسرے کی خاطر قربانیوں کے نمونے قائم کرنے والے بنیں۔ ایسی قربانیاں جو صحابہ نے ایک دوسرے کی خاطر دیں۔ اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بھی بیان فرمایا کہ وہ اپنے نفسوں پر اپنے ساتھیوں کو ترجیح دیتے تھے۔ پس یہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح اور ان سے ہمدردی اور ان کی خاطر درد ہے جو محبت پیدا کرے گا۔ اور آپ کے اندر ایسا نور پیدا کرے گا جو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تمام نوروں پر غالب رہے گا۔ پس اس نور کو حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے اندر عاجزی پیدا کریں۔ تکبر کو اپنے سے دور کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ تیری عاجزانہ راہیں اسے پسند آئیں۔ (تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق جوڑنا ہے، اگر خلافت سے تعلق جوڑنا ہے تو بجائے تکبر دکھانے کے، بجائے اپنے عہدہ کا اظہار کرنے کے عاجزانہ راہیں دکھائیں۔ یہی قرآنی تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری ہے اور یہی وہ اخلاقی تعلیم ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں بتا رہے ہیں۔ پس اگر اپنی بقا چاہتے ہیں، اگر احمدیت سے اپنا تعلق جڑا رکھنا چاہتے ہیں تو اس تعلیم پر عمل کرنا ہوگا ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو عمل نہیں کرتا وہ کاٹا جائے گا اور جو کاٹا جائے گا وہ جماعت کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اللہ تعالیٰ ایک کی جگہ سو پیدا کردے گا جو تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

(ماخوذ از مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 619-620 اشتہار ''ایک ضروری امر اپنی جماعت کی توجہ کے لئے'' اشتہار نمبر 262 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جب آپ میرے پاس آئے، میرا دعویٰ قبول کیا اور مجھے مسیح مانا تو گویا مِنْ وَجْہٍ آپ نے صحابہ کرام کے ہم دوش ہونے کا دعویٰ کردیا۔ یعنی صحابہ کرام کی طرح بننے کا دعویٰ کیا۔ تو کیا صحابہ نے کبھی صدق و وفا پر قدم مارنے سے دریغ کیا؟ ان میں کوئی کسل تھا؟ کوئی سستی تھی؟ کوئی کمزوری تھی؟ کیا وہ دل آزار تھے؟ کیا وہ لوگوں کی دلشکنی کیا کرتے تھے؟ جذبات کو ٹھیس پہنچایا کرتے تھے؟ کیا ان کو اپنے جذبات پر قابو نہ تھا؟ کیا وہ منکسر المزاج نہ تھے؟ عاجزی نہیں دکھاتے تھے؟ بلکہ ان میں پرلے درجے کا انکسار تھا۔ سو دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو بھی ویسی ہی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ تذلل اور انکساری کی زندگی کوئی شخص اختیار نہیں کرسکتا جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کرے۔ اپنے آپ کو ٹٹولو اور اگر بچے کی طرح اپنے آپ کو کمزور پاؤ تو گھبراؤ نہیں۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:6) کی دعا صحابہ کی طرح جاری رکھو۔ پانچ وقت نمازیں پڑھتے ہیں، سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں اس میں یہ دعا پڑھیں، دہرائیں، اس کے مطلب پر غور کریں۔ راتوں کو اٹھو اور دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تم کو اپنی راہ دکھلائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے بھی تدریجاً تربیت پائی تھی۔ تو بجائے اس کے کہ آپ تدریجاً تربیت پائیں اگر آپ بگڑتے چلے جائیں گے تو اَور لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ پس اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ آپ کی صحیح راہنمائی کرے۔ آپ کے دلوں کے بغضوں اور کینوں اور تکبر اور غرور کو ختم کرے۔ عاجزانہ راہیں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت، اگر خدا تعالیٰ کی لعنت ساتھ نہ ہو، کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ اس کا اس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔سوائے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ''۔(تمہارے اندر تکبر نام کا نہ رہے)۔ ''کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں پیدا ہوتا ہے''۔(جو نیکی یا برائی ہے اس کا بیج دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔)''اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی''۔(اگر دل شر سے خالی ہے تو زبان پر بھی نیکی کے الفاظ ہی آئیں گے۔دوسرے کے جذبات کا، احساسات کا ہی خیال آئے گا) اور فرمایا کہ ''اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر یک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے''۔(یعنی جو بھی برائی انسان کرتا ہے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے اور پھر آنکھ سے برائی ظاہر ہوتی ہے، زبان سے برائی ظاہر ہوتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتی ہے۔)''سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔ اور''۔(یہ جو پاکستانی ہیں ان کو پتہ ہے کہ)''جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو''۔(جو بھی دل میں برائیاں ہیں ان کو اپنے سامنے رکھو بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے کی برائی تلاش کرے۔ ہر عہدیدار، ہر دوسرے احمدی کی برائی تلاش کرے۔ ہر احمدی اپنے عہدیداروں کی برائیاں تلاش کرے۔ ہر مرد، عورتوں کی برائیوں کی تلاش میں پڑا رہے۔ ہر عورت، مردوں کی برائیاں تلاش کرے۔ ہر ایک اپنی اپنی اصلاح کی کوشش کرے۔تبھی اصلاح ہوگی۔ اور حسن ظنّی سے کام لیں بجائے بدظنیوں سے کام لینے کے۔) پھر فرمایا کہ ''اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو''۔(یہ اپنی اصلاح کا اپنے جائزے لیتے رہنے کا طریقہ ہے)۔ ''ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کردیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ''۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد3 صفحہ 548-547)

اس سے پہلے کہ تمہارا سارا دل ناپاک ہو جاوے اپنی برائیوں کو کاٹ کاٹ کر باہر پھینکو۔اگر اس طرح نہیں کروگے تو پھر تم بھی کاٹے جاؤ گے۔پھر تمہارا تعلق نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے رہے گا، نہ جماعت سے رہے گا۔

پس اللہ کرے کہ سب اپنے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو راسخ کرنے والے ہوں۔اللہ اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں اور کاٹے جانے والوں میں شمار نہ ہوں۔ بلکہ ان لوگوں میں شمار ہوں جن کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعائیں کی ہیں۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ آپ سب کی حالتوں میں، عاملہ میں بھی، عہدیداروں میں بھی، عام احمدیوں میں بھی ایک انقلاب لانے والا بن جائے اور آپ لوگ ان جماعتوں میں شمار ہو جائیں جو اعلیٰ اخلاق کا نمونہ ہوتی ہیں اور ہر احمدی ایک نمونہ بن جائے اور اخلاص و وفا میں ترقی کرنے والا ہو۔آمین۔اب دعا کرلیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری) اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 18/اگست 2012ء بروز ہفتہ بمقام مسجد فضل لندن عزیزم **یحییٰ احمد خان (ابن مکرم مشہود احمد صاحب۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ کیمبرج) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

عزیزم 11/اگست 2012ء کو 11 ماہ کی عمر میں اچانک وفات پا گیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔یہ بچہ وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھا۔

اس کے ساتھ ہی حضور انور نے حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم حافظ مسعود احمد صاحب مرحوم سابق نائب امیر ضلع سرگودھا)۔ مرحومہ 2/جون 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ کے والد حضرت خواجہ عبدالرحمان صاحب اور دادا حضرت صوفی غلام محمد صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔بہت نیک، صالح، صابر و شاکر، تقویٰ شعار، غریب پرور، صاف گو، بہادر اور مخلص خاتون تھیں۔1974ء کے فسادات میں ان کا گھر جلا دیا گیا تھا لیکن انہوں نے اور ان کے خاندان نے اس موقعہ پر بڑی ثابت قدمی کا نمونہ پیش کیا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(2) مکرم محمود علی صاحب (آف فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور)۔ 29 نومبر 2011ء کو 58 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ اکثر خدمت خلق کے کاموں میں مصروف رہتے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات باقاعدگی کے ساتھ ادا کرنے والے مخلص احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔آپ مکرم فلاح الدین صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

(3) مکرم مرزا محمد رفیع صاحب (ابن مکرم مرزا شاہ محمد صاحب آف ربوہ)۔ 12 جون 2012ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے پختہ تعلق رکھنے والے اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے انسان تھے۔کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والے، انتہائی صابر و شاکر اور بہت سی خوبیوں کے مالک پرہیزگار انسان تھے۔آپ کے والد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اپنے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرمہ جمشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم حبیب احمد صاحب مرحوم)۔ 7/جولائی 2012ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، سلسلہ کی فدائی اور نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (آف کنری ضلع میرپور خاص)۔ 29 مئی 2012ء کو حرکت قلب بند ہونے سے وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت چوہدری اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔بہت نیک، پنجوقتہ نمازوں کی پابند، غرباء کی ہمدرد، مہمان نواز اور خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔

(6) مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں خوشی محمد صاحب آف منڈی بہاؤالدین)۔ 17 نومبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت منشی احمد دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، غریب پرور، ملنسار، مہمان نواز اور خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(7) مکرمہ سردار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب آف ربوہ)۔ 15 مارچ 2012ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔نظام جماعت اور خلافت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والی، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔محلّہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی تھیں۔

(8) مکرم چوہدری کلیم اللہ خان صاحب (آف زیورک۔ سوئٹزرلینڈ)۔ 13 جولائی 2012ء کو ہارٹ اٹیک سے 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحبؓ ذیلدار بہلولپوری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔آپ نے سوئٹزرلینڈ میں بطور صدر مجلس انصار اللہ اور سیکرٹری امور عامہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اطاعت کا تعلق تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(9) مکرم مدثر احمد صاحب (ابن مکرم ملک مبشر احمد صاحب آف گوٹینگن۔جرمنی)۔ آپ 6 سال بیمار رہنے کے بعد ماہ اپریل میں 19 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔بیماری کا سارا عرصہ انتہائی صبر وشکر سے گزارا۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق تھا۔پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(10) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد دین صاحب۔ ربوہ)۔ 14 اپریل 2012ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دیندار، اطاعت گزار اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور حسب استطاعت اپنے بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ ادا کرتی تھیں۔اپنے حلقہ میں بطور گروپ لیڈر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(11) مکرم شیر محمد بھٹی صاحب (حلقہ سلیم پارک۔ فیصل آباد)۔ 15 فروری 2012ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ 18 سال کی عمر میں بیعت کر کے خود احمدی ہوئے۔آپ نے اپنے حلقہ میں بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد خدمت کی توفیق پائی۔بہت دیندار، باثمر داعی الی اللہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے فدائی احمدی تھے۔

(12) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب آف جرمنی)۔ 24/جولائی 2012ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، تقویٰ شعار، حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 4/اکتوبر 2012ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔بوقت 11:00 بجے **مکرم اللہ دتہ صاحب (ابن مکرم محمد دین صاحب۔آف چک نمبر 84 فتح۔حاصل پور۔حال یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

29/ستمبر کو مختصر علالت کے بعد 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ بہت نیک، دعاگو، نمازوں کے پابند اور باقاعدگی سے تہجد پڑھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔مالی قربانی میں بھرپور حصہ لیتے تھے۔جماعت حاصل پور کو مربی ہاؤس کے لئے دس مرلہ کا پلاٹ عطیہ کے طور پر دیا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم وسیم احمد صاحب سروعہ مبلغ بوسنیا اور مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب مربی سلسلہ ربوہ کے چچا تھے۔

اس کے ساتھ ہی حضور انور نے حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم صفدر خان صاحب (ابن مکرم اسماعیل خان صاحب آف ڈیریانوالہ ضلع نارووال)۔ 11/جون 2012ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، خلافت کے ساتھ اطاعت و وفا کا تعلق رکھنے والے، بہت دعاگو اور نیک انسان تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ان کے ایک بیٹے وسیم احمد خان صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل دارالسلام تنزانیہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(2) مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم آف ضلع ننکانہ)۔ 27 جولائی 2012ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوۃ کی پابند، تقویٰ شعار، نیک اور مخلص خاتون تھیں، خلافت کے ساتھ اطاعت اور فرمانبرداری کا تعلق تھا۔آپ کے ایک بیٹے نعیم احمد اقبال صاحب مبلغ سلسلہ ہیں اور آجکل فجی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرم چوہدری ارشاد احمد ورک صاحب ایڈوکیٹ (آف لاہور)۔ 8 جولائی 2012 کو 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کے تایا حضرت چوہدری بہاول بخش صاحب نے اپنے سارے بھائیوں کے ساتھ مل کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی توفیق پائی اور اس کے بعد آپ کے گاؤں بیداد پور کو بھی احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔آپ کو اپنے حلقہ رحمان پورہ لاہور میں صدر جماعت کے علاوہ مختلف عہدوں پر کام کرنے کا موقعہ ملا۔آپ ممبر قضاء بورڈ بھی رہے۔پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تہجد گزار انسان تھے۔اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت کی تلقین کرتے اور اس کا اہتمام کروایا کرتے تھے۔خلافت احمدیہ سے اطاعت و وفا کا تعلق رکھنے والے نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرم سردار گل زمان خان صاحب (آف یوایس اے)۔ 19 جون 2012ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت حاجی احمد جی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔آپ نے مقامی جماعت میں 12 سال تک بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔فرقان فورس میں بھی خدمت سرانجام دیتے رہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سچی عقیدت اور خلفاء سے پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔جماعت کے ہر فرد سے بھی پیار اور محبت سے پیش آتے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

(5) مکرمہ سردار بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری۔ سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا)۔ 20 مئی 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نہایت سادہ مزاج، لوگوں کا خیال رکھنے والی، غریب پرور، صابر و شاکر، نیک خاتون تھیں۔اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں اور نہایت ثابت قدمی کے ساتھ احمدیت پر قائم رہیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(6) مکرمہ خورشیدہ پروین صاحبہ (اہلیہ مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب مرحوم آف سرگودھا)۔ 25 جولائی کو 69 سال

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

نن سپیٹ ہالینڈ میں ورود مسعود واستقبال۔ برسلز (بیلجئم) میں یورپین پارلیمنٹ میں آمد۔ مختلف ممبران یورپین پارلیمنٹ کی حضورانور سے ملاقاتیں اور باہمی دلچسپی کے امور پر گفتگو

- مَیں تو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں جو کہ امن پر مشتمل ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کر رہی ہے۔
- احمدی مسلمان پاکستان میں ہر سطح پر ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ احمدی پاکستان میں ووٹ نہیں دے سکتے کیونکہ ووٹ دینے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو غیر مسلم کہنا پڑتا ہے۔ اگر کوئی یہ ثابت کر دے کہ ہم نعوذ باللہ قرآن کریم کے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہیں کرتے تو پھر اس کے پاس اختیار ہوگا کہ وہ ہمیں ملحد اور غیر مسلم قرار دے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخالفین احمدیوں میں ایک بھی عمل ایسا نہیں پائیں گے جو قرآنی تعلیمات کے برعکس ہو۔

——— (حضور انور ایدہ اللہ)

ممبر یورپین پارلیمنٹ آنریبل Dr. Charles Tannock کی طرف سے حضورانور ایدہ اللہ کے اعزاز میں عشائیہ۔ تقریب عشائیہ میں مختلف ممالک کے نمائندگان کی شرکت۔ بیت السلام (برسلز) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

(ہالینڈ اور بیلجیئم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

یکم دسمبر 2012ء بروز ہفتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے تین ممالک ہالینڈ، بیلجیئم اور جرمنی کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے پروگرام کے مطابق صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مرد وخواتین مسجد بیت الفضل لندن کے احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے اور ہر ایک شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ بعدازاں حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ برطانیہ کے شہر Dover کی طرف روانہ ہوا۔

Dover بندرگاہ انگلستان کی ایک مشہور بندرگاہ ہے۔ لندن اور اس کے اردگرد کے علاقوں میں آباد لوگ یورپ کا سفر عموماً اسی بندرگاہ سے کرتے ہیں۔ Dover کی طرف جاتے ہوئے Dover سے گیارہ میل پہلے وہ مشہور Channel Tunnel ہے جو سمندر کے نیچے سے برطانیہ اور فرانس کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس Tunnel (سرنگ) کے ذریعہ کاریں اور دیگر گاڑیاں بذریعہ ٹرین فرانس کے شہر Calais تک پہنچتی ہیں۔ آج اسی چینل ٹنل کے ذریعہ قافلہ کے سفر کا پروگرام تھا۔

لندن سے مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے۔ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، نمائندہ انصاراللہ، مکرم ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے)، نمائندہ خدام الاحمدیہ، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص)، عمران ظفر صاحب (خدام الاحمدیہ) اور خدام کی سیکیورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے چینل ٹنل تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔

قریباً ایک گھنٹہ 35 منٹ کے سفر کے بعد چینل ٹنل پہنچے۔ لندن سے ساتھ آنے والے احباب نے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔

امیگریشن کی کارروائی اور دیگر سفری امور کی تکمیل کے بعد بارہ بج کر پانچ منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے۔ اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔ قافلہ کی گاڑیاں پہلی منزل پر Board ہوئیں۔

ٹرین اپنے وقت کے مطابق بارہ بج کر بیس منٹ پر 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ اس سرنگ کی کل لمبائی قریباً 31 میل ہے۔ اور اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کا گہراترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر یعنی 250 فٹ نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنل میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق ایک بج کر پچاس منٹ پر فرانس کے شہر Kalais پہنچے۔ فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔ ٹرین رکنے کے بعد قریباً دس منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہاں سے قریباً 85 کلومیٹر کے فاصلہ پر Jabbeke کے علاقہ میں جماعت ہالینڈ سے آئے ہوئے وفد نے مین ہائی وے پر ایک ریسٹورنٹ کے پارکنگ ایریا میں اپنے پیارے آقا کا استقبال کرنا تھا۔ اور یہاں سے قافلہ Escort کرتے ہوئے نن سپیٹ (Nunspeet) لے کر جانا تھا۔

دو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ پہنچے تو مکرم ہبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت ہالینڈ، عبدالحمید درفیلدن صاحب نائب امیر ہالینڈ، نعیم احمد خرم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ، زبیر اکمل صاحب (جنرل سیکرٹری)، شعیب اکمل صاحب (سیکرٹری مال)، اظہر نعیم صاحب (سیکرٹری امور خارجہ و صدر انصاراللہ)، نورالدین صاحب (صدر جماعت Eindhven)، عبدالقیوم عارف صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ) نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے امیر صاحب ہالینڈ سے گفتگو فرمائی۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے کا انتظام یہاں ریسٹورنٹ کے ایک حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

بعدازاں تین بج کر پچاس منٹ پر یہاں سے نن سپیٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے نن سپیٹ کا فاصلہ 335 کلومیٹر ہے۔ 167 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد بیلجیئم کا بارڈر کراس کر کے ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوئے اور مزید 140 کلومیٹر کا سفر طے کر کے قریباً ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نن سپیٹ میں ورود مسعود ہوا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کار سے باہر تشریف لائے تو نن سپیٹ اور ہالینڈ کے مختلف شہروں کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا پُرجوش استقبال کیا۔ بچیاں اور بچے مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہے تھے۔ فرط عقیدت اور محبت سے ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسہلاً ومرحبا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں اور احباب نعرے بھی لگا رہے تھے۔

مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب نائب امیر ہالینڈ، طاہر احمد محمود صاحب نیشنل سیکرٹری امور عامہ و وصایا اور عبدالباسط صاحب سیکرٹری تبلیغ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ایک طفل ادیب احمد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پھول پیش کئے اور ایک بچی عزیزہ سیدہ حمامۃ البشریٰ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے نن سپیٹ (Nunspeet)، کی مقامی جماعت کے علاوہ Den Hagg، Cheden، Utricut، sterdam، Arnhen، Rotterdam، Lylstad، Almeere، Denbush، Eindhven اور Amstelveen کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے کافی لمبا فاصلہ طے کر کے پہنچے تھے۔ اور سخت سردی میں جب کہ درجہ حرارت نقطہ انجماد تک پہنچا ہوا تھا کھلے آسمان تلے اپنے آقا کے دیدار کے منتظر تھے۔ لیکن یخ بستہ سردی کی پرواہ کئے بغیر اپنے آقا کے انتظار میں کافی دیر سے کھڑے تھے۔ ان سبھی نے شرف زیارت پایا اور سبھی ان مبارک اور بابرکت لمحات سے فیضیاب ہوئے۔

سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے ہالینڈ کی مختلف جماعتوں سے جو احباب مرد وخواتین یہاں پہنچے تھے ان سبھی نے نماز مغرب وعشاء اپنے آقا کی اقتدا میں پڑھنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے بھی تھے جو گزشتہ چند ماہ کے دوران پاکستان سے کسی ذریعہ سے یہاں پہنچے تھے اور ان کی زندگی میں حضور انور کی اقتدا میں یہ پہلی نماز تھی۔ یہ سبھی اپنی اس سعادت پر بے حد خوش تھے اور ان مبارک اور بابرکت گھڑیوں سے فیضیاب ہو رہے تھے جو انہیں ایک نئی زندگی عطا کر رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁

2 دسمبر 2012ء بروز اتوار

ہالینڈ میں نماز فجر کا وقت سوا سات بجے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت النور میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح دس بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور نن سپیٹ (Nunspeet) کے مضافاتی علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ مضافاتی علاقہ ایک جنگل پر مشتمل ہے جس میں پیدل سیر کے لئے اور سائیکل چلانے کے لئے مختلف راستے اور ٹریک بنے ہوئے ہیں۔ اس جنگل کے وسط میں ایک جھیل بھی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدل سیر کرتے ہوئے اس جھیل تک تشریف لے گئے اور پھر وہاں سے واپسی کے لئے سائیکل استعمال فرمایا اور دوسرے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے قریباً ایک گھنٹہ کی سیر کے بعد گیارہ بج کر بیس منٹ پر واپس تشریف لے آئے۔

ایک بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم نعیم احمد خرّم صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ سنبل ناز صاحبہ بنت مکرم ارشاد احمد صاحب آف سڈنی (آسٹریلیا) کا عزیزم خالد احمد ابن مکرم شیخ عبدالمالک صاحب آف ہالینڈ کے ساتھ طے پایا تھا۔ عزیزہ سنبل ناز صاحبہ کی طرف سے مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے بحیثیت وکیل ایجاب قبول کیا۔

نکاح کے اعلان کے بعد ایک بیعت کی تقریب تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دونوں خوشی کے مواقع ہیں اس لئے بیعت کے بعد دعا اکٹھی ہوجائے گی۔

بیعت کی تقریب

چنانچہ اعلان نکاح کے بعد، بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست فاروق احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ موصوف گزشتہ چھ سات ماہ سے زیر تبلیغ تھے اور آج ہی بیعت فارم پُر کیا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس نومبائع دوست سے گفتگو فرمائی اور بیعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ جس پر موصوف نے بتایا کہ کیمپ میں قیام کے دوران ایک احمدی دوست نے تبلیغ کی پھر انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک سے رابطہ ہوا۔ بیعت کی اس تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نکاح اور بیعت کی اکٹھی دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

✿✿✿✿✿✿✿

3 دسمبر 2012ء بروز سوموار
نن سپیٹ (ہالینڈ) سے برسلز (بیلجیم) کے لئے روانگی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا سات بجے بیت النور میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور مختلف رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت النور'' میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے بیلجیم کے لئے روانگی تھی۔ احباب جماعت اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ دوپہر دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور احباب جماعت میں کچھ دیر کے لئے رونق افروز رہے۔ ہر ایک چھوٹا بڑا شرف زیارت سے فیضیاب ہوا۔ بچیاں ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظم پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ بیلجیم کے لئے روانہ ہوا۔

جماعت ہالینڈ کی تین گاڑیاں قافلے کے ساتھ تھیں۔ ان میں ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق ہالینڈ سے ساتھ جانے والی ان گاڑیوں نے ہالینڈ اور بیلجیم کے بارڈر تک ساتھ جانا تھا اور وہاں سے جماعت احمدیہ بیلجیم نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کرتے ہوئے خوش آمدید کہنا تھا۔

قریباً ایک گھنٹہ پچاس منٹ کے سفر کے بعد تین بج کر پچاس منٹ پر بارڈر کراس کرکے ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں پہنچے جہاں مکرم حامد محمود شاہ صاحب امیر جماعت بیلجیم، مکرم حافظ احسان سکندر صاحب مبلغ بیلجیم، میاں اعجاز احمد صاحب (جنرل سیکرٹری) فرید یوسف صاحب (سیکرٹری صنعت وتجارت)، مکرم ناصر محمود صاحب (سیکرٹری امور عامہ)، مکرم نعیم احمد شاہین صاحب (سیکرٹری وصایا) اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

ہالینڈ سے یہاں بارڈر تک ساتھ آنے والے احباب مکرم امیر صاحب ہالینڈ ھبۃ النور فرحاخن صاحب، مکرم عبدالحمید درفیلدن صاحب (نائب امیر ہالینڈ)، نعیم احمد وڑائچ صاحب (مبلغ انچارج ہالینڈ)، حامد کریم محمود صاحب (مبلغ ہالینڈ)، زبیر اکمل صاحب (جنرل سیکرٹری)، طاہر احمد محمود صاحب (سیکرٹری امور عامہ و وصایا)، محمد حنیف ہیندلک صاحب (سیکرٹری جائیداد)، عبدالباسط صاحب (سیکرٹری تبلیغ)، چودھری لئیق احمد صاحب اور صدر صاحب خدام الاحمدیہ عبدالقیوم عارف صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہا اور یہاں سے قافلہ برسلز شہر کی طرف روانہ ہوا۔ اب یہاں سے جماعت بیلجیم کی ایک گاڑی قافلے کو Escort کر رہی تھی۔ جبکہ باقی دو گاڑیاں قافلے کے پیچھے تھیں۔

آج پروگرام کے مطابق برسلز میں یورپین پارلیمنٹ میں، بعض ممالک کے ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات تھی اور پھر شام کو یورپین پارلیمنٹ کے ایک ممبر پارلیمنٹ Hon. Charles Tannock کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب عشائیہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔

یورپین پارلیمنٹ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام دو روز پر مشتمل تھے۔ آج 3 دسمبر بروز سوموار کے پروگرام کے علاوہ اگلے روز 4 دسمبر 2012ء بروز منگل کو بھی بعض ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکردہ شخصیات سے ملاقاتوں کے علاوہ بعد از دوپہر ایک پریس کانفرنس اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یورپین پارلیمنٹ میں ایک تاریخی خطاب تھا اور اس انتہائی اہم اور تاریخ ساز خطاب کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برسلز (بیلجیم) کا سفر اختیار فرمایا تھا۔

یورپین پارلیمنٹ کی عمارت کے قریب ہی ہوٹل Radisson میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عارضی قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہالینڈ کا بارڈر کراس کرکے وہاں سے برسلز کی طرف روانہ ہونے اور قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کا سفر طے کرنے کے بعد پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل Radisson میں تشریف آوری ہوئی۔

یورپین پارلیمنٹ میں آمد

ہوٹل میں کچھ دیر قیام کے بعد چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور یورپین پارلیمنٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپین پارلیمنٹ تشریف آوری ہوئی جہاں پارلیمنٹ کے پروٹوکول آفیسر اور پارلیمنٹ سیکیورٹی آفیشلز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو اُس VIP دروازہ سے پارلیمنٹ کی وسیع و عریض عمارت میں لے جایا گیا جو صرف سربراہان مملکت اور اُن کے ساتھ آنے والے وفود کے لئے مخصوص ہے۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Protocol Room 1 میں لے جایا گیا جہاں ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنی تھی۔ Protocol Rooms ایسے کمرے ہیں جہاں سربراہان مملکت مختلف آفیشلز اور ممبران سے ملاقاتیں کرتے ہیں۔

بعض ممبران یورپین پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے برطانیہ کی ممبر یورپین پارلیمنٹ Hon. Marina Yannakoudakis نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس جگہ تشریف فرما تھے وہاں حضور کے ایک طرف لوائے احمدیت اور دوسری طرف یورپین پارلیمنٹ کا جھنڈا لگا ہوا تھا۔ اس طرح آج پہلی مرتبہ پارلیمنٹ کے پروٹوکول روم میں لوائے احمدیت لہرایا گیا۔

برطانیہ کی ممبر یورپین پارلیمنٹ Hon. Marina Yannakoudakis کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات۔ (یورپین پارلیمنٹ۔ 3 دسمبر 2012ء)

✿ ممبر پارلیمنٹ Marina نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ملنا میرے لئے باعث فخر ہے اور یہ کہ ان کا تعلق برطانیہ کی Conservative Party سے ہے اور وہ لندن سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ منتخب ہوئی ہیں۔

ملاقات کے شروع میں حضور انور نے فرمایا کہ ہالینڈ میں دو دن قیام کرکے ابھی یہاں پہنچے ہی ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ بھی سفر سے سیدھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کے لئے پہنچ رہی ہیں۔ قبل ازیں وہ لندن میں مسجد فضل اور مسجد بیت الفتوح بھی جاچکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کس مسئلہ پر بات چیت کرنے میں دلچسپی رکھتی ہیں۔ اس پر محترمہ نے جواب دیا کہ وہ گھریلو تشدّد کے موضوع پر بات کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ممبر آف پارلیمنٹ کے درمیان اس موضوع پر تفصیلی بات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گھریلو تشدّد کا باعث صرف arranged marriages کو ٹھہرایا نہیں جاسکتا۔ یہاں مغرب میں بھی بہت گھریلو تشدّد ہے جہاں arranged marriages کا اتنا رواج نہیں ہے۔ اصل مسئلہ مایوسی اور ذہنی تناؤ ہے۔ بہت قسم کے ذہنی تناؤ ہوتے ہیں جس میں معاشی دباؤ اور دیگر مسائل بھی شامل ہیں۔ اور یہی مسائل ہیں جو گھریلو تشدّد کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہ اصل مسائل ہیں جنہیں حل کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مَیں خود اپنی کمیونٹی کے پرابلم حل کرنے میں دلچسپی لیتا ہوں۔ بعض دفعہ بیویوں کے مطالبات پرابلم پیدا کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ مرد کی طرف سے زیادتی ہو رہی ہوتی ہے۔ مرد کو ملازمت نہیں مل رہی ہوتی تو دوسری طرف بیوی کے مطالبات ہوتے ہیں تو اس طرح میاں بیوی میں مسائل پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کہ احمدی خوشگوار عائلی زندگی گزاریں، جماعت ایسے میرج کونسلنگ کے پروگرام منعقد کر رہی ہے جس میں احمدی نوجوانوں کو ان مسائل کا مقابلہ کرنے کے لئے رہنمائی فراہم کی جاتی ہے جو کہ انہیں شادی شدہ زندگی میں پیش آسکتے ہیں۔ چنانچہ اب ہم دونوں کو بلاتے ہیں اور اس طرح اسلامی تعلیم کے مطابق اچھی طرح سمجھاتے ہیں۔

ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ ہمیشہ سے جماعتی ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' کو سراہتی رہی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ پیغام ساری دنیا کے لئے ہے۔ آج دنیا کو اس پیغام Love for all

کی بہت ضرورت ہے۔ آپ یورپین پارلیمنٹ کی ممبر ہیں آپ کو چاہیئے کہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔

ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے کہا کہ اُس نے سنا ہے کہ احمدی مسلمانوں پر مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ نیز بتایا کہ اُس نے مشرقی یورپین ممالک میں احمدیوں کو درپیش مسائل سے External Action Force کو بھی آگاہ کیا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان مشرقی یورپین ممالک میں ہمیں بعض مسائل کا سامنا ہے۔ قرغیزستان میں بھی مسائل ہیں۔ اب حال ہی میں قزاقستان میں جماعتی رجسٹریشن کینسل کی گئی۔ بعض گروہ حکومت پر دباؤ ڈال کر جماعت کو Ban کروانا چاہتے ہیں۔ ہم پر الزام یہ ہے کہ آپ کی کمیونٹی فساد پیدا کر رہی ہے۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ بات تو اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ آپ تو ساری دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوشاں ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 'میری دعا ہے کہ آپ اپنی کوششوں میں کامیاب ہوں'۔

MEP نے بتایا کہ ان کا تعلق یونان سے ہے اور وہ ہر سال گرمیوں میں یونان جاتی ہیں تاکہ ان کی فیملی یونانی ثقافت کو اپنائے رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر فرمایا: تمام لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے خاندان کے بارے میں آگاہی حاصل کریں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Greek economic crisis کے بارے میں موصوفہ کے تأثرات دریافت فرمائے۔ جس پر موصوفہ نے جواب دیا کہ وہ یورو کرنسی کے خلاف ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضور اس کے حق میں ہیں، صرف یورپ نہیں بلکہ پوری دنیا کی ایک ہی کرنسی ہونی چاہیئے۔

ملاقات کے اختتام پر موصوفہ نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امن کا پیغام پہنچانے میں کامیاب ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر آف پارلیمنٹ کو اگلے سال ہونے والے peace symposium میں شمولیت کی دعوت دی۔

آخر پر ممبر آف پارلیمنٹ نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ وہ جس حد تک ممکن ہوا احمدیہ مسلم جماعت کی مدد کریں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر آف پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا اور اسے منارۃ المسیح کا سوونیئر اور چند کتب عطا فرمائیں جن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نئی کتاب "World Crisis and the Pathway to Peace" بھی شامل تھی۔

یہ ملاقات چھ بج کر 20 منٹ تک جاری رہی۔

❁❁❁❁❁❁❁

استونیا کے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

❁ اس کے بعد ملک استونیا (Estonia) سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ ہیں اور اس سے قبل استونیا کی نیشنل پارلیمنٹ کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔

موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یورپین پارلیمنٹ میں آمد پر خوش آمدید کہتے ہوئے عرض کیا کہ حضور انور کا یہ دورہ نہایت اہم ہے۔ اس وجہ سے ہم خصوصی طور پر حضور انور کے پروگرام میں شامل ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں تو اسلام کی صحیح تعلیمات پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں جو کہ امن پر مشتمل ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت ساری دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہی ہے اور اسلامی تعلیمات پر عمل کر رہی ہے اور اس جماعت کا اسلام کے ان شدّت پسند گروہوں سے دُور کا بھی تعلق نہیں جنہیں میڈیا میں اکثر دکھایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MEP سے استونیا کی معاشی صورتحال کے متعلق استفسار فرمایا جس پر موصوف نے بتایا کہ مالی بحران میں استونیا بہت زیادہ متأثر نہیں ہوا۔ اور یہ بھی خوش قسمتی ہے کہ استونیا میں ایک مستحکم حکومت موجود ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میرا ابھی یہی خیال تھا کہ استونیا کی حکومت مستحکم ہے اور وہاں پر کوئی اندرونی اختلافات بھی موجود نہیں ہیں۔

استونیا (Estonia) سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Tunne Kelam کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات (یورپین پارلیمنٹ۔ 3 دسمبر 2012ء)

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے استونیا کے معاشی ذرائع کے متعلق دریافت فرمایا جس پر موصوف MEP نے بتایا کہ استونیا کی معاشیات مشینری، ماڈرن ٹیکنالوجی، ٹیکسٹائل اور لکڑی کی پیداوار پر انحصار کرتی ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ انہیں فرینڈز آف احمدیہ گروپ کا وائس چیئرمین بن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک چھوٹے ملک کے شہری ہونے کے باعث اقلیتوں اور چھوٹے گروپوں کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اس پر موصوف نے بتایا کہ چونکہ استونیا سوویت یونین کا حصہ تھا اس لئے ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے کمیونزم کے سایہ میں کس طرح پچاس برس گزارے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ 1939ء میں وہ تین برس کے تھے تب سے لے کر 1989ء تک وہ ایک مرتبہ بھی ملک سے باہر نہ جا سکے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ کیا کمیونزم کے دَور میں استونیا میں بھی مذہب کی بنیاد پر مظالم کئے گئے تھے؟ موصوف نے بتایا کہ منظّم مذہبی جماعتوں کو ختم کرنے اور ان کو دبانے کے لئے باقاعدہ کوششیں ہوئی ہیں جس کی وجہ سے بہت سے چرچ زیرزمین چلے گئے تھے اور تمام مذہبی سرگرمیوں پر پابندی تھی اور لوگ چھپ کر گھروں میں ہی مذہبی رسومات ادا کرتے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ استونیا میں مسلمان موجود تو ہیں لیکن ان کی تعداد بہت قلیل ہے۔ تاتارستان اور آذربائیجان سے بھی لوگ آکر آباد ہوئے ہیں۔ ہمارے ملک کی آبادی 1.4 ملین ہے اور ہمارے ملک سے یورپین پارلیمنٹ میں چھ ممبرز ہیں۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ برطانیہ میں جماعت کی تعداد 30 ہزار کے قریب ہے، جرمنی میں بھی بڑی کمیونٹی ہے، یہاں بیلجیم میں دو ہزار کے قریب ہے۔ یورپ کے کافی ممالک میں ہماری کمیونٹی ہے۔ پاکستان میں ہم ملینز میں ہیں اس کے باوجود ہمیں مظالم کا سامنا ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو اور جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں احمدیوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ جماعت کے خلاف قوانین بنائے گئے۔ 1974ء میں ہمارے خلاف قانون بنا تھا اور ہمیں غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس کے بعد جو بھی حکومت آئی، مُلّاں کی ہمدردی اور آشیرباد حاصل کرنے کے لئے ہمارے خلاف قوانین سخت سے سخت تر کرتی رہی۔ جنرل ضیاء الحق نے بہت سخت قوانین بنائے اور پھر جماعت پر مظالم شروع ہوئے جو اب انتہا پر ہیں اور مسلسل جاری ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ پاکستانی گورنمنٹ سے احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے متعلق پوچھیں تو گورنمنٹ کا یہی جواب ہوتا ہے کہ احمدیوں پر پاکستان میں مظالم نہیں ہوتے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کوئی احمدی ''السلام علیکم'' بھی کہے تو اُسے تین سال قید کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس وجہ سے کہ آپ مسلمانوں جیسا اظہار کر رہے ہیں۔ آپ اپنی مسجد کو ''مسجد'' نہیں کہہ سکتے۔ ایک ہندو اور کرسچین تو السلام علیکم کہہ سکتا ہے مگر احمدی نہیں۔ احمدی کہے تو تین سال سزا ہوگی اور جرمانہ بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے فارم بھرتے ہوئے ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس فارم کو فِل (Fill) کرے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق گندی اور غلیظ زبان استعمال کی گئی ہے۔ احمدی کے لئے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ ایسا کرے چنانچہ پاسپورٹ پر ''احمدی'' لکھ دیا جاتا ہے اور اس طرح تفریق کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تعلیمی میدان میں بھی احمدیوں کے ساتھ اسی قسم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ سکول اور کالجوں میں داخلہ فارم پر لکھنا ضروری ہے کہ آپ کا کس مذہب سے تعلق ہے۔ جب سکول والوں کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں بچہ احمدی ہے تو وہ اسے ذہنی طور پر اذیّت دیتے ہیں اور بسا اوقات بغیر کسی وجہ کے فیل کر دیتے ہیں۔ اسی طرح امتحانات میں ناانصافی کرتے ہیں اور احمدی طلباء کے ساتھ یہ ظلم وہاں ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدیوں پر ظلم اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ حال ہی میں ایک ''محمد علی'' نام کے احمدی پر اس وجہ سے کیس بنایا گیا کہ اس کا نام مسلمانوں کے ناموں جیسا ہے۔ اس طرح کی باتیں تو مضحکہ خیز ہیں۔ (اُس نے اپنا یہ نام اپنے گھر کے بیرونی گیٹ پر لکھا ہوا تھا۔ مخالفین نے کہا تم یہ مسلمانوں والا نام نہیں رکھ سکتے۔ پولیس والا آیا اور نام کی پلیٹ پر پینٹ کر دیا)۔

موصوف کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ احمدی پاکستان میں ووٹ نہیں دے سکتے کیونکہ ووٹ دینے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو غیر مسلم کہنا پڑتا ہے اور دو دہائیوں سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کہ احمدیوں نے پاکستان کے کسی بھی الیکشن میں حصہ نہیں لیا۔ پاکستانی گورنمنٹ اور مُلّاں اس بات سے خائف ہیں کہ چونکہ احمدی پاکستان میں متحد ہیں اس لئے ان کا ایک بڑا ووٹ بینک بن جائے گا۔ اس لئے وہ اس قسم کی امتیازی پالیسیاں بناتے رہتے ہیں کہ احمدی ووٹ نہ دے سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے باوجود ہم سمجھتے ہیں اور ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ احمدی ہی ہیں جو اسلام کی حقیقی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار پر حضور انور نے فرمایا اب جماعت 202 ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور ملینز کی تعداد میں صرف افریقہ میں احمدی موجود ہیں۔ مسلمانوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں اور عیسائیوں میں سے بھی احمدی ہوئے ہیں۔ احمدیت میں داخل ہونے والے تمام لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہمیں جب احمدیت کی طرف سے پیش کردہ تعلیمات کا پتہ چلا تو تب ہمیں معلوم ہوا کہ حقیقی اسلام تو یہی ہے جو احمدیت پیش کر رہی ہے تب ہم احمدیت کی طرف فطرتی طور پر کھنچے چلے آئے۔ عرب لوگ بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ احمدی پُرامن ہونے کے اعتبار سے دوسروں سے مختلف ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ کے ایک استفسار کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو چودہ سو سال پیچھے جانا ہوگا۔ اسلام کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ پھر آپؐ کی وفات کے تیس سال بعد تک خلافت راشدہ رہی۔ اس کے بعد بادشاہت اور ملوکیت کا دَور آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ پھر ایک ایسا وقت آنے والا ہے کہ جب لوگ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو بھول جائیں گے اور ان تعلیمات کو ازسرنو زندہ کرنے کے لئے خدا تعالیٰ مسیح موعودؑ اور امام مہدیؑ کو مبعوث کرے گا جو

اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دے گا۔

حضور انور نے فرمایا ہم احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی مسیح موعود اور امام مہدی مانتے ہیں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنا تھا۔ امام مہدیؑ نے بتایا کہ یہ سچی اور صحیح اسلامی تعلیم ہے اور مَیں خدا تعالیٰ سے رہنمائی پا کر یہ تعلیم دے رہا ہوں۔ آج ہم احمدی ہی ہیں جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔

اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ بھی یہی محسوس کرتا ہے کہ احمدی ہی اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان، ہندوستان میں ملینز مسلمان ہیں، ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعداد میں مسلسل بڑھ رہے ہیں۔ باوجود اس کے کہ قانون ہمارے خلاف ہے اور مخالفین کی طرف سے شدید مظالم کا سامنا ہے اس کے باوجود ہماری تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ ہم ہی سچے اور صحیح مسلمان ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں لوگ ہمارے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ جو جماعت کو چھوڑتے ہیں وہ شاید سال بھر میں سو سے بھی زائد نہ ہوں۔ لیکن داخل ہونے والے لاکھوں میں ہیں۔ اب کیا ہم اُن سے کوئی افہام و تفہیم کریں یا وہ ہم سے افہام و تفہیم کریں۔ اگر ہم اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں تو تمہارے کہنے پر ہم اس سچائی کو کیوں چھوڑیں۔

ملاقات کے آخر پر موصوف ممبر پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے کہا کہ مَیں آج اس ملاقات سے، حضور انور کی شخصیت سے بہت متأثر ہوا ہوں۔ بہت سی چیزیں ہم میں ایک جیسی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر کوئی یہ ثابت کر دے کہ ہم نعوذ باللہ قرآن کریم کے کسی ایک حکم پر بھی عمل نہیں کرتے تو پھر اس کے پاس اختیار ہو گا کہ وہ ہمیں ملحد اور غیر مسلم قرار دے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخالفین احمدیوں میں ایک بھی عمل ایسا نہیں پائیں گے جو قرآنی تعلیمات کے برعکس ہو۔

یہ ملاقات سات بج کر پانچ منٹ تک جاری رہی۔

ملاقات کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمان موصوف کو منارۃ المسیح کا کرسٹل سوونیئر اور کتب تحفہ میں عطا فرمائیں۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق آنریبل Dr. Charles Tannock ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے ملاقات کا شرف پایا۔

برطانیہ کے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ

Hon. Dr. Charles Tannock

کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

موصوف کا تعلق لندن سے ہے اور یہ کنزرویٹو پارٹی کی نمائندگی کرتے ہیں اور لندن سے ہی ممبر آف یورپین پارلیمنٹ منتخب ہوئے ہیں۔ موصوف Friends of Ahmadiyya Parliamentary Group کے چیئرمین بھی ہیں۔ 1999ء میں یہ پہلی مرتبہ بطور MEP منتخب ہوئے تھے۔ MEP کے علاوہ موصوف اس وقت Vice President of the EP Delegation to the NATO Parliamentary Assembly کے عہدہ پر بھی فائز ہیں۔

ملاقات کے آغاز میں موصوف ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ آج صبح پاکستان کی وزیر خارجہ حنا ربانی کھر یورپین پارلیمنٹ آئی تھیں اور انہیں مَیں نے بتایا کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب برسلز تشریف لائے ہوئے ہیں اور وہ یورپین پارلیمنٹ سے خطاب کریں گے۔

موصوف نے بتایا کہ انہوں نے پاکستان کی وزیر خارجہ سے سوال کیا تھا کہ پاکستان کی حکومت احمدیوں سے ہونے والے مظالم کو کیونکر قانونی تحفظ فراہم کرتی ہے؟ اس کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ احمدیوں پر کوئی ظلم نہیں ہو رہا اور نہ ہی ان سے کوئی امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو کہے کہ احمدیوں پر کوئی مظالم نہیں ہو رہے انہیں آرڈیننس 20 جیسے اینٹی احمدیہ قوانین کا حوالہ دینا چاہئے۔

برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Hon. Dr. Charles Tannock کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات۔ (یورپین پارلیمنٹ۔3 دسمبر 2012ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی مسلمان پاکستان میں ہر سطح پر ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں حتیٰ کہ تعلیمی میدان میں انہیں ظلم کا سامنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان اور بعض دیگر ممالک میں احمدیوں پر سفّاک حملے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں بنگلہ دیش میں احمدیوں کی زیر تعمیر مسجد کو منہدم کر دیا گیا اور احمدیوں کی املاک کو آگ بھی لگائی گئی اور نقصان پہنچایا گیا اور پاکستان میں تو آئے دن احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں اور بہت سے شہروں میں پوسٹرز آویزاں ہیں کہ احمدی واجب القتل ہیں۔ دیواروں پر، درختوں پر، ہائی کورٹ کے باہر اشتہار لگے ہوئے ہیں کہ اگر تم احمدی کو قتل کرو گے تو جنّت میں جاؤ گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ہفتہ یا دو ہفتہ بعد مَیں اُن احمدیوں کے جنازے پڑھا رہا ہوں جو کہ پاکستان میں ظالمانہ انداز میں مذہبی منافرت کی بھینٹ چڑھ جاتے ہیں اور قاتلین کبھی بھی پاکستانی پولیس سے پکڑے نہیں گئے۔ احمدیوں کو چن چن کر مارا جا رہا ہے۔ پہلے دھمکیاں ملتی ہیں اور پھر مار دیتے ہیں۔ اگر کبھی کوئی قاتل پکڑا بھی جاتا ہے تو چند دن بعد اُسے چھوڑ دیا جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: لاہور میں جو واقعہ ہوا تھا۔ دو مساجد پر حملے میں 85 احمدی شہید ہوئے تھے۔ دو حملہ آوروں کو احمدیوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالہ کیا تھا۔ اب مُلّاں پیچھے پڑے ہوئے ہیں کہ ان کو چھوڑ دو، ضمانت پر رہا کرو۔

ممبر پارلیمنٹ نے بتایا کہ وہ ہر حال میں احمدیہ مسلم جماعت کی تائید کرتے ہیں اور اس کے حق میں آواز بلند کرتے رہیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا جہاں کہیں بھی مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، اس بات سے قطع نظر کہ کون ظلم کر رہا ہے اور کس پر ظلم ہو رہا ہے، یہ سب ختم ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت آپ کو ماہانہ پرسیکیوشن رپورٹ بھجوایا کرے گی تا کہ حالات حاضرہ سے آگاہ رہ سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پاکستانی حکومت کے پاس تو اختیار ہی نہیں رہا۔ سچ تو یہ ہے کہ جب سے حکومت نے احمدیوں کے خلاف مظالم کو قانونی شکل دی ہے اس وقت سے حکومت کا اختیار ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک سنہری اصول ہے جسے ہمیشہ مدّنظر رکھیں کہ ’انسان کو ہمیشہ محرومین کی مدد کرنی چاہئے‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتایا کہ حضور انور کس طرح خطبہ جمعہ کے ذریعے عالمگیر جماعت سے رابطہ میں رہتے ہیں۔ یہ خطبہ MTA پر لائیو نشر ہوتا ہے اور بہت سی زبانوں میں اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے مثلاً انگریزی، فرنچ، عربی، بنگلہ، ٹرکش، رشین، انڈونیشین، سواحیلی وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس سال کے آغاز میں حضور نے Capitol Hill واشنگٹن ڈی سی میں امریکن رہنماؤں سے خطاب کیا تھا۔ اس پر ممبر آف یورپین پارلیمنٹ نے امریکن رہنماؤں کے تأثرات کے بارے میں دریافت کیا تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ اب تک اس خطاب کے دُور رس اثرات کا اندازہ نہیں کر سکے لیکن اُس وقت ایسا لگتا تھا کہ انہوں نے اس خطاب کو سراہا ہے اور لوگوں کے دل پگھلتے لگ رہے تھے۔

Nancy Pelosi جو ڈیموکریٹک پارٹی کی ایک اہم لیڈر ہیں اور 2010ء میں امریکن پارلیمنٹ کی سپیکر بھی رہ چکی ہیں اور اوبامہ کے خاص ساتھیوں میں سے ہیں کا ذکر ہوا تو حضور انور نے فرمایا کہ وہ محدود وقت کے لئے آئی تھیں اور پہلے سٹیج پر بیٹھیں، بعد میں اجازت لے کر نیچے سامنے بیٹھ گئیں کہ جب اُن کی اگلی میٹنگ کا وقت ہو گا تو اٹھ کر چلی جاؤں گی لیکن وہ آخر تک بیٹھی رہیں اور سارا خطاب سنا۔ اُن کی سیکرٹری اُن کو توجہ دلاتی رہی کہ میٹنگ کا وقت ہو چکا ہے لیکن وہ بیٹھی رہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ دنیا کے 202 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ افریقہ میں ہماری تعداد ملینز میں ہے۔ امریکہ میں بیس پچیس سٹیٹس میں ہماری جماعتیں ہیں۔ مَیں ہر سال چار پانچ ممالک کا دورہ کرتا ہوں۔

Charles Tannock کا مشیر بھی ملاقات کے دوران موجود تھا۔ اُس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کہ احمدیوں سے زیادہ تعاون ملکی حکومتوں نے کیا ہے یا یورپین پارلیمنٹ نے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ملک میں حالات مختلف ہیں۔ بعض ممالک میں جماعت کے ملکی رہنماؤں سے بہت گہرے اور مضبوط تعلقات ہیں۔ تاہم یورپین پارلیمنٹ پورے برّ اعظم کی نمائندگی کرتی ہے اور اس لحاظ سے اس میں یہ صلاحیت ہے کہ کسی ایک ملکی حکومت کی نسبت اس کا اثر و رسوخ زیادہ ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں جو ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے، جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، پاکستان کا پریس اس کی کوریج نہیں دیتا لیکن بنگلہ دیش میں پریس اور میڈیا کوریج دیتا ہے اور condemn کرتا ہے۔ اب جو مسجد کو گرانے اور جلانے کا واقع ہوا ہے، تیس کی تعداد میں اخبارات، ریڈیو اور پریس میڈیا نے کوریج دی ہے۔ یہ نمائندے اور جرنلسٹ اُس گاؤں میں پہنچے اور کوریج دی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں تو احمدیوں کی پرسی کیوشن کا سلسلہ ہر روز جاری ہے۔ مختلف طریقوں سے ظلم کیا جا رہا ہے اور تکلیفیں پہنچائی جا رہی ہیں۔ ایک احمدی کا نام محمد علی ہے۔ اس نے یہ نام اپنے گھر کے بیرونی گیٹ پر لکھا ہوا تھا۔ مخالفین نے کہا کہ تم یہ مسلمانوں والا نام نہیں رکھ سکتے۔ پولیس والا آیا اور نام کی پلیٹ پر پینٹ کر دیا۔

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

اب تو سکولوں میں بورڈ کے امتحانوں میں بھی فارم میں خانہ بنا دیا گیا ہے کہ اگر احمدی ہیں تو احمدی لکھیں اور پھر علم ہو جانے پر احمدیوں سے تفریق کی جاتی ہے۔ اور ناانصافی کرتے ہوئے فیل بھی کر دیا جاتا ہے۔ آگے بڑھنے نہیں دیا جاتا۔ اس وجہ سے ہم نے بورڈ تبدیل کر کے ،آغا خان بورڈ کے ساتھ Join کیا ہے۔ تو یہ زیادتیاں ہیں جو وہاں ہو رہی ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات سات بج کر 35 منٹ تک جاری رہی ۔آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبر آف پارلیمنٹ کو کتب عطا فرمائیں۔

پروگرام کے مطابق ممبر یورپین پارلیمنٹ Dr Charles Tannock نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں یورپین پارلیمنٹ کے Dining Room میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ ملاقاتوں کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب عشائیہ کے لئے تشریف لے گئے۔

آنریبل Dr Charles Tannock کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں دیا گیا عشائیہ اور اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کی مہمانوں کے ساتھ گفتگو

Dr Charles Tannock ممبر آف یورپین پارلیمنٹ (MEP) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں مورخہ 3 دسمبر 2012ء بوقت شام 7:30 ایک عشائیہ کا اہتمام کیا جس میں جماعت احمدیہ کے مختلف نمائندگان کے علاوہ 23 دیگر معزز مہمانان نے شرکت کی۔

موصوف نے ڈنر کے آغاز میں کہا کہ میرے لئے ”فرینڈز آف احمدیہ مسلم پارلیمنٹری گروپ“ کے چیئرمین ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یورپین پارلیمنٹ میں پہلی مرتبہ آمد پر خوش آمدید کہنا باعث مسرت ہے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپین پارلیمنٹ کے لئے اپنے ساتھ امن کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ اس کے بعد موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو عشائیہ میں موجود سامعین سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”مَیں مسٹر چارلس (Charles) کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ مجھے آپ سب لوگوں کو یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے اور یہاں پر آنا باعث فخر ہے۔ آج تو یہاں چند لوگ جمع ہوئے ہیں لیکن کل زیادہ لوگ جمع ہوں گے۔ وہاں پر مَیں چند الفاظ کہوں گا اور اسلامی تعلیمات میں سے امن کے موضوع پر مختصر سی تقریر کروں گا۔ بالعموم تصور کیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام میں برداشت نہیں ہے لیکن حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ مَیں آپ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں“۔

عشائیہ کے بعد بہت سے مہمانان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنا تعارف کروایا اور ان میں سے بعض نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چند سوالات بھی پوچھے۔

❁ ایک MEP نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے حوالہ سے پوچھا جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”پاکستان کے قانون کے مطابق احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ احمدی ووٹ نہیں دے سکتے کیونکہ ووٹ دینے کی صورت میں انہیں اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرنا پڑے گا یا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف غلیظ کلمات ادا کرنے پڑیں گے جبکہ تمام شہریوں کو بغیر کسی تفریق کے ووٹ دینے کا یکساں حق حاصل ہونا چاہئے ۔سیاست اور مذہب دونوں مختلف ہیں۔ ملک کے شہری ہونے کے لحاظ سے ہر ایک کو ووٹ کا حق ملنا چاہئے اس کا تعلق خواہ کسی بھی مذہب سے ہو۔

❁ پولینڈ سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر آف یورپین پارلیمنٹ Mr Ryszard Czarnecki نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا کیا آپ کی جماعت پولینڈ میں بھی کام کر رہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”پولینڈ میں بھی جماعت کا مشن ہاؤس موجود ہے۔ وہاں ابھی چھوٹی جماعت ہے لیکن جماعت کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے“۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”دوسرے ممالک کی طرح جماعت احمدیہ پولینڈ میں بھی پیار محبت، امن وآشتی کا پیغام پھیلا رہی ہے“۔

❁ Billy Taranger جو کہ کرسچین فوک پارٹی (Christian Folk Party) ناروے کے سیکرٹری ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سوال کیا کہ مختلف قسم کے گروہ پرسیکیوشن کی روک تھام کے لئے کس طرح جمع ہو سکتے ہیں۔ ہم کس طرح مل کر پاکستان میں پرسی کیوشن کے خلاف کام کر سکتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”جماعت احمدیہ ہمیشہ محروم لوگوں کی مدد کرتی ہے اور جب بھی کسی آرگنائزیشن یا گروپ کو اچھے کاموں کے لئے جماعت کی ضرورت ہوتی ہے تو جماعت اُن کی مدد کرتی ہے۔“

حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں جماعت Minority نہیں ہے۔ ہم اپنے آپ کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے اور اپنے آپ کو غیر مسلم نہیں کہتے۔ اس وجہ سے ہماری پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔

❁ Jian Li Yang نے جو چائنا (China) میں جمہوریت لانے کے لئے کوشاں ہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تبّت کے ان لوگوں کے متعلق نقطہ نظر جاننا چاہا جو چائنیز گورنمنٹ سے احتجاج کرتے ہوئے اپنے آپ کو جلا دیتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ”میرا نہیں خیال کہ اپنے آپ کو جلا دینے سے آپ اپنے مقصد کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں“۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”متعدد ممالک میں احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ احمدیوں کو قتل کیا جا رہا ہے۔ لیکن اسلام خودکشی کی اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ آپ اپنی زندگی کا خود فیصلہ کر رہے ہیں لیکن اسلام تو ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو انسان کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہی زندگی بخشتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی واپس لیتا ہے۔ یہ انسان کا کام نہیں ہے“۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”آپ کو پُرامن طور پر احتجاج کرنا چاہئے جس سے لوگوں آپ کی طرف متوجہ ہوں۔ ایسے لوگ جو خودکشی کر لیتے ہیں وہ اگر اپنے دلوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے کام کریں تو وہ بہتر طور پر اپنے مقصد کے حصول کے لئے کام کرنے والے ہوں گے“۔

❁ بیلجیئم کے نیشنل ممبر پارلیمنٹ Hon.Fouad Ahidar نے کہا کہ ہم حضور کے کل کے خطاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضور کا کل کا خطاب ہمارے لئے بہت اہم ہے۔

❁ سویڈن سے آنے والے ایک مہمان Roger Kaliff نے بتایا کہ مَیں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ حضور انور کے پروگرام میں شامل ہو رہا ہوں اور بھی بہت سے ممبران حضور انور کے کل کے خطاب میں شامل ہوں گے۔

❁ نن سپیٹ ہالینڈ کے سابق میئر Cornelis De Kovel بھی اس عشائیہ میں شامل تھے۔ موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ مَیں 1986ء سے جماعت احمدیہ کو جانتا ہوں۔ آپ کا امن اور بھائی چارے پر مبنی جو پیغام ہے مَیں چاہتا ہوں کہ ساری دنیا کا یہی پیغام ہو، ساری دنیا آپ جیسی ہو جائے۔

❁ اس تقریب عشائیہ میں یوکے کے تین ممبران پارلیمنٹ، ملک Estonia سے یورپین ممبر پارلیمنٹ، پولینڈ سے یورپین ممبر پارلیمنٹ، بیلجیئم اور سپین سے دو دو ممبران پارلیمنٹ، بیلجیئم میں سری لنکا کے ایمبیسیڈر، ناروے سے ایک ممبر پارلیمنٹ اور سیکرٹری ناروتجین ڈیموکریٹک پارٹی، میئر آف لمنگٹن سپا (Leamington Spa)، یورپین ایکسٹرنل ایکشن سروس کے نمائندے، Worldwide Christian Solidarity کے نمائندہ Chloe Simaoks، چین کے Jian Li Yang ڈیموکریسی Activist، اور سپین سے آنے والے یونیورسٹی آف Puenca کے پروفیسر اور ایک بیرسٹر، اور ہالینڈ سے آنے والے ایک سابق میئر اور دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔

اس کے علاوہ 30 کے قریب جماعتی عہدیداران شامل ہوئے۔ جن میں یوکے، جرمنی، ہالینڈ، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، فرانس، بیلجیئم، سوئٹزرلینڈ، سپین اور آئرلینڈ کے امراء کرام اور نیشنل صدر، سیکرٹریان امور خارجہ وغیرہ شامل تھے۔ اس کے علاوہ قافلہ کے ممبران اور جماعت یوکے کے نائب امراء وانتظامیہ اور دیگر ممبران نے شرکت کی۔

تقریب عشائیہ کا یہ پروگرام نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ یہاں سے روانگی سے قبل بعض ممبران پارلیمنٹ نے درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل Radisson تشریف لے آئے۔

بیت السلام (برسلز) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال

پروگرام کے مطابق اب ہوٹل سے برسلز کی جماعت کے مرکزی سینٹر بیت السلام کے لئے روانگی تھی۔ نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور برسلز مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی برسلز مشن ہاؤس تشریف آوری ہوئی۔

مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں پانچ صد سے زائد مرد وخواتین اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ بیلجیئم کی تمام جماعتوں سے احباب اور فیملیز لمبے سفر طے کر کے دوپہر سے ہی مشن ہاؤس پہنچنا شروع ہو گئے تھے اور شدید سردی میں اپنے بچوں کے ساتھ اپنے آقا کو خوش آمدید کہنے کیلئے اور شرف زیارت پانے کے لئے کافی دیر سے کھڑے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے ان سبھی احباب نے اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت خواتین اور بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں السلام علیکم کہا۔ بعدازاں مرد احباب کے قریب جا کر انہیں السلام علیکم کہا اور مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

احباب جماعت کی بڑی تعداد میں آمد کی وجہ سے مشن ہاؤس کے کھلے احاطہ میں مارکی لگا کر نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔

سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں ۔اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں پانچ صد سے زائد احباب مرد وزن نے نمازیں ادا کرنے کی سعادت پائی۔

بیلجیئم میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام صرف ایک رات کا ہی تھا۔ اپنے آقا کے دیدار اور اپنے پیارے امام کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنے کی خاطر شدید سرد موسم کی پرواہ کئے بغیر جماعتوں سے فیملیز لمبے سفر کر کے بڑی کثرت سے پہنچی تھیں۔ ان چند لمحات میں ہر ایک نے بے انتہا برکتیں سمیٹیں اور زیارت کی سعادت پائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

آخری زمانہ کے فتنے
اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کی ذمہ داری

(خالد سیف اللہ خان۔ آسٹریلیا)

ہمارا زمانہ خطرناک مذہبی، سیاسی، اخلاقی اور روحانی فتنوں سے پُر ہے۔ شیطان نے اتنا بڑا حملہ انسانوں پر پہلے کبھی نہیں کیا تھا۔ چونکہ ہر قوم نے اس سے متأثر ہونا تھا اسی لئے ہر نبی نے اپنی قوم کو آخری زمانہ کی خرابیوں سے ہوشیار کیا تھا۔ یہ خرابیاں اتنی گھمبیر اور وسیع پیمانہ پر پھیلی ہوئی ہیں کہ ان کا ازالہ صرف خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ہی کر سکتی تھی چنانچہ عین وقت پر اللہ تعالیٰ نے ایک فنا فی الرسول کے مقام کے حامل فرد کو جو آپؐ کے عشق میں مخمور تھا، آپؐ کا ظِلّ کامل اور روحانی فرزند و خلیفہ تھا اس کو مسیح موعود بنا کر دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے موجودہ شیطانی حملہ کی بابت فرمایا:

’’یاد رہے کہ جس مسیح یعنی روحانی برکات والے کی مسلمانوں کو آخری زمانہ میں بشارت دی گئی ہے اُسی کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ وہ دجّال معہود کو قتل کرے گا لیکن یہ قتل تلوار یا بندوق سے نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ دجّالی بدعات اُس کے زمانہ میں نابود ہو جائیں گی۔

حدیثوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دجّال شیطان کا نام ہے۔ پھر جس گروہ سے شیطان اپنا کام لے گا اُس گروہ کا نام بھی استعارہ کے طور پر دجّال رکھا گیا کیونکہ وہ اُس کے اعضاء کی طرح ہے ...... سو جو گروہ شیطان کے وساوِس کے نیچے چلتا ہے وہ دجال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ اسی کی طرف قرآن شریف کی اس ترتیب کا اشارہ ہے کہ وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین سے شروع کیا گیا اور اس آیت پر ختم کیا گیا ہے: اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَ النَّاسِ۔ پس لفظ نَاس سے مراد اس جگہ بھی دجّال ہے...... اور اخیر میں اس گروہ کے ذکر سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانے میں اس گروہ کا غلبہ ہوگا۔‘‘

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد 14۔ صفحہ 296-297)

پس وہ لوگ جو لوگوں کے دلوں میں اُس اللہ تبارک وتعالیٰ کی بابت وسوسے ڈالتے ہیں اور شکوک ڈالتے ہیں جس کی ذات میں تمام صفات کاملہ جمع ہیں جو تمام فیوض کا سرچشمہ ہے ہر ایک جسمانی و روحانی طاقت اُسی سے ملتی ہے وہی سب کا پیدا کرنے اور پرورش کرنے والا ہے اور اس کی ربوبیت تمام زمانوں اور مکانوں پر محیط ہے ایسے لوگ ہی شیطان ہیں اور دجّال بھی اُسی کا مظہر ہے۔ آخری زمانہ میں خدا کی ذات و صفات سے بدظن کر کے طرح طرح کی گمراہیوں میں پھینکنے والے گروہ کو دجّال کہا گیا ہے اور اس کے ساتھ روحانی جنگ مسیح موعودؑ اور اس کے لشکر (یعنی جماعت) نے ہی کرنی ہے۔

قرآن مجید کی پہلی سورۃ میں مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَآلِّیْن یعنی یہود و نصاریٰ کی راہوں اور طریقوں سے بچنے کی دعا سکھائی گئی ہے تو آخری میں خدا کے بارہ میں وسوسہ اندازی کرنے والوں کے شرّ سے بچنے کی۔ یہ دونوں گروہ ایک ہی ہیں اور وہی ہے جو آخری زمانہ میں دجّال کی صورت میں ظاہر ہونے والا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دراصل یہی لوگ دجّال ہیں جن کو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجّالِ معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمانوں کو کھاتا جاتا ہے...... مَیں دیکھتا ہوں کہ عوام کو پادریوں کے دجل کا زیادہ خطرہ ہے اور خواص کو فلاسفروں کے دجل کا زیادہ خطرہ‘‘۔ (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13۔ صفحہ 252-253 حاشیہ)

پس ضَآلِّیْن سے مراد عیسائی اقوام ہیں جن کو آگ سے کام لینے میں تمام دنیا سے فائق ہونے کی وجہ سے یاجوج ماجوج بھی کہا گیا ہے اور دجّال انہیں اقوام کے پادری اور فلاسفر ہیں جو دنیا کو خدا سے بدظن اور مایوس کر کے دہریہ بنانے والے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب دجّال اور یاجوج ماجوج دنیا پر چھا جائیں تو وہی وقت مسیح و مہدی خلیفۃ اللہ کے ظہور کا ہے۔ جب وہ آئے تو تم اس کی بیعت کرنا خواہ تمہیں اُس تک پہنچنے کے لئے برف پوش پہاڑوں کے اوپر سے گھٹنوں کے بل چل کر جانا پڑے۔

(ابن ماجہ کتاب الفِتن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجّال مسیح کے ہاتھوں ہی قتل ہوگا اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دجّال کو اس کی نشانیوں سے پہچانے اور چونکہ وہی وقت مسیح موعود کے آنے کا بھی ہے اس لئے اس کو بھی شناخت کرے اور اس کی روحانی فوج یعنی جماعت میں بیعت کر کے داخل ہو جائے۔ دجّال کی شناخت کا ایک ذریعہ سورۃ الکھف کی پہلی اور آخری دس آیات کی سمجھ کر تلاوت کرنا اور اس پر عمل کرنا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص سورہ کہف کی پہلی دس آیات اور آخری دس آیات کی تلاوت کیا کرے گا وہ دجّال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ ان آیات میں دجّال کی مندرجہ ذیل نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے دنیا میں بھی بَاْسًا شَدِیْدًا (سخت عذاب) اور آخرت میں بھی جَزَآءُ ھُمْ جَھَنَّمُ بیان فرمایا۔

1۔ وہ لوگ کہیں گے خدا نے بیٹا بنالیا ہے قَالُوْا اتَّخَذَاللّٰہُ وَلَدًا (18:5) یہ عیسائی ہیں جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم خدا کے بیٹے ہیں۔ اسی لئے مسیح موعود کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ بیان فرمایا تھا۔

2۔ ان کی زندگی کا مقصد ہی دنیا کمانا ہوگا ضَلَّ سَعْیُھُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا (الکھف:105)۔ اس لئے ان کو دنیا خوب ملے گی۔ آج دنیا کے 80 فیصد وسائل 20 فیصد ترقی یافتہ ممالک کے پاس ہیں اور باقی 80 فیصد آبادی کے لئے صرف 20 فیصد وسائل ہیں۔

3۔ وہ انڈسٹری یعنی صنعت کاری میں کمال حاصل کریں گے: (یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا)۔

4۔ وہ مادہ پرست دہریہ ہوں گے کیونکہ وہ حیات اخروی اور اعمال کی جواب دہی کے لئے خدا کے حضور پیش ہونے پر یقین نہیں رکھیں گے۔ اُوْلٰٓئِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّھِمْ وَلِقَآئِہٖ۔ ظاہر ہے کہ جس شخص یا قوم کو آخرت پر یقین نہیں ہوتا اس کا مقصود سوائے دنیا کمانے، مادہ پرستی اور لذّات پرستی کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ اُس کے لئے دنیا ہی سب کچھ ہے کیونکہ اس کے نزدیک موت پر ہر بات ختم ہے اُس کے بعد کچھ نہیں اور نہ اس کا فکر ہے۔

5۔ وہ لوگ خدا کے احکام اور رسولوں کو جن کا ذکر ان کی اپنی کتابوں میں بھی ہوگا اُن کو مذاق بنا بیٹھیں گے۔ وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَرُسُلِیْ ھُزُوًا (18:107)۔

لوط علیہ السلام کی قوم کا واقعہ ان کی کتاب بائبل میں بھی ہے لیکن جس جرم ہم جنس پرستی (Homosexuality) کی وجہ سے وہ تباہ کی گئی اُسی فعل کو قانونی طور پر جائز قرار دے کر خدا کی باتوں اور رسولوں کا عملاً مذاق اڑایا گیا ہے۔ اس طرح کی بہت سی مثالیں بیان کی جاسکتی ہیں۔

پس دجّال کی شناخت بہت ضروری مسئلہ ہے تا اس کے جو طور طریقے خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ہیں ان سے بچا جاسکے اور اس کے مقابلہ کے لئے جو مسیح موعود آیا ہے اور جو اپنے خلیفہ کی شکل میں ہمارے درمیان خدا کے فضل سے موجود ہے اس کی مکمل اطاعت پوری وفا اور محبت کے ساتھ کر کے دجّال کا مقابلہ کیا جاسکے۔

ایک بڑی نشانی دجّال کی اس کے گدھے کی تھی۔ اگر گدھے کو پہچان لیں تو اُس کے مالک کو پہچاننا کچھ مشکل نہیں رہتا کہ وہی دجّال ہے۔ حدیثوں کے مطابق یہ گدھا یا سواریاں آگ کھائیں گی۔ مسافر ان کے اندر بیٹھیں گے۔ بہت تیز رفتار ہوں گی۔ زمین پر، پانی پر، پانی کے نیچے، آسمان میں بادلوں کے اوپر وہ چلیں گی اور مہینوں کا سفر دنوں بلکہ گھنٹوں میں طے کریں گی۔ ان کا ایک قدم مشرق میں ہوگا تو دوسرا مغرب میں۔ ظاہر ہے کہ یہ موجودہ زمانہ کی سواریوں کی طرف اشارہ ہے اور ان کے ایجاد کرنے والے یورپین عیسائی اقوام ہیں اور دجّال انہیں کے منّاد اور پادری ہیں۔ جب دجّال ظاہر ہو گیا تو لوگ مسیح موعود کو تلاش کیوں نہیں کرتے؟

الغرض مسیح موعود کے ظہور کے وقت سب سے زیادہ ترقی یافتہ اور طاقتور قوم نصاریٰ کی ہوگی جن کو قرآن کریم میں یاجوج ماجوج کہہ کر ان کے غلبہ کی پیشگوئی کی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’پھر ذکر کیا کہ آخری زمانہ میں غلبہ نصاریٰ کا ہوگا اور ان کے ہاتھ سے طرح طرح کے فساد پھیلیں گے اور ہر طرف سے امواجِ فتن اٹھیں گی اور وہ ہر یک بلندی سے دوڑیں گے یعنی ہر یک طور سے وہ اپنی قوّت اور اپنا عروج اور اپنی بلندی دکھلائیں گے۔ ظاہری طاقت اور سلطنت میں بھی ان کو بلندی ہوگی کہ اور حکومتیں اور ریاستیں ان کے مقابل پر کمزور ہو جائیں گی اور علوم و فنون میں بھی ان کو بلندی حاصل ہوگی کہ طرح طرح کے علوم و فنون ایجاد کریں گے اور نادر اور عجیب صنعتیں نکالیں گے...... یہی معنے ہیں مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُوْنَ (الانبیاء:97) کے۔ کیونکہ حَدَب بالتّحریک زمین بلند کو کہتے ہیں اور نَسَلَ کے معنے سبقت لے جانا اور دوڑنا یعنی ہر ایک قوم سے ہر ایک بات میں جو شرف اور بلندی کی طرف منسوب ہو سکتی ہے سبقت لے جائیں گے۔ اور یہی بھاری علامت اس آخری قوم کی ہے جس کا نام یاجوج ماجوج ہے اور یہی علامت پادریوں کے اُس گروہِ پُرفتن کی ہے جس کا نام دجّال معہود ہے۔‘‘

(شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 361-362)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے غلبہ کے زمانہ میں لوگوں کی دینی اور اخلاقی حالت کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا جن کی اصلاح مسیح موعود کرے گا اور اس کا لشکر یعنی جماعت کرے گی۔ چنانچہ آج ہر احمدی کی ذمہ واری ہے کہ دجّال اور اُس کے رعب سے نہ صرف اپنے آپ کو محفوظ رکھے بلکہ جہاں تک اُس کے بس میں ہو دوسروں کی بھی اصلاح کی مناسب کوشش کرے اور خدا سے صبر و استقلال اور نمازوں کے ذریعہ مدد مانگے۔

بطور خلاصہ دجّال کے غلبہ کے زمانہ کی کچھ نشانیاں جو حدیثوں میں مذکور ہیں بیان کی جاتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان بنی اسرائیل کے ایسے مشابہ ہو جائیں گے جیسے جوتی کے دو پاؤں باہم ایک جیسے ہوتے ہیں۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ تمام فتنے انہیں میں سے اٹھیں گے (مشکوٰۃ)۔ جو لوگ ان کے پاس رہنمائی کے لئے جائیں گے تو انہیں بندروں اور سؤروں کی طرح پائیں گے (کنزل العمال)۔ کوئی لوگ ایسے نہ رہیں گے جو سود نہ کھائیں۔ جو سود نہیں بھی کھائیں گے ان تک بھی اس کا دھواں پہنچے گا (سنن ابوداؤد)۔ چھوٹے بڑوں کا احترام نہ کریں گے `بڑے کمزور ہوں گے اور بچے بااختیار (حِلیہ۔ ابونعیم)۔ اللہ شریعت کو زمین سے اٹھالے گا اور لوگ مذہب سے لاتعلق ہو جائیں گے (یعنی دل ایمان سے خالی ہوں گے) (بخاری) اُس زمانہ میں بے حیائی عام ہو جائے گی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ لوگ زنا کو برا نہیں سمجھیں گے اور کھلم کھلا اس کا ارتکاب کریں گے (طبرانی)۔ حیا نہ عورتوں میں رہے گی نہ ان کے مردوں میں۔ عورتوں نے کپڑے تو پہنیں ہوں گے مگر وہ ننگی ہوں گی۔ وہ گھر سے باہر بجائے اپنے سر کو ڈھانپنے کے بالوں کو زیبائش کے طور پر کھلا رکھیں گی۔ ان کے سر کے بال ایسے گوندھے ہوں گے جس طرح اونٹ کی کوہان ہوتی ہے۔ جب زنا کو قانونی طور پر جائز قرار دے دیا جائے گا۔ بکثرت کھلے عام شراب نوشی ہوگی اور میوزک کے آلات بجائے جائیں گے۔ اللہ سخت غضبناک ہوگا اور زمین پر بکثرت زلزلے آئیں گے اور آفات آئیں گی (الحاکم)۔ امانت و دیانت کم ہو جائے گی۔ آخری زمانہ میں جو چیز سب سے کمیاب ہوگی وہ حلال ذرائع سے کمایا ہوا درہم ہوگا۔ نفسا نفسی ایسی ہوگی کہ بھائی بھی اپنے بھائی پر اعتماد نہ کر سکے گا۔ تمہاری دینی حالت میں سے سب سے پہلے عاجزی غائب ہوگی اور آخری چیز جو جائے گی وہ نماز ہوگی۔ تم دوسروں کی نقل کرو گے اور ان کے قدم بقدم چلو گے (الحاکم)۔

یعنی دوسری قوموں کی طرح مسلمان بھی مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ اور ضَآلِّیْن بن جائیں گے اور خدا دنیا میں بھی ان پر غضبناک ہوگا اور مرنے کے بعد بھی جہنم ان کا ٹھکانہ ہوگا۔ اور اسی انجام سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی تھی لہٰذا خشوع و خضوع سے نمازیں پڑھنے والے اور خدا کو ہی اپنا معبود، محبوب، مقصود بنانے والے ان سزاؤں سے بچائے جائیں گے۔

دجّال کے غلبہ کے زمانہ میں اخلاقی برائیوں کے جس فتنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہوشیار کیا تھا وہ ساری پیش خبریاں اتنی صفائی سے پوری ہو چکی ہیں کہ ظاہر و باہر ہیں۔ اکثر اخبارات میں حکومتوں اور سماجی اداروں کی طرف سے اعداد و شمار شائع ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً آسٹریلیا میں اس وقت گیارہ ہزار دو دو مردوں کے جوڑے اور نو ہزار دو دو عورتوں کے معلوم جوڑے ہیں۔ حکومت نے ایسے جوڑوں کے Superannuation، جائیداد، وصیت (Will)، ہسپتال وغیرہ اغراض کے لئے جو حقوق میاں بیوی کے ایک دوسرے پر ہوتے ہیں وہ ہم جنس جوڑوں کے بھی تسلیم کر رکھے ہیں۔ امریکہ میں بارہ لاکھ مرد ہم جنس جوڑوں کے طور پر رہ رہے ہیں۔ شراب نوشی کی کثرت کا یہ حال ہے کہ بچے بھی اس سے محفوظ نہیں۔ آسٹریلیا کے سکولوں کے چودہ سے انیس سال کے 70 فیصد لڑکے اور 60 فیصد لڑکیاں الکحل پیتے ہیں۔ نویں اور دسویں جماعتوں کے 42 فیصد بچے بچیاں دوسرے خطرناک قسم کے نشے استعمال کرتے ہیں۔ حکومتیں ہر سال اربوں ڈالر منشیات کو کنٹرول کرنے پر خرچ کرتی ہیں۔ جوئے کی لعنت اس قدر عام ہے کہ گزشتہ سال 8260 ملین ڈالر کا جوُا آسٹریلیا میں کھیلا گیا اور اس تعداد میں ہر سال دس فیصد اضافہ ہو رہا ہے۔ ہر سال ہزاروں

گھرانے صرف جوئے کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں، طلاقیں ہوتی ہیں، مکان بکتے ہیں اور بچے برباد ہوتے ہیں۔ سکولوں کے 14 فیصد بچے اپنے گھریلو حالات کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ ان میں سے 90 فیصد اپنے آپ کو گھر پر بھی محفوظ نہیں سمجھتے۔ 89 فیصد ایسے ہیں جو ماں باپ کے باہمی جھگڑوں کی وجہ سے پریشان ہیں اور خطرہ ہے کہ گھر سے بھاگ جائیں۔ ان میں سے اکثر مجرم بن جاتے ہیں۔ بیویوں کی مار پٹائی اور بچوں کے ساتھ جنسی زیادتیوں کے ہر سال ہزاروں واقعات ہوتے ہیں۔ آسٹریلیا میں ہر سال اوسطاً چار لاکھ گھروں میں نقب زنی کے واقعات ہوتے ہیں اور مجرموں میں سے 40 فیصد 17 سال سے چھوٹی عمر کے لڑکے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات اگر آسٹریلیا میں ہر سال 7ء2 فیصد گھروں میں پیش آتے ہیں تو یورپ میں یہ تناسب 3ء2 فیصد ہے۔

سبھی ترقی یافتہ ملکوں میں اخلاقی برائیوں کا تقریباً یہی حال ہے۔ غریب اور کم ترقی یافتہ ممالک میں پھیلی ہوئی برائیاں اور جرائم کچھ کم نہیں بلکہ اس کی بعض صورتیں ترقی یافتہ ممالک سے بھی زیادہ سنگین ہیں۔ اصل وجہ یہ ہے کہ دنیا خدا کو بھول چکی ہے۔ مادہ پرستی اور دنیا کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی ہوس نے خدا سے اور اعمال کی جواب دہی کے احساس سے اور اعلیٰ روحانی و اخلاقی اقدار سے غافل کر رکھا ہے جیسے خدا نے فرمایا: اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ۔ تمہیں غافل کر دیا ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے جس کا نتیجہ سوائے قبروں تک پہنچ جانے یعنی ہلاکت کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔

مشہور عیسائی منّاد بلّی گراہم نے ایک بار دنیا کی اخلاقی برائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ جن جنسی جرائم کی وجہ سے لوط اور عمورا کی بستیاں خدا نے تباہ کی تھیں آج وہی گناہ اس کثرت سے کئے جا رہے ہیں کہ اگر دنیا پر اب بھی عذاب نہ آیا تو خدا کو اُن بستیوں سے معذرت کرنی پڑے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا جب تک کسی نبی کے ذریعہ وارننگ نہ دے، قوموں کو تباہ نہیں کیا کرتا۔ خدا نے اس زمانہ میں ایک نذیر مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں کھڑا کیا ہے اور وہ آج بھی ہم میں اپنے خلیفہ کی صورت میں موجود ہیں۔ نذیر زمانہ نے دنیا کو آنے والے عذابوں سے نہ صرف ہوشیار کر دیا تھا بلکہ ان کے آنے کی اصل وجہ بھی بیان فرما دی تھی کہ لوگ خدا کی عبادت چھوڑ دیں گے اور دنیا پرستی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا:

”وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو اِن بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا“۔

(حقیقۃ الوحی۔ جلد 22۔ صفحہ 268)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے لوگ بنی اسرائیل کے ہو بہو مشابہ ہو جائیں گے یعنی یہودیوں اور عیسائیوں کے جن کا ذکر سورۃ فاتحہ میں مَغْضُوْب عَلَیْھِمْ اور ضَآلِّیْن کے ناموں سے کیا گیا۔ اور پھر خبردار بھی کر دیا کہ یاد رکھو مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ کہ جو کوئی کسی غیر قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہوگا یعنی خدا کے نزدیک اس کا شمار انہیں میں ہوگا۔ یہ ارشاد نبوی یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے والوں کے لئے ایک ہیبتناک وارننگ ہے۔

مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی جماعت کو غیروں کی مشابہت اختیار کرنے سے ہوشیار کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی رِیس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے، آؤ ہم بھی اُنہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ اُن کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ مَیں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے۔ چاہئے کہ تمہارے ہر کام میں خواہ دنیا کا ہو یا دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 22)

نیز فرمایا:

”خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو جو بکُلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی کھائی۔ اور جیسے گدھ اور کتّے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے۔ وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موجودہ زمانہ کی اخلاقی برائیوں کا ذکر کر کے فرمایا تھا کہ جو اِن میں مبتلا ہوگا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19) یہ وہی برائیاں ہیں جن کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ دجّال کے غلبہ کے وقت دنیا میں پھیل جائیں گی اور ان کا مقابلہ مسیح موعود کرے گا۔ ان کو نظر کے سامنے لاکر آیئے ہم عہد کریں کہ ہم ان دجّالی فتنوں کا انشاء اللہ خدا کی مدد اور توفیق سے ہمیشہ بھرپور مقابلہ کریں گے۔ اور دعا کریں کہ اے خدا! ہم احمدی مسلمانوں میں سے ایک بھی ایسا نہ ہو جو دین کو دنیا پر مقدّم کرنے والا نہ ہو۔ اے خدا ہم غیر قوموں کی تقلید نہ کریں۔ اسباب کی اور انسانوں کی پرستش کرنے والے نہ ہوں۔ ہم سبھی ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی (Gambling) سے، بدنظری سے، خیانت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے بچنے والے ہوں۔ پنجگانہ نماز ادا کرنے والے ہوں۔ دعا میں لگے رہنے والے اور انکسار سے خدا کو یاد کرنے والے ہوں۔ بُرے ساتھیوں سے الگ رہنے والے، والدین کی اطاعت و خدمت بجالانے والے اور اپنے تمام رشتہ داروں خواہ وہ نَسْبی یعنی والدین کی طرف سے ہوں یا صہری یعنی سسرال کی طرف سے، اُن کے ساتھ نرمی اور احسان کے ساتھ پیش آنے والے ہوں۔ اے خدا ہم سب کو اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے اور دجّال کے فتنوں سے محفوظ رکھ۔ آمین۔

تین سوال

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”سفر میں ایک شخص نے حضرت مرزا صاحب کے متعلق مجھ سے تین سوال کئے ...... وہ یہ کہ ایک جگہ حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ عمل الترب کے ذریعہ بیماروں کو اچھا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا، ورنہ مسیح سے بڑھ جاؤں۔ دوسرا یہ عمل تو کفار بھی کر لیتے ہیں۔ ان دونوں میں ایک نبی کے عمل کو مکروہ فرمایا۔

مَیں نے کہا: آپ مولوی عبداللہ کو جانتے ہیں؟ انہوں نے تحفۃ الہند لکھی ہے۔ کہا ہاں وہ تو میرے پیرومُرشد تھے۔ مَیں نے کہا: سنا ہے کہ بہت سے ہندوؤں کو مسلمان کر لیا تھا۔ کہا: کیوں نہیں۔ تین سو سے زیادہ کو مسلمان کر لیا تھا۔ جس مدرسہ میں پڑھتے تھے اس کے تمام طالبعلم مسلمان ہو گئے۔ مَیں نے کہا: تم نے تورات پڑھی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ نوحؑ نے 80 آدمی 950 برس کی تعلیم میں مسلمان کئے۔ اب مَیں کس طرح مان لوں کہ مولوی عبداللہ نے چند سالوں میں 300 کافر مسلمان کر لئے۔ کیا ایک اُمّتی نبی سے بڑھ کر ہو سکتا ہے؟ اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے آپ ہی جواب دیں۔ مَیں نے کہا: سنو! جو ہتھیار مولوی عبداللہ کے پاس تھا (قرآن مجید) وہ نوحؑ کے پاس نہیں تھا۔ پس فضیلت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے۔ یہی بات یہاں سمجھ لو۔

دوم: یہ بتاؤ کہ قرآن شریف خدا کا معجزانہ کلام ہے یا نہیں؟ کہا: ضرور۔ مَیں نے کہا وہ کس زبان میں ہے؟ کہا: عربی میں۔ مَیں نے کہا ابوجہل کونسی زبان بولتا تھا؟ کہا: عربی۔ مَیں نے کہا: ہتک کر رہے ہو۔ جو زبان خدا کی طرف سے معجزہ ہے وہی ایک کافر کا فعل قرار دے رہے ہو۔ یہ سن کر مبہوت رہ گیا۔

سوم: مَیں نے اُسے کہا آپ ایک تصویر یا بُت بناؤ۔ مَیں آپ کو ایک مسئلہ سمجھاتا ہوں۔ اس پر وہ جھٹ بولا کہ تصویر یا بُت بنانا تو حرام ہے۔ مَیں حرام فعل کا ارتکاب کیونکر کروں؟ مَیں نے دو تین بار یہ فقرہ اس سے دہرایا۔ پھر کہا: ہوش کرو۔ ایک نبی کے فعل کو حرام قرار دے رہے ہو۔ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ (آل عمران:50)۔ دیکھو حضرت صاحب نے تو ادب کیا ہے اور صرف یہی فرمایا کہ مَیں اسے مکروہ سمجھتا ہوں۔ ورنہ ایسا کرتا۔ اور تم جو صریح حرام کہہ رہے ہو۔ وہ بہت نادم ہوا اور کہا کہ سب سوالوں کا جواب آ گیا۔

یہ باتیں علم سے نہیں آتیں۔ خدا کے فضل سے آتی ہیں۔“ (ضمیمہ اخبار بدر 16/دسمبر 1909ء)

بقیہ: نمازجنازہ ازصفحہ نمبر 10

کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کی اپنی حقیقی اولاد نہ تھی۔ آپ نے دو بچے پال رکھے تھے جن کی دینی اور دنیوی تعلیم کا آپ نے خیال رکھا اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم حنیف احمد محمود صاحب (نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) کی خالہ تھیں۔

(7) مکرم کلیم خاور صاحب (ابن مکرم جلیل احمد شاہد صاحب مرحوم آف ووکنگ۔ یوکے) 8 جولائی 2012ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت پیر فیض احمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ کو اسلام آباد پاکستان میں بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر اسلام آباد میں رشین زبان میں ڈپلومہ حاصل کیا۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر یوکے آ گئے اور یہاں رشین ڈیسک میں خدمت کی توفیق پائی۔ رشین ترجمۂ قرآن کے ابتدائی کاموں میں بھی شامل رہے۔ بہت خوش اخلاق، خوش گفتار، نیک اور ملنسار انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ، بوڑھی والدہ، ایک بہن اور 2 بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم سید عبدالشکور ظفر صاحب (آف ربوہ)۔ 29/اپریل 2012ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں پیش پیش رہنے والے، نیک پرہیزگار اور صابر وشاکر انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(9) مکرم کمال دین صاحب (آف لاہور)۔ 13/جون 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ اللہ کے فضل سے موصی تھے اور اپنے حلقہ الطاف پارک میں نائب صدر اور سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ بہت مخلص، باوفا اور نیک انسان تھے۔

(10) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (آف ربوہ)۔ 6/اپریل 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن**۔ آپ حضرت مرزا محمد اکرم صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور مکرم مرزا غالب بیگ صاحب درویش قادیان کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، غریب پرور اور خلافت سے والہانہ محبت رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(11) مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ (آف یوایس اے)۔ 16/اگست 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ بہت محنتی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ 45 سال کا عرصہ بیوگی آپ نے نہایت صبر اور شکر سے گزارا اور بچوں کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ ڈاکٹر فاروق احمد صاحب پڈر (نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت یوایس اے) کی والدہ تھیں۔

(12) مکرم محمد فطین احمد صاحب (ابن مکرم محمد اظہر محمود صاحب آف حیدرآباد)۔ 10 جولائی 2012ء کو 15 سال کی عمر میں موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھے۔ نہایت خوش اخلاق، فرمانبردار، مہمان نواز اور دین کی خدمت کا شوق اور جذبہ رکھنے والے نوجوان تھے۔ آپ تین بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے اور بہت لاڈلے تھے۔

(13) عزیزہ شانزے (بنت مکرم خالد پرویز بٹ صاحب آف ربوہ)۔ عزیزہ کی عمر 5 سال تھی۔ بقضائے الٰہی حادثاتی طور پر گرم کڑاہی میں گرنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ جسم کا نچلا حصہ بری طرح جل گیا تھا۔ فضل عمر ہسپتال میں فرسٹ ایڈ کے بعد الائیڈ ہسپتال فیصل آباد بھی لے جایا گیا اور علاج کے بعد کچھ عرصہ گھر میں بھی رہی لیکن جانبر نہ ہو سکی اور 25/اگست 2012ء کو وفات پا گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ عزیزہ نہایت ہی خوبصورت، معصوم اور پیاری بچی تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ بوڑھے دادا اور نانا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرِ انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ سالانہ نمبر 2009ء میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ آنحضورؐ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی جوانی میں ہی عبادت الٰہی سے انتہائی لگاؤ تھا اور تنہائی میں خشوع وخضوع کے ساتھ خدا کو یاد کرنے میں آپؐ ایک خاص سرور ولذت محسوس کرتے۔ اس مقصد کے لئے غار حرا میں چلے جاتے۔ دین ابراہیمی اور عربوں کے دستور کے مطابق سال میں ایک ماہ اعتکاف فرماتے۔ عمر کے چالیسویں سال میں آپ رمضان کے مہینہ میں غار حرا میں اعتکاف فرما رہے تھے کہ پہلی وحی ہوئی۔

جبریلؑ نے ابتدائی وحی کے بعد نبی کریم کو وضو کر کے دکھایا اور اس کا طریق سکھا کر آپؐ کو نماز پڑھائی پھر آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہ کو وضو کا طریق سکھا کر نماز پڑھائی۔ جب منصب نبوت کی ذمہ داری بڑھ گئی تو ارشاد ہوا کہ ’’جب تُو دن بھر کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو تو رات کو اپنے ربّ کے حضور کھڑا ہو جا اور اس کی محبت سے تسکین دل پایا کر‘‘۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آغاز میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ ہی ایمان لائے تھے چنانچہ آپؐ نے ان کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آغاز میں نماز دو دو رکعت ہوتی تھی مدینہ ہجرت کے بعد چار رکعت ہوگئی۔

مکّی دَور کے آغاز میں ہی حضرت جبریلؑ نے نبی کریمؐ کو پانچ نمازوں کی امامت کروا کے نماز کا طریق اور اوقات سمجھا دیئے تھے۔ چنانچہ فرضیت نماز کے روز اوّل سے لے کر تا دم واپسیں آپ نے پنج وقت نمازوں کی ادائیگی کے حکم کی تعمیل کا حق ایسا ادا کر کے دکھایا کہ خود خدا نے گواہی دی کہ آپؐ کی ’’نمازیں، عبادتیں اور مرنا اور جینا محض اللہ کی خاطر ہو چکا ہے‘‘۔

عمر بھر سفر و حضر، بیماری و صحت، امن و جنگ غرض کہ ہر حالتِ عُسر و یسر میں اس فریضہ کی بجا آوری میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداءً کفار کے فتنہ کے اندیشہ سے چھپ کر بھی نماز ادا کرتے رہے۔ کبھی گھر میں پڑھ لیتے تو کبھی کسی پہاڑی گھاٹی میں۔ البتہ چاشت کی نماز علی الاعلان کعبہ میں ادا کرتے۔ کفار مکہ آپؐ کو عبادت سے روکتے اور تکالیف دیتے۔ ظالموں نے ایک دن حالتِ سجدہ میں اونٹنی کی غلیظ نجاست سے بھری ہوئی بھاری بچہ دانی آپؐ کی پشت پر ڈال دی۔

ایک بدبخت نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں چادر ڈال کر مروڑنا شروع کیا اور گردن دبوچنے لگا۔ دَم گھٹنے کو تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اسے دھکا دے کر ہٹایا اور کہا ’’کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے اللہ میرا ربّ ہے‘‘۔

ہر چند کہ امّت کی سہولت کی خاطر رسول اللہ نے یہ رخصت دی ہے کہ کھانا چنا جا چکا ہو تو کھانے سے فارغ ہو کر پھر نماز ادا کرلو۔ مگر اپنا یہ حال تھا کھانا کھاتے ہوئے بلالؓ کی آواز سنی کہ نماز کا وقت ہوگیا تو صرف اتنا کہا ’’اِسے کیا ہوا اللہ اس کا بھلا کرے‘‘۔ (یعنی کھانا تو کھا لینے دیا ہوتا)۔ مگر اگلے ہی لمحے وہ چھری جس سے بھنا ہوا گوشت کاٹ رہے تھے وہیں پھینک دی اور سیدھے نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

حضرت عائشہؓ آپؐ کا معمول یہ بیان فرماتی تھیں کہ بلال کی نماز کے لئے اطلاعی آواز پر آپؐ بلا توقّف مستعد ہو کر اٹھتے اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ بیماری میں بھی نماز ضائع نہ ہونے دیتے۔ ایک دفعہ گھوڑے سے گر گئے اور دایاں پہلو شدید زخمی ہوگیا۔ کھڑے ہو کر نماز ادا نہ فرما سکتے تھے تو بیٹھ کر نماز پڑھائی مگر باجماعت نماز میں ناغہ پسند نہ فرمایا۔

سفر میں بھی نماز کا خاص اہتمام ہوتا تھا۔ روایات کے مطابق زندگی بھر میں صرف دو مواقع پر دو صحابہ کو آپ کی نیابت میں نماز پڑھانے کی نوبت آئی۔

ایک اس وقت جب آپؐ بنی عمرو بن عوف میں مصالحت کے لئے تشریف لے گئے اور ہدایت فرما گئے چنانچہ تاخیر ہونے پر کچھ انتظار کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے بلالؓ کی درخواست پر نماز پڑھانی شروع کی۔ اتنے میں آپؐ تشریف لے آئے تو حضرت ابوبکرؓ پیچھے ہٹ گئے اور آپؐ نے خود امامت کروائی۔

دوسرا واقعہ وہ ہے جب ایک سفر میں آپ قافلے سے پیچھے رہ گئے تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے قضا ہونے کے اندیشہ سے نماز فجر شروع کروائی۔ آپؐ پیچھے سے آکر شامل ہوگئے۔ آپ نے بروقت نماز ادا کرنے پر صحابہؓ سے اظہار خوشنودی فرمایا۔

نبی کریمؐ نے غزوۂ بنو قریظہ کے موقع پر مدینہ سے یہود کے قلعوں کی طرف روانہ ہوتے ہوئے صحابہ کو یہ ہدف دیا کہ عصر کی نماز بنو قریظہ جا کر ادا کی جائے۔ یوں حالت سفر میں بھی حفاظتِ نماز کا پیشگی انتظام فرمادیا۔

رسول کریمؐ سفر میں جدھر سواری کا رُخ ہوتا اسی طرف منہ کر کے نفل نماز سواری پر ادا فرمالیتے تھے۔ تاہم فرض نمازیں ہمیشہ قافلہ روک کر باجماعت قصر اور جمع کر کے ادا کرتے۔ بارش کی صورت میں بعض دفعہ سواری کے اوپر بھی فرض نماز ادا کی ہے۔

ایک سفر میں رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کرتے ہوئے حضرت بلالؓ کی ڈیوٹی فجر کی نماز میں جگانے پر لگائی گئی مگر ان پر نیند غالب آگئی۔ دن چڑھے سب کی آنکھ کھلی۔ فجر کی نماز میں تاخیر ہو چکی تھی۔ پریشانی کے عالم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ مزید رکنا بھی پسند نہیں فرمایا جہاں یہ واقعہ ہوا اور آگے جا کر نماز ادا کی۔

حالتِ جنگ میں بھی نماز کی حفاظت کا خاص خیال رکھتے۔ غزوۂ بدر سے پہلے اپنی جھونپڑی میں نماز کی حالت میں گریہ و زاری کرتے ہوئے تین سو تیرہ عبادت گزاروں کا واسطہ اپنے ربّ کو دیا۔

غزوۂ اُحد کی شام آپؐ زخموں سے نڈھال تھے اور ستّر صحابہ کی شہادت کا زخم اس سے کہیں بڑھ کر اعصاب شکن تھا۔ اس روز بھی آپ نماز کیلئے اسی طرح تشریف لائے جس طرح عام دنوں میں تشریف لاتے تھے۔

غزوۂ احزاب میں دشمن کے مسلسل حملہ کے باعث ظہر و عصر کی نمازیں وقت پر ادا نہ ہوسکیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ وہی رسول خدا جو طائف میں دشمن کے ہاتھوں سے لہولہان ہو کر بھی ان کی ہدایت کی دعا کرتے ہیں وہ نماز کے ضائع ہونے پر بے قرار ہو کر فرماتے تھے خدا ان کو غارت کرے انہوں نے ہمیں نماز سے روک دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اکٹھا کیا اور نمازیں ادا کروائیں۔

جنگوں کے دوران بھی آپؐ نے نماز نہیں چھوڑی بلکہ صحابہ کو اس طرح نماز پڑھائی کہ ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا اور دوسرے نے آپؐ کے ساتھ نصف نماز ادا کی۔ پھر پہلے گروہ نے آکر نماز پڑھی۔ یوں آپؐ نے سبق دیا کہ موت کے خطرے میں بھی نماز ترک نہیں کی جاسکتی البتہ یہ رخصت دیدی کہ سواری پر یا پیدل چلتے ہوئے اشارہ سے نماز ادا کی جاسکتی ہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام اس قدر تھا کہ فتح مکہ کے موقع پر شہر کے ایک جانب مسجد الحرام سے کافی فاصلے پر قیام تھا۔ مگر باقاعدہ تمام نمازوں کی ادائیگی کے لئے حرم تشریف لاتے رہے۔

آخری بیماری میں رسول کریمؐ تپ محرقہ کے باعث شدید بخار میں مبتلا تھے مگر فکر تھی تو نماز کی۔ گھبراہٹ کے عالم میں بار بار پوچھتے، کیا نماز کا وقت ہوگیا؟ بتایا گیا کہ لوگ آپ کے منتظر ہیں۔ بخار ہلکا کرنے کی خاطر فرمایا کہ میرے اُوپر پانی کے مشکیزے ڈالو۔ تعمیل ارشاد ہوئی مگر پھر غشی طاری ہوگئی۔ ہوش آیا تو پھر پوچھا کہ کیا نماز ہوگئی؟ جب پتہ چلا کہ صحابہ انتظار میں ہیں تو فرمایا ’’مجھ پر پانی ڈالو‘‘ جس کی تعمیل کی گئی۔ غسل سے بخار کچھ کم ہوا تو تیسری مرتبہ نماز پر جانے لگے مگر نقاہت کے باعث نیم غشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور آپ مسجد تشریف نہ لے جاسکے۔ بخار میں پھر جب ذرا افاقہ ہوا تو اسی نقاہت کے عالم میں دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر، سہارا لے کر مسجد آگئے۔ حالت یہ تھی کہ کمزوری سے پاؤں زمین پر گھسٹتے جارہے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے اُن کے بائیں پہلو میں امام کی جگہ بیٹھ کر نماز پڑھائی اور یوں آخر دم تک خدا کی عبادت کا حق ادا کر کے دکھا دیا۔

دنیا میں آپؐ کی آخری خوشی بھی نماز کی خوشی تھی۔ جب آپ نے سوموار کو (جس روز وفات ہوئی) فجر کی نماز کے وقت اپنے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو صحابہ محو عبادت تھے۔ اپنے غلاموں کو نماز میں دیکھ کر آپؐ کا دل سرور سے بھر گیا اور خوشی سے چہرہ پر تبسم کھلنے لگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نمازیں نسبتاً مختصر ہوتی تھیں تاکہ کمزور، بیمار، بچے، بوڑھے اور مسافر کے لئے بوجھ نہ ہو لیکن آپکی تنہا نفل نمازوں کی شان تو بہت نرالی تھی۔ فرماتے تھے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ بدستور اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ خدا اس کے ہاتھ پاؤں اور آنکھیں ہو جاتا ہے۔ فنا فی اللہ کا یہ مقام حاصل کر کے آپؐ نے ہمیں نمونہ دیا۔

تہجد کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی غذا تھی۔ فرماتے تھے کہ اللہ نے ہر نبی کی ایک خواہش رکھی ہوتی ہے اور میری دلی خواہش رات کی عبادت ہے۔

ابتدا میں آپؐ رات کے وقت تیرہ یا گیارہ رکعتیں (بمعہ وتر) ادا فرماتے اور آخری عمر میں کمزوری کے باعث نو رکعتیں پڑھتے رہے۔ اگر کبھی رات کو اتفاقاً آنکھ نہ کھلتی تو دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا کر کے اس کی تلافی فرماتے۔ حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب دو تہائی رات گزر چکی ہوتی تو آپؐ باآواز بلند فرماتے ’’لوگو! خدا کو یاد کرو زلزلہ قیامت آنے والا ہے۔ اس کے پیچھے آنے والی گھڑی سر پر ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی ہے۔ موت اپنے سامان کے ساتھ آپہنچی ہے‘‘۔

رات کے وقت آپؐ کی نماز بہت لمبی ہوتی۔ نسبتاً لمبی سورتیں تلاوت کرنا پسند فرماتے۔ حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد کی کیفیت پوچھی گئی تو آپؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی لمبی، پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو!۔

رسول اللہؐ کے عم زاد اور حضرت میمونہؓ کے بھانجے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر ٹھہرا۔ نصف رات یا اس سے کچھ پہلے آپؐ بیدار ہوئے۔ چہرہ سے نیند زائل کی۔ آلِ عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں۔ پھر لٹکے ہوئے مشکیزہ سے نہایت عمدہ طریق پر وضو کیا اور نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوگئے۔ مَیں جا کر دائیں پہلو میں کھڑا ہوگیا تو آپؐ نے مجھے کان سے پکڑ کر بائیں طرف کر دیا۔ آپؐ نے 13 رکعات ادا کیں۔

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ کہتے ہیں کہ ایک رات مجھے نبی کریمؐ کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق ملی۔ آپؐ نے پہلے سورۃ بقرہ پڑھی۔ آپؐ کسی رحمت کی آیت سے نہیں گزرتے تھے مگر وہاں رُک کر دعا کرتے اور کسی عذاب کی آیت سے نہیں گزرے مگر رُک کر پناہ مانگی۔ پھر قیام کے برابر آپؐ نے رکوع فرمایا جس میں تسبیح و تحمید کرتے رہے۔ پھر قیام کے برابر سجدہ کیا۔ سجدہ میں بھی یہی تسبیح دعا پڑھتے رہے۔ پھر کھڑے ہو کر آل عمران پڑھی۔ پھر ہر رکعت میں ایک ایک سورۃ پڑھتے رہے۔

اسی طرح حضرت حذیفہ بن یمانؓ (رسول اللہؐ کے راز دان صحابی) فرماتے ہیں کہ انہوں نے رمضان میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نماز شروع کی تو آپؐ نے کہا: ’’اَللّٰہُ اَکْبَرْ ذُوالْمَلَکُوْتِ وَالْجَبُرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالعَظْمَۃِ‘‘ یعنی اللہ بڑا ہے جو اقتدار اور سطوت کبریائی اور عظمت والا ہے۔ پھر آپؐ نے سورۃ بقرہ پڑھی، پھر رکوع فرمایا، جو قیام کے برابر تھا۔ پھر رکوع کے برابر وقت کھڑے ہوئے۔ پھر سجدہ کیا جو قیام کے برابر تھا۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہتے ہوئے اتنی دیر بیٹھے جتنی دیر سجدہ کیا تھا۔ دوسری رکعتوں میں آل عمران، نساء، مائدہ، انعام وغیرہ طویل سورتیں تلاوت فرمائیں۔ (جاری ہے)

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 18 دسمبر 2009ء میں شامل مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے نعتیہ کلام ’’وہ تو ہر درد کے درمان کی صورت آیا‘‘ سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

اُسؐ نے ہر دَور کے انسان کو عظمت بخشی
شرفِ انساں کے نگہبان کی صورت آیا
اُسؐ کا آنا تھا کہ ہر دَور کی قسمت جاگی
اَن گنت صدیوں کے ارمان کی صورت آیا
وہؐ صداقت کا اَمیں قول و عمل میں یکتا
اپنے کردار میں ایقان کی صورت آیا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

28th December 2012 – 3rd January 2013

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 28th December 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tours: Reception at Nasir Mosque, Denmark.
02:00	Roohani Khazaa'en Quiz
02:30	Japanese Service
03:00	Tarjamatul Qur'an Class
04:00	Kasre Saleeb: Urdu discussion on the true mission of the Promised Messiah (as).
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Visit to Gothenburg, Sweden.
07:45	Siraiki Service
08:35	Rah-e-Huda
10:10	Indonesian Service
11:10	Fiq'ahi Masa'il
11:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
11:55	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion in Urdu about the life of the Holy Prophet (saw)
13:00	Live Friday Sermon
14:15	Yassarnal Qur'an
14:35	Bengali Reply to Allegations
15:40	Braheen-e-Ahmadiyya: An Urdu discussion on the book written by the Promised Messiah (as)
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:35	Huzoor's Tours: Gothenburg, Sweden [R]
19:05	Real Talk: An English discussion programme
20:20	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Rah-e-Huda [R]

Saturday 29th December 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:40	Yassarnal Qur'an
01:20	Huzoor's Tours: Visit to Gothenburg, Sweden
02:10	Friday Sermon: recorded on 21st December 2012
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th March 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Canada 2008: Address delivered by Huzoor from the Ladies' Jalsa Gah.
08:00	International Jama'at News
08:30	MTA Variety
08:50	Question & Answer Session: 21st October 1995, Part 1
09:45	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon: Rec. on 28th December 2012
11:55	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
12:05	Story Time
12:30	Al Tarteel [R]
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda: a live interactive talk show answering questions about beliefs of Ahmadiyya Muslim Community.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Canada 2008 [R]
19:20	Faith Matters
20:20	International Jama'at News
20:50	Rah-e-Huda [R]
22:25	Story Time [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday 30th December 2012

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:10	Al-Tarteel
01:40	Jalsa Salana Canada 2008
02:35	Friday Sermon [R]
03:45	Spotlight
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 18th March 1995
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class: Recorded on 19th April 2009.
08:00	Faith Matters
09:05	Question and Answer Session: English Q& A
10:00	Indonesian Service
11:05	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 27th April 2012.
12:10	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
16:15	Kasauti
17:00	Kids Time
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) Class [R]
19:30	Live Beacon of Truth
20:40	Discover Alaska: An English documentary
21:15	Attributes of Allah: Ar Rahman
22:00	Friday Sermon: Rec. on 28th December 2012
23:10	Question and Answer Session [R]

Monday 31st December 2012

00:05	MTA World News
00:20	Tilawat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Class: Rec. on 19/04/2009
02:20	Discover Alaska: An English documentary
02:45	Friday Sermon: Recorded on 28/12/2012
03:55	Real Talk: English discussion programme
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 21st March 1995
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:30	Al-Tarteel
07:00	Huzoor's Tours: Tour of Gothenburg, Sweden
07:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
08:00	International Jama'at News
08:50	Rencontre Avec Les Francophones
09:55	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon rec. on 12th October 2012.
11:05	Jalsa Salana Qadian 2008
11:45	Tilawat & Dars
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on 2nd March 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Qadian 2008 [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:40	Al-Tarteel
18:10	MTA World News
18:35	Huzoor's Tours: Visit to Gothenburg, Sweden
18:55	Adaab-e-Zindagi
19:25	Real Talk
20:30	Rah-e-Huda [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:15	Jalsa Salana Speeches [R]

Tuesday 1st January 2013

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an
00:30	Insight
00:55	Al Tarteel
01:30	Huzoor's Tours: Visit to Gothenburg, Sweden
02:00	Adaab-e-Zindagi
02:35	Kids Time
03:10	Friday Sermon: Recorded on 9th March 2007
04:10	Jalsa Salana Speeches
04:55	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 22nd March 1995.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Cananda 2008: An address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the Ladies' Jalsa Gah on 28th June 2008.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:30	Wildlife: Seagulls
09:00	Question & Answer Session: English question and answer recorded on 24th November 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday Sermon recorded on 9th December 2011.
12:05	Tilawat & Insight
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Ilmul Abdaan
16:30	Seerat-un-Nabi (saw)
17:05	Le Francais C'est Facile
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Canada 2008 [R]
19:45	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 28th December 2012.
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:15	Ilmul Abdaan [R]
21:55	Wildlife: Seagulls [R]
22:15	Seerat-un-Nabi (saw)
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 2nd January 2013

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:25	Jalsa Salana Canada 2008
02:25	Le Francais C'est Facile
03:00	Wildlife: Seagulls
03:15	Ilmul Abdaan
03:55	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:40	Liqa Ma'al Arab: Rec. on 23rd March 1995
06:00	Tilawat & Dars
06:40	Al-Tarteel
07:10	Jalsa Salana Canda 2008: Concluding Address
08:05	Real Talk
09:05	Question & Answer Session: Urdu question and answer session recorded on 21/10/1995, Part 1.
10:00	Indonesian Service
10:55	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars
12:40	Al-Tarteel
13:10	Friday Sermon: Recorded on 16th March 2007
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Fiq'ahi Masa'il
15:35	Kids Time
16:10	Faith Matters
17:10	Maidane Amal Ki Kahani
17:45	Al-Tarteel
18:15	MTA World News
18:35	Jalsa Salana Canada 2008 [R]
19:25	Real Talk [R]
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
20:50	Kids Time [R]
21:25	Maidane Amal Ki Kahani [R]
22:00	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme

Thursday 3rd January 2013

00:05	MTA World News
00:25	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:40	Al-Tarteel
01:10	Jalsa Salana Canada 2008: Concluding Session
02:05	Fiq'ahi Masa'il
02:30	Mosha'airah: an evening of poetry
03:40	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 28th March 1995
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:40	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: West Africa 2004
07:55	Beacon of Truth
09:00	Tarjamatul Qur'an class
10:05	Indonesian Service
11:10	Pushto Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Beacon of Truth [R]
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Aaina
15:45	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme
16:20	Roohani Khazaa'en Quiz
16:40	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:45	Yassarnal Qur'an [R]
18:05	MTA World News
18:30	Huzoor's Tours: Visit to West Africa [R]
19:30	Faith Matters
20:30	Aaina [R]
21:15	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:20	Roohani Khazaa'en Quiz [R]
22:55	Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 19 | Friday 21 December, 2012 | Issue No. 51

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ اگست 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(قسط نمبر 64)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

(21 اگست، 1899ء) ''نرمی کے ساتھ لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق پر ہے۔ کبھی وعظ کے ساتھ، خُلق کے ساتھ، کبھی کتاب دکھانے سے، حکمت کے ساتھ اور فساد سے بچ کر جیسا موقع ہو، مخالفوں کو سمجھاتے رہنا چاہئے۔''

(پورانی نوٹ بک، 1899، موقعہ شناسی، ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، صفحہ:233)

قارئین الفضل کے لئے ذیل میں Persecution Report بابت ماہ اگست 2012ء سے ماخوذ چند واقعات درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے کونے کونے میں آباد احمدیوں کو اپنے مقدس امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک پر اپنے مظلوم بہن بھائیوں کیلئے بکثرت دعائیں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

مولوی کا حکم سر آنکھوں پر، ظالم پولیس نے ایک احمدی کو قید کرلیا

❁......**کھوسکی، ضلع بدین:** مکرم نعمان احمد صاحب کو پولیس نے ایک جھوٹے مقدمہ میں محض مولوی کی خوشنودی کے لئے پابند سلاسل کردیا۔ ماورا قانون سرگرمیوں میں ملوث پولیس نے مکرم نعمان صاحب کے والد کو بھی گرفتار کرلیا لیکن بعدازاں چھوڑ دیا۔ دراصل ایک مکان کے مالکان نے مکرم نعمان صاحب سے طے کیا کہ وہ ان کے گھر کو کسی مناسب کرایہ دار کے سپرد دیا کریں لیکن ایک غیر احمدی گھرانے نے مکرم نعمان صاحب سے رابطہ کئے بنا، بند مکان کے تالے توڑ کر قبضہ جمالیا۔ ایسی صورت حال میں ایک دیانت دار انسان کے لئے فکرمندی طبعی امر ہے مکرم نعمان صاحب نے فوراً موقع پر پہنچ کر ان قابضین سے مکان خالی کرنے کا مطالبہ کیا۔ لیکن یہ ''شرفاء'' مقامی تھانے پہنچے اور مکرم نعمان صاحب اوران کے بھائی مکرم مدثر صاحب کے خلاف جھوٹی درخواست جمع کروادی۔

تب پولیس ایک زرخرید لونڈی کی طرح احمدی کے خلاف درخواست نپٹانے فوری حرکت میں آئی اور مکرم نعمان صاحب کو گرفتار کرنے آن پہنچی۔ تب اہل محلّہ نے واویلا کیا کہ ہم اس شخص کو برسوں سے جانتے ہیں یہ معزز آدمی کوئی چور اچکا نہیں ہے کہ پولیس ایک ایرے غیرے کے درخواست جمع کروانے پر فوراً ہتھکڑیاں لگانے پہنچ گئی ہے۔

اس قبضہ گروپ نے ''مولوی نسخہ'' آزمانے کا سوچا اور تیر نشانے پر جا بیٹھا۔ مقامی مولوی عبداللہ سندھی نے اپنے موکل کا کیس سنا اور بیچ میدان میں کود گیا۔ وہ مولوی جس کے بڑے بوڑھے ''چڑے جتنا روپیہ'' اپنی ہتھیلی پر رکھوا کر کسی عورت کا نکاح پر نکاح پڑھ سکتے ہیں وہ آج کل پاکستان میں کسی احمدی کی ایذاء دہی میں زیادہ بھاؤ تاؤ کرنا پسند نہیں کرتا ہے۔ ''وقت کم ہے اور بہت ہے کام چلو'' کے اصول پر کاربند ہے۔

مولوی نے حصص طے پانے پر اولاً نماز مغرب کے بعد ہجوم جمع کیا، پولیس تھانے کا گھیراؤ کرلیا اور مطالبہ کیا کہ نعمان کے بھائی مدثر اور والد امتیاز احمد کو بھی حوالات میں ڈالا جائے۔ مولوی کے فرمان پر پولیس نے گھٹنے ٹھیک دیئے۔ قارئین کرام! مولوی کے اثرورسوخ کا اندازہ کریں کہ اسی شام علاقہ بھر میں احمدیت مخالف گندی تحریرات سے گلی کوچے بھر دیئے گئے۔

اگلی صبح پولیس نے دونوں بھائیوں کے خلاف مقدمہ درج کرکے والد کو رہا کردیا۔ 7 اگست کو مکرم نعمان صاحب نے ضمانت پر رہائی کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ مل سکی اور انہیں بدین جیل بھیج دیا گیا۔ آپ کے بھائی مکرم مدثر صاحب خوش نصیب ٹھہرے کیونکہ انہوں نے شہر سے باہر ہونے کی وجہ سے اپنی ضمانت کا انتظام کرلیا تھا۔

مولوی کی قیادت میں قانون شکنوں کو اتنی واضح کامیابی ملنے پر علاقہ بھر میں احمدیوں کے لئے کانٹوں کی سیج سج چکی ہے۔ بانی پاکستان قائداعظم کی روح سے معذرت کے ساتھ، پاکستان میں سرکاری پولیس اور مولوی بھائی بھائی!!

پولیس نے احمدیہ قبرستان سے مذہبی عبارات ختم کروادیں

❁......**مانگٹ اونچا، ضلع حافظ آباد، 17 اگست:** پولیس انسپکٹر نے احمدیہ قبرستان کا دورہ کیا اور احمدیوں سے پوچھا کہ ابھی تک کتبوں سے اسلامی تحریرات کیوں حذف نہیں کی گئی ہیں؟ احمدیوں نے بتایا کہ ہم تو مرکر بھی ایسا نہیں کرسکتے ہیں اور نہ ہی جیتے جی کسی غیر کو ایسا کرنے دیں گے، ہاں اگر حکومت وقت کے وردی پوش نمائندگان یہ کرم کمانا چاہیں تو ان کو روکنا ہماری تعلیم کا حصہ نہیں ہے۔

پولیس کا قبرستان میں کتبوں پر مندرج کلمات کی بابت یہ استفسار عندیہ دیتا ہے کہ پورے ضلع میں جرائم کی تعداد اور نوعیت کالعدم ہے اور سرکاری انتظامیہ محض فراغت کاٹنے کے لئے احمدی مرحوم کی آرام گاہوں کے چکر کاٹ رہی ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ نہ یقین آئے تو ضلع کی کوئی بھی مقامی اخبار کا صفحات کی جھلک ہی کافی ہے۔ شیخ سعدیؒ نے سچ ہی فرمایا ہے ؎

تو کار زمیں را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

او بھلے مانسو! جن کی سانسیں جاری ہیں پہلے ان کو تو زندگی کا شرف بانٹ لو پھر خاک اوڑھنے والوں کا تردد کرلینا۔ اسی شام چھ بجے پولیس انسپکٹر چند سپاہی لے کر آیا اور کتبوں پر معین مقامات پر کالا رنگ مل گیا۔ خدا جانے آیات قرآنی پر پھیرا جانے والا یہ کالا رنگ ایسا کسب کمانے والوں کے نامہ اعمال میں کتنی ہی تاریکیاں بڑھانے والا ہے۔

اخبار ''ڈیلی ایکسپریس ٹریبیون'' نے اپنے 18 اگست کے شمارہ میں اس واقعہ کا ذکر کیا، لکھا:

''بروز جمعہ پولیس نے ایک کالعدم مذہبی تنظیم کی فرمائش پر احمدیوں کی قبروں کے کتبوں سے قرآنی آیات اور دیگر عربی تحریرات مٹا کر علاقے میں مذہبی کشیدگی سے محفوظ کرلیا۔ ...... ایس ایچ او نے اس کارروائی کو ایک مثبت کامیابی گردانتے ہوئے کہا کہ اس حوالہ سے کوئی بھی مقدمہ درج نہیں کیا گیا ہے کیونکہ یہ فعل اہل علاقہ کو بدامنی سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے''۔

❁......**کوٹ عبدالمالک، ضلع شیخوپورہ، 4 اگست:** مکرم قمر ضیاء صاحب کے مکان اور دکان کے باہر 1980ء سے مذہبی تحریرات مندرج ہیں لیکن 4 اگست کو چند نوجوان آپ کی دوکان پر آئے اور ان تحریرات کی فوٹوگرافی کرکے چلتے بنے۔ بس اتنا کہا کہ یہ کلمات خود ہی ختم کردو، ورنہ پولیس کے ذریعہ مذہبی کلمات ختم کروادیں گے۔ 14 اگست کو پولیس کے ساتھ تقریباً 500 فسادیوں کا مجمع آیا اور پولیس نے چاردیواری میں داخل ہوکر مقدس اسلامی کلمات پر کالا پینٹ کیا اور ٹائلوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ اس دہشت گردی کے دوران ان فسادیوں کی نظر پڑی کہ مکان کے باہر شناختی تختی پر مکرم ضیاء صاحب کے والد کا نام محمد علی درج ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے نام ''محمد'' پارہ پارہ کردیا۔

خدانخواستہ یہ عمل کسی غیر مسلم سے سرزد ہوا ہوتا تو منہ میں جھاگ بھرنے والے فسادی مولوی نے پورے ملک میں آگ لگا دینی تھی۔ اس کو کہتے ہیں کوئی آہ نکالنے پر ہی بدنام ہوگیا، اور کسی کے سو قتل معاف!!

❁......**ضلع بہاولپور:** ایک مدت سے معاندین احمدیت اس علاقہ میں بھرپور مہم میں مصروف ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن احمدیت مخالف زہریلا لٹریچر عام تقسیم کررہے تھے لیکن حال ہی میں گولہ بارود کی قائم مقام یہ تحریرات سکولوں اور کالجوں میں بانٹی گئیں تا نئی نسل جو رہنمائی کے فقدان کے باعث کسی بھی بدامنی کا حصہ بننے کے لئے فوراً سے پہلے تیار ہوجاتے ہیں ان کے ناپختہ ذہنوں میں احمدیت کی دشمنی کی بھرتی کی جاسکے۔ متفرق پمفلٹس میں سے چند ایک کے عناوین ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

''قادیانیوں سے چند سوال از مولوی محمد یوسف لدھیانوی شہید، مسیح آخر الزمان کی نشانی از مولوی یوسف لدھیانوی شہید، خود فیصلہ کریں از صاحبزادہ طارق محمود''۔

ایسے ماحول میں احمدیوں کی تشویش چنداں مبالغہ نہیں ہے کیونکہ آج پاکستان میں تعلیم وتربیت سے ناآشنا نئی نسل کو بہکا کر، ورغلا کر نہایت خطرناک کام لینے کی روش عام ہوتی جارہی ہے۔

''خانہ ات ویران و تو در فکر دگر'' دہشت گردوں کے ہاتھوں فاٹا میں گزشتہ پانچ برسوں میں 500 تعلیمی اداروں کی عمارتوں کی مسماری پر نوحہ کناں حضرات متوجہ ہوں کہ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں مولویوں کی کھلم کھلا رسائی اور فرقہ وارانہ منافرت سے لدا ہوا مواد تقسیم کرنا بھی آئندہ نسلوں کی تباہی و بربادی سے کہیں کم نہیں۔

اے چشم شعلہ باز ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو جل رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد مُلّاؤں اور ان کے سرپرستوں اور ہمنواؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعائیں بکثرت پڑھیں:

❁...... رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

❁...... اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

❁...... اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً۔